e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 85 Wednesday , December 25 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۸۵) لکھنؤ، بروز بدھ ۲۵-دسمبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۲/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

اسرائیل نے غزہ میں رہائشی علاقوں اور فوجی اڈوں کو مسمار کیا

یروشلم۔اسرائیل نے شمالی غزہ کی پٹی میں اپنے پڑوسیوں اور رہائشی علاقوں میں واقع فوجی اڈوں کو بڑے پیمانے پر مسمار کردیا ہے۔واشنگٹن پوسٹ اخبار نے سیٹلائٹ تصاویر اور مقامی رہائشیوں کے حوالے سے پیر کے روز خبر دی ہے کہ اسرائیلی فوج شہری علاقوں پر بڑے پیمانے پر حملے کررہی ہے۔یہ خاندانوں کو یہاں سے الگ کررہا ہے اور فرار ہونے کی کوشش کرنے والوں کے ساتھ برا سلوک کررہا ہے۔اخبار نے ایک مقامی باشندے کے حوالے سے بتایا ہے کہ شمالی غزہ میں زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے کچھ نہیں بچا اور لوگوں کو زبردستی باہر نکالنے کے لیے سب کچھ تباہ کردیا گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو غزہ کی پٹی سے اسرائیل پر متعدد راکٹ حملے کیے گئے تھے۔اس کے علاوہ فلسطینی تحریک حماس کے جنگجوؤں نے سرحدی علاقوں میں گھس کر فوجیوں اور شہریوں پر فائرنگ کی۔اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ چھاپے کے دوران تقریباً 1200 افراد مارے گئے۔

شاہ نے تین نئے فوجداری قوانین کے نفاذ سے متعلق جائزہ میٹنگ کی

نئی دہلی۔مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے آج یہاں نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے ساتھ تین نئے فوجداری قوانین کے نفاذ سے متعلق ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی وزیر داخلہ نے بیورو سے کہا کہ وہ نئے فوجداری قوانین کے مکمل نفاذ میں سہولت فراہم کرے انہوں نے کہا کہ ای ساکشیہ، نیا شروتی، ای سائن اور ای سمن جیسی ایپلی کیشنز کا استعمال ہر ریاست/مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کیا جانا چاہئے۔ٹکنالوجی کے استعمال پر زور دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ پہلے سے طے شدہ ٹائم لائن کے مطابق تفتیشی افسران کے ساتھ ساتھ سینئر افسروں کو الرٹ بھیجنے سے تفتیشی عمل کو تیز کرنے میں مدد ملے گی۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ وزارت داخلہ اور بیورو کے افسروں کی ایک ٹیم کو ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کا دورہ کرنا چاہئے تاکہ تکنیکی منصوبوں کے نفاذ کو بڑھایا جاسکے اور ہر ممکن مدد فراہم کی جاسکے۔

پی ایم مودی نے بجٹ سے قبل ماہرین اقتصادیات سے بات چیت کی

عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال اور جغرافیائی سیاسی تناؤ سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے سمیت کئی موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا

نئی دہلی۔وزیراعظم نریندر مودی نے منگل کو یہاں نیتی آیوگ میں مرکزی بجٹ 26-2025 کی تیاری کے سلسلے میں ممتاز ماہرین اقتصادیات اور دانشوروں کے ساتھ گہرائی سے بات چیت کی وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق اس میٹنگ کا اہتمام عالمی غیر یقینی صورتحال میں ہندوستان کی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنا کے موضوع پر کیا گیا تھا اپنے کلمات میں وزیراعظم نے مقررین کے عملی خیالات کا شکریہ ادا کیا انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا ہدف ذہنیت میں بنیادی تبدیلی کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے جو کہ 2047 تک ہندوستان کو ترقی یافتہ بنانے پر مرکوز ہے۔شرکاء نے متعدد اہم امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا، جن میں عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال اور جغرافیائی سیاسی تناؤ سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے، خاص طور پر نوجوانوں میں روزگار کے مواقع بڑھانے اور تمام شعبوں میں روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کرنے کی حکمت عملی، جاب مارکیٹ کی ترقی شامل ہیں۔تعلیم اور تربیتی پروگراموں کو ابھرتی ہوئی ضروریات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی حکمت عملی شامل ہے۔زرعی پیداوار میں اضافہ اور دیہی روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کرنے، نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور روزگار پیدا کرنے اور مالیاتی شمولیت کو فروغ دینے اور برآمدات کو فروغ دینے اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے عوامی فنڈز کو راغب کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔کئی نامور ماہرین اقتصادیات اور تجزیہ کاروں نے گفتگو میں حصہ لیا، جن میں ڈاکٹر سرجیت ایس بھلا، ڈاکٹر اشوک گلاٹی، ڈاکٹر سدیپتو منڈلے، دھرم کیرتی جوشی، جنمے جے سنہا، مدن سبنویس، پروفیسر۔ امیتا بترا، تال دیسائی، پروفیسر۔چیتن گھاٹ، پروفیسر بھرت رامسوامی، ڈاکٹر سومیا کانتی گھوش، سدھارتھ سانیال، ڈاکٹر لاویش بھنڈاری، رجنی سنہا، پروفیسر۔ کیشوداس، ڈاکٹر پریتم بنرجی، راہل باجوریا، نکھل گپتا اور پروفیسر شاشت آلوک پر مشتمل ہے۔

انتخابی میں تبدیلی کو سپریم کورٹ میں چیلنج

کانگریس 'کنڈکٹ آف الیکشن رولز 1961' میں ترمیم کے خلاف عدالت عظمیٰ عرضی داخل کی

نئی دہلی۔انتخابات کے انعقاد سے متعلق اصولوں میں حالیہ دنوں کچھ ترامیم کی گئی ہیں، جس پر کانگریس نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس نے ان ترامیم کو چیلنج پیش کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ اس کی جانکاری پارٹی جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر دی۔دراصل الیکشن کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر حال ہی میں مرکزی وزارت قانون نے 'کنڈکٹ آف الیکشن رولز، 1961' کے رول 93(2)(A) میں ترمیم کی تھی، تاکہ عوامی پبلک انسپکشن (عوامی معائنہ) کے لیے کچھ کاغذات یا دستاویزات کو ممنوع قرار دیا جا سکے۔یعنی نئی ترامیم کے بعد انتخاب سے متعلق سبھی دستاویزات عوام کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے۔ ظاہر ہے، ایسا ہونے سے عام لوگ الیکٹرانک ریکارڈ نہیں مانگ سکیں گے۔اسی ترمیم کے خلاف کانگریس نے اپنا اعتراض ظاہر کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ کا رخ کیا ہے۔

اس بارے میں جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ''کنڈکٹ آف الیکشنز رولز، 1961 میں حالیہ ترامیم کو چیلنج دیتے ہوئے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے۔ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے۔اس پر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخاب کرانے کی ذمہ داری ہے، اس لیے اسے یکطرفہ اور عوامی گفت وشنید کیے بغیر اتنے اہم اصول میں اتنی بے شرمی سے ترمیم کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔'' جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ حالیہ ترمیم کی وجہ سے انتخابی عمل کی شفافیت کو دھچکا پہنچا ہے۔ انھوں نے اپنے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''یہ بات (خدشہ) خاص طور سے تب سچ ثابت ہو جاتی ہے جب یہ ترمیم انتخابی عمل کو زیادہ شفاف اور جوابدہ بنانے والی اہم اطلاع تک عوام کی رسائی کو ختم کر دیتا ہے۔'' ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ''انتخابی عمل میں ایمانداری تیزی سے کم ہو رہی ہے۔امید ہے کہ سپریم کورٹ اسے بحال کرنے میں مدد کرے گا۔''

الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات پر کانگریس کے الزامات کو مسترد کیا

نئی دہلی۔الیکشن کمیشن نے مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیوں اور ووٹنگ کے فیصد سے متعلق کانگریس پارٹی کے تمام الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ کمیشن نے کانگریس کے دعووں کی تفصیل سے جانچ کی ہے۔ پارٹی کی جانب سے لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں۔کانگریس کو آج لکھے گئے خط میں الیکشن کمیشن نے حقائق کی بنیاد پر اس کے تمام دعووں اور الزامات کا تفصیل سے جواب دیا ہے۔کمیشن نے کہا ہے کہ مہاراشٹر میں انتخابات سے قبل نہ تو جان بوجھ کر نام شامل کیے گئے ہیں اور نہ ہی ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے ہیں۔کمیشن نے کہا ہے کہ انتخابات سے قبل چھ اسمبلی حلقوں میں ووٹر لسٹ میں 50 ہزار نام شامل کیے گئے ہیں، لیکن اس کی بنیاد پر یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مہایوتی نے اس کی وجہ سے 47 اسمبلی حلقوں میں کامیابی حاصل کی ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے اور ہٹانے کے لیے ایک سخت اصول پر مبنی عمل ہے اور اس پر پوری طرح عمل کیا جاتا ہے۔کمیشن نے پولنگ کے اختتام پر شام 5 بجے کے بعد ووٹنگ فیصد میں اضافہ سے متعلق کانگریس کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ووٹنگ کے اعداد وشمار آنے میں وقت لگتا ہے اور بعد میں ووٹنگ فیصد میں اضافہ غیر معمولی نہیں بلکہ عام بات ہے۔

سپریم کورٹ کالجیم کا تاریخی قدم، ججوں کی تقرری کے عمل میں تبدیلی کا فیصلہ

نئی دہلی۔سپریم کورٹ کالجیم نے ہائی کورٹ کے ججوں کے ساتھ بات چیت کر کے ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے۔کالجیم کا ماننا ہے کہ ججوں کی تقرری کے لیے فائلوں میں درج اطلاعات کے بجائے امیدواروں سے ذاتی طور پر بات چیت کے ذریعہ ان کی اہلیت اور شخصیت کو سمجھنا ضروری ہے۔یہ پہل روایتی عمل سے ہٹ کر عدالتی تقرریوں میں شفافیت اور اعتماد کو بڑھاوا دینے کی سمت میں ایک نئی شروعات مانی جارہی ہے۔غور طلب ہے کہ یہ قدم تب اٹھایا گیا جب الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک جج جسٹس شیکھر یادو کے متنازعہ بیانات کو لے کر عدلیہ پر سنگین خدشات پیدا ہوئی ہیں۔اس سلسلے میں چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ اور دیگر اراکین جسٹس بھوشن آر گوئی اور جسٹس سوریہ کانت کی رکنیت والی سپریم کورٹ کالجیم نے راجستھان، الہ آباد، اور بامبے ہائی کورٹ کے لیے نامزد عدالتی افسروں اور وکیلوں سے ملاقات کی۔کالجیم کا ماننا تھا کہ فائلوں میں درج اطلاعات کے بجائے امیدواروں سے ذاتی طور پر بات چیت کے ذریعہ ان کی اہلیت اور شخصیت کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ 17 دسمبر کو کالجیم نے جسٹس یادو سے ملاقات کی اور ان کے بیانات پر چرچا کی۔چیف جج نے انہیں پھٹکار لگاتے ہوئے عدالتی غیر جانبداری بنائے رکھنے اور آئین کے اصول پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

کانگریس 'نوستیہ گرہ بیٹھک' اور 'جے باپو، جے بھیم، جے سمویدھان' ریلی نکالے گی

بیلگاوی۔کانگریس نے اپنی 26 دسمبر کو کرناٹک کے بیلگاوی میں منعقد ہونے والی ورکنگ کمیٹی کی توسیعی میٹنگ کو 'نوستیہ گرہ بیٹھک' کا نام دیا ہے اور پارٹی 27 دسمبر کو 'جے باپو، جے بھیم، جے سمویدھان' ریلی منعقد کرے گی۔یہ اجلاس بیلگاوی کنونشن کے 100 سال مکمل ہونے کی مناسبت سے ہو رہا ہے، جہاں 1924 میں مہاتما گاندھی کو کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا تھا۔کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے بتایا کہ یہ بیٹھک اسی مقام پر منعقد ہوگی جہاں مہاتما گاندھی نے کانگریس کی صدارت سنبھالی تھی۔انہوں نے کہا کہ اس میٹنگ میں تقریباً 200 رہنما شریک ہوں گے۔میٹنگ کا آغاز 26 دسمبر کو دوپہر ڈھائی بجے ہوگا اور اس میں دو اہم تجاویز پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بتایا کہ جے باپو، جے بھیم، جے آئین ریلی 27 دسمبر کو منعقد ہوگی۔یہ ریلی مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر سے متعلق بیان کے تناظر میں رکھی گئی ہے۔کانگریس نے اس بیان کے خلاف مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا ہے۔

عارف محمد خان بہار کے نئے گورنر، وی کے سنگھ میزورم کے گورنر ہوں گے

نئی دہلی: صدر دروپدی مرمو نے کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان کو بہار کا نیا گورنر مقرر کیا ہے اور صدر نے سابق ہوم سکریٹری اجے کمار بھلا کو منی پور کا گورنر مقرر کیا ہے۔ساتھ ہی، صدر نے اوڈیشہ کے گورنر رگھوبر داس کا استعفیٰ قبول کرلیا ہے اور ڈاکٹر ہری بابو کمبھمپتی کو اوڈیشہ کا نیا گورنر مقرر کیا ہے۔اس کے علاوہ صدر نے کئی ریاستوں کے گورنروں کا تقرر کیا ہے۔انہوں نے گورنروں کی تقرریوں پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔یہ تمام تقرریاں اپنے اپنے دفاتر کا چارج سنبھالنے کی تاریخ سے لاگو ہوں گی۔سابق آرمی چیف جنرل وی کے سنگھ کو ہندوستان کے صدر نے میزورم کا گورنر مقرر کیا ہے۔ وہ گزشتہ عام انتخابات تک غازی آباد سے رکن اسمبلی رہے۔وہ مودی کی دوسری وزارت میں روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کی وزارت اور شہری ہوابازی کی وزارت کے سابق وزیر مملکت ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے مودی 0.1 میں وزیر مملکت برائے امور خارجہ، شمال مشرقی خطے کی ترقی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور شماریات اور پروگرام کے نفاذ کے وزیر مملکت کے طور پر خدمات انجام دیں۔

واجپئی کے نظریات ملک کیلئے تحریک کا باعث: راجناتھ

اٹل صحت میلے کا افتتاح، سی ایم یوگی نے کہا- پانچ سالوں میں 50 ہزار لوگوں کو ملا فائدہ

لکھنؤ۔وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے منگل کو کہا کہ 'بھارت رتن' اور سابق وزیر اعظم آنجہانی اٹل بہاری واجپئی کی زندگی اور نظریات پورے ملک کے لئے آج بھی تحریک کا باعث ہیں واجپئی کی صد سالہ یوم پیدائش کی مناسبت سے منعقد 'اٹل یوا مہاکمبھ' کے افتتاح تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سنگھ نے کہا اٹل جی کی زندگی اور نظریہ آج بھی تحریک کا باعث ہیں ان کی شخصیت اتنی ورات تھی وہ ان کے طرز عمل اور فیصلوں کی پوری دنیا قائل تھی۔لکھنؤ کے ایم پی نے کہا 'لکھنؤ اٹل جی کے دل میں بستا تھا اور یہاں کے لوگ انہیں اتنی ہی گہرائی سے جانتے اور سمجھتے تھے۔سابق وزیر اعظم کی زندگی سے جڑے سیاق اور ان کی حاضر جوابی اور منکسر المزاجی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا 'پاکستان دورے کے دوران ایک خاتون صحافی نے جب ان سے کہا کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں بشرطیکہ آپ مجھے منہ دکھائی میں کشمیر دیں تو اٹل جی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا' میں تیار ہوں اگر آپ جہیز میں پورا پاکستان دیں۔ اس جواب نے ان کی ہوشیاری اور نرمی کو پوری دنیا کے سامنے پیش کیا۔واجپئی کے ساتھ اپنے ذاتی تجربات کا ذکر کرتے ہوئے، وزیر دفاع نے کہا،'' مجھے ان کے ساتھ ایک سرپرست اور کابینہ میں ساتھی کے طور پر کام کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جب ان کی حکومت ایک ووٹ سے گر گئی تو ان کی تاریخی تقریر نے جمہوریت اور حب الوطنی کی نئی تعریف پیدا کی۔انہوں نے کہا تھا کہ حکومتیں آئیں گی، پارٹیاں بنیں گی اور ٹوٹیں گی، لیکن یہ ملک اور اس کی جمہوریت کو لازوال رہنا چاہیے۔

بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی کی صد سالہ پیدائش کی یاد میں، دو روزہ 'اٹل سواستھ میلہ' کا افتتاح وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے لکھنؤ کے دلکشا لان میں کیا۔اس موقع پر لکھنؤ میں 662 کروڑ روپے کے 181 پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا گیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اٹل جی پانچ بار لکھنؤ سے ایم پی رہ چکے ہیں۔انہوں نے ملک کی سیاست کو عدم استحکام سے استحکام کی طرف بڑھایا اور پنڈت دین دیال اپادھیائے کے انتیو دئے وژن کو محسوس کیا۔ان کے کام سے متاثر ہو کر آج یہ 'اٹل صحت میلہ' غریبوں اور ضرورت مندوں کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے، سی ایم یوگی نے کہا کہ اٹل جی کی قیادت میں 1998-99 میں صحت میلے شروع ہوئے تھے، جو درمیان میں ہی رک گئے تھے۔اب اس روایت کو زندہ کرتے ہوئے گزشتہ پانچ سالوں سے 'اٹل ہیلتھ میلے' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2020 سے 2023 کے درمیان اس میلے سے 50 ہزار سے زائد افراد مستفید ہو چکے ہیں۔سی ایم یوگی نے اٹل جی کو ہندوستانی سیاست کا 'اجات شترو' قرار دیا اور کہا کہ ان کی بے ساختہ اور سادگی نے تمام طبقات کے دل جیت لیے۔

سنبھل شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ تیار

عدالت میں جنوری کے اوائل ہفتہ میں ہوگی پیش

سنبھل۔سنبھل واقع شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ تقریباً تیار ہو چکی ہے۔ کچھ تکنیکی معاملے مکمل کرنے باقی ہیں جو آنے والے چند ایک روز میں پورے ہو جائیں گے۔اس رپورٹ کو جنوری 2025 کے اوائل ہفتہ میں عدالت میں جمع کیا جائے گا۔عدالت کے ذریعہ مقرر کورٹ کمشنر نے اس تعلق سے تازہ صورت حال کی جانکاری میڈیا کو دی۔ایڈووکیٹ کمشنر رمیش سنگھ راگھو نے 23 دسمبر کو میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ آخری مراحل میں ہے۔رپورٹ کو 2 یا 3 جنوری تک عدالت میں پیش کیا جائے گا۔انھوں نے ساتھ ہی کہا کہ رپورٹ کو مکمل کرنے میں کچھ تکنیکی ایشوز سامنے آئے ہیں، جنھیں حل کیا جارہا ہے۔ایڈووکیٹ رمیش سنگھ راگھو نے کہا کہ ''چونکہ آج کورٹ کا آخری ورکنگ ڈے ہے، اس لیے رپورٹ 2 یا 3 جنوری کو پیش کر دی جائے گی۔ سپریم کورٹ نے 6 جنوری تک ٹرائل کورٹ کو کسی بھی کارروائی سے روکنے کا حکم دیا ہے، اس لیے ہم اسے طے وقت سے پہلے عدالت میں داخل کریں گے۔'' واضح رہے کہ سنبھل شاہی جامع مسجد پر تنازعہ ہندو فریق کی ایک عرضی کے بعد پیدا ہوا۔اس عرضی میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ شاہی جامع مسجد کی تعمیر مغل شہنشاہ بابر نے 1526 میں ایک قدیم مندر کو منہدم کر کے کی تھی۔اس معاملے میں عدالت نے 19 نومبر کو ایک ایڈووکیٹ کمشنر مقرر کیا تھا جسے مسجد کا سروے کرانے کی ذمہ داری دی گئی۔ ایک سروے تو اسی دن ہو گیا تھا، دوسرے دور کا سروے 24 نومبر کو ہوا تو مقامی لوگوں نے ناراضگی ظاہر کی۔ بعد ازاں تشدد والے حالات پیدا ہو گئے۔اس تشدد میں 4 لوگوں کی موت ہوگئی اور کئی دیگر زخمی بھی ہوئے۔سپریم کورٹ نے اس معاملے میں 29 نومبر کو سنبھل ٹرائل کورٹ کو کارروائی روکنے کا حکم دیا اور یوپی حکومت سے تشدد متاثرہ علاقہ میں امن بنائے رکھنے کے لیے قدم اٹھانے کی ہدایت دی۔اب سبھی کی نگاہیں سنبھل شاہی جامع مسجد کی سروے رپورٹ پر ہے۔

پونچھ میں ایل او سی کے نزدیک فوجی گاڑی کو حادثہ پیش آیا، 5 جوان جاں بحق

جموں۔جموں وکشمیر کے پونچھ میں لائن آف کنٹرول کے نزدیک فوجی گاڑی کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجے میں دس جوان شدید طور پر زخمی ہوئے جنھیں علاج ومعالجہ کی خاطر نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم وہاں پر پانچ اہلکار زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔اطلاعات کے مطابق منگل کی شام پونچھ میں ایل او سی کے نزدیک فوجی گاڑی ڈرائیور کے قابو سے باہر ہو کر ڈیڑھ سو فٹ گہری کھائی میں جا گری۔معلوم ہوا ہے کہ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور فوجی جوان جائے موقع پر پہنچے اور ریسکیو آپریشن شروع کیا جس دوران دس زخمی اہلکاروں کو نزدیکی ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم ڈاکٹروں نے پانچ فوجی جوانوں کو مردہ قرار دیا۔جموں نشین دفاعی ترجمان نے ایکس پر جانکاری فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ پونچھ میں ایل او سی کے نزدیک فوجی گاڑی کو حادثہ پیش آیا ہے۔انہوں نے کہا کہ فرائض کی انجام دہی کے دوران پانچ جوان جاں بحق ہوئے۔موصوف ترجمان کے مطابق علاقے میں ریسکیو آپریشن جاری ہے جبکہ زخمیوں کو بہتر طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

اویسی کو بریلی کورٹ نے کیا طلب

بریلی۔پارلیمنٹ میں جے فلسطین کا نعرہ لگانے کے معاملے میں اتر پردیش کی بریلی ڈسٹرکٹ کورٹ نے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسد الدین اویسی کو نوٹس جاری کر ست جنوری 2025 کو پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ضلع جج سدھیر کمار کی عدالت میں اویسی کو طلب کیا ہے۔الزام ہے کہ اس سال لوک سبھا الیکشن کے بعد حیدرآباد کے ایم پی اسد الدین اویسی نے پارلیمنٹ میں حلف لینے کے دوران جے فلسطین کا نعرہ لگایا تھا۔جس کے بعد وکیل ویریندر گپتا کی جانب سے عدالت میں اسد الدین اویسی کے خلاف عرضی دائر کی گئی تھی جسے خارج کر دیا گیا تھا۔بعد میں وکیل نے نظر ثانی عرضی ضلع جج عدالت میں دائر کی تھی۔ضلع جج عدالت نے عرضی کو قبول کرتے ہوئے ایم پی کو سات جنوری کو حاضر ہونے کا نوٹس جاری کیا ہے۔

اعظم خان کو راحت، 27 مقدمات کی ایک ساتھ سماعت ہوگی

رام پور: سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو عدالت سے بڑی راحت ملی ہے۔ایم پی ایم ایل کورٹ نے منگل کو اعظم خان کے خلاف درج 27 مقدمات کی بیک وقت سماعت کی منظوری دی۔لیکن عدالت نے یہ شرط رکھی ہے کہ تمام 27 مقدمات میں سزا کی فراہمی مختلف رہے گی۔آپ کو بتادیں کہ نچلی عدالت نے اعظم خان کی جوہر یونیورسٹی میں کسانوں کی زمین کو زبردستی ضم کرنے سے متعلق 27 مقدمات کی ایک ساتھ سماعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔اعظم خان نے ایم پی ایم ایل اے سیشن کورٹ میں اس حکم کے خلاف نظر ثانی دائر کی تھی۔اعظم خان نے عدالت سے استدعا کی تھی کہ ان کے درج کردہ 27 مقدمات ایک جیسے ہیں، اس لیے ان کی سماعت ایک ساتھ کی جائے۔منگل کو اس اپیل پر سماعت کرتے ہوئے ایم پی ایم ایل اے کورٹ نے بیک وقت سماعت کا حکم جاری کیا۔قابل ذکر ہے کہ محمد اعظم خان کا ڈریم پراجیکٹ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی ہمیشہ تنازعات میں رہا ہے۔

امت شاہ کے بیان کے خلاف بی ایس پی کا احتجاج، معافی کا مطالبہ

بہوجن سماج پارٹی نے کہا، وزیر داخلہ کے بیان پورے ہندوستانی معاشرتی نظام کے خلاف ہے، بی ایس پی میں غصہ کی لہر

لکھنؤ: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر پر دیے گئے بیان کے خلاف بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے کارکنوں نے سڑکوں پر احتجاج کیا۔اس احتجاج میں بی ایس پی کے رہنماؤں، بشمول آکاش آنند، نے بھرپور شرکت کی۔اس احتجاج کا مقصد شاہ کے بیان کی مذمت اور ان سے معافی کی مانگ کرنا تھا۔بی ایس پی کے رہنماؤں کا کہنا تھا کہ شاہ کا بیان امبیڈکر کی عظمت اور ان کے کردار کی توہین کرتا ہے، جو نہ صرف آئین ہند کے معمار تھے بلکہ لاکھوں لوگوں کے حقوق کے محافظ بھی تھے۔ بی ایس پی کے کارکنوں نے ڈاکٹر امبیڈکر کی یادگاروں اور مجسموں پر جمع ہو کر احتجاج کیا اور شاہ سے فوری معافی کا مطالبہ کیا۔ [illegible]

میں کارکنوں نے جمع ہو کر اپنی آواز بلند کی۔احتجاج کی قیادت بی ایس پی کے ضلع صدر شیلندر گوتم نے کی، جنہوں نے کہا کہ شاہ کے بیان نے ملک کے آئین کی روح کو مجروح کیا ہے اور یہ نہ صرف امبیڈکر بلکہ پورے ہندوستانی معاشرتی نظام کے خلاف ہے۔ صرف امبیڈکر کی توہین ہے بلکہ وہ لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں جو ان کے اصولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ہمیں شاہ سے معافی کی امید ہے۔''

بی ایس پی کی اس تحریک میں خواتین کارکنوں کی بھی بڑی تعداد شریک ہوئی، جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں بینرز اور پوسٹرز اٹھا کر شاہ کے بیان کے خلاف نعرے بازی کی۔ بی ایس پی نے احتجاج کے دوران ایک یادداشت بھی جمع کرائی، جس میں شاہ سے معافی کی مانگ کی گئی اور انہیں آئین ساز کی توہین کرنے کے لیے جوابدہ ٹھہرانے کا مطالبہ کیا۔اس کے علاوہ بی ایس پی کے دیگر مقامات پر بھی احتجاج جاری رہا۔میرٹھ میں بی ایس پی کے کارکنوں نے شاہ کے بیان کی مخالفت میں سڑکوں پر نکل کر نعرے بازی کی اور ضلع حکام کو یادداشت پیش کی۔ اسی طرح، اتر پردیش کے دیگر شہروں جیسے آگرہ، علی گڑھ، اور الہ آباد میں بھی بی ایس پی کے کارکنوں نے شاہ کے خلاف احتجاج کیا اور اس بیان کو آئین کی توہین قرار دیا۔قومی سطح پر بھی اس بیان کے خلاف آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔کانگریس، سماج وادی پارٹی اور دیگر تنظیموں نے بھی اس پر احتجاج کیا اور شاہ سے معافی کی مانگ کی۔

اتر پردیش بنا 'انکاؤنٹر پردیش'

24 گھنٹوں کے دوران الگ الگ مقامات پر پولیس انکاؤنٹر میں 5 افراد ہلاک، کئی دیگر گرفتار

لکھنؤ۔یوپی پولیس گزشتہ 24 گھنٹوں میں مغربی یوپی سے لے کر مشرقی یوپی تک مجرموں پر قہر بن کر ٹوٹ پڑی ہے۔پولیس نے مختلف مقامات پر کیے گئے انکاؤنٹر میں 5 افراد کو ہلاک کر دیا ہے، جبکہ 2 دیگر کو پیر میں گولی لگی ہے۔پیر کی صبح پیلی بھیت سے شروع ہوا انکاؤنٹر کا سلسلہ میرٹھ سے ہوتے ہوئے لکھنؤ اور منگل کی صبح غازی پور میں ختم ہوا۔واضح ہو کہ پیلی بھیت میں پنجاب سے بھاگ رہے 3 خالصتانی دہشت گردوں کو یوپی-پنجاب پولیس کی مشترکہ کارروائی میں ہلاک کر دیا گیا۔اس کے بعد میرٹھ میں کامیڈین سنیل پال اور مشتاق خان کے اغواء کے ملزمین کو انکاؤنٹر میں گولی مار کر لنگڑا کر گرفتار کیا گیا۔اس کے بعد راجدھانی لکھنؤ میں انکاؤنٹر ہوا۔منگل کی صبح غازی پور میں ملزمین کے ساتھ ہوئے تصادم میں 2 ملزمین ہلاک ہوئے، جبکہ 3 کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ان تینوں میں سے بھی ایک کو گولی لگی ہے۔واضح ہو کہ انڈین اوورسیز بینک کے چنہٹ برانچ میں اتوار کو قریب 40 لاکر توڑ کر لوٹ کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ان ملزمین کا پولیس سے 24 گھنٹے کے اندر 3 دفعہ تین الگ الگ مقامات پر مڈبھیڑ ہوا۔لوٹ میں شامل 3 مجرموں کے ساتھ پہلے لکھنؤ میں پولیس کی مڈبھیڑ ہوئی۔ پولیس نے تینوں کو گرفتار کر لیا ان میں سے ایک کو مڈبھیڑ کے دوران گولی لگی تھی۔ پولیس کی گرفت میں آئے تینوں ملزمین کی پہچان اروند کمار، بلرام اور کیلاش کے طور پر ہوئی ہے۔

دھماکا خیز مواد تیار کرنے والی فیکٹری میں حادثہ، 12 افراد ہلاک

انقرہ: (ایجنسی)۔ ترکیہ کے وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے کہا ہے کہ شمال مغربی ترکیہ میں دھماکا خیز مواد بنانے والی ایک فیکٹری میں دھماکے کے نتیجے میں 12 افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق دھماکے کے بعد سی این این ترک نے تصاویر نشر کیں جن میں دھماکے کے وقت فیکٹری کی عمارت سے آگ کا گولہ اور دھواں اٹھتا ہوا دکھایا گیا تھا، جب کہ اس کے بعد کی ویڈیو میں تباہ ہونے والی عمارت کے ٹوٹے ہوئے دھاتی فریم ورک کو دکھایا گیا تھا۔ صدر رجب طیب اردوان نے اس دھماکے کے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے جامع تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ دھماکے سے متاثر ہونے والا پلانٹ گولہ بارود تیار کرتا ہے اور ترکیہ کی دفاعی صنعت میں ایک اہم حصہ ہے۔ یہ دھماکہ صوبہ بالکیسر کے گاؤں کاواکلی کی فیکٹری میں ہوا اور سی این این ترک نے مقامی گورنر کے حوالے سے کہا کہ اس دھماکے میں تخریب کاری کا کوئی شبہ نہیں ہے۔ حکومت کے کمیونیکیشن ڈائریکٹوریٹ کا کہنا ہے کہ آگ سے نمٹنے کے لیے فائر بریگیڈ کے عملے کے کئی اہلکار بھیجے گئے ہیں اور صحت اور سیکیورٹی یونٹس کو علاقے میں بھیج دیا گیا ہے، جب کہ تحقیقات کا آغاز بھی کردیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل 23 اکتوبر 2024 کو ترک ایرو اسپیس انڈسٹریز (ٹی اے آئی) کے ہیڈکوارٹرز پر دہشت گردوں کے حملے میں 5 افراد ہلاک اور 22 دیگر زخمی ہوگئے تھے، عینی شاہدین نے بتایا تھا کہ انقرہ کے قریب اس مقام پر فائرنگ اور زوردار دھماکے کی آواز سنی گئی تھی۔ غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹس میں بتایا گیا تھا کہ صدر رجب طیب اردوان دھماکے کے وقت روس میں صدر ولادیمیر پیوٹن کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے، انہوں نے ہلاکتوں کی تصدیق کی اور اسے گھناؤنا دہشت گرد حملہ قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی تھی۔ ترک وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا تھا کہ 2 حملہ آور مارے گئے ہیں، نشریاتی اداروں نے اس سے قبل ترک ایرو اسپیس انڈسٹریز کی عمارت میں مسلح حملہ آوروں کے داخل ہونے کی فوٹیج نشر کی تھی۔

اسرائیل کی غزہ کے ہسپتالوں پر نئی بمباری، زخمیوں کو باہر نکال دیا گیا

غزہ: (ایجنسی)۔ اسرائیلی فوج نے منگل کے روز شمالی غزہ کی پٹی میں ہسپتالوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہسپتالوں میں موجود مریضوں اور زخمیوں کو شدید ہزیمت اور مشکل کا نشانہ بنایا گیا۔ منگل کی صبح سویرے اسرائیلی فورسز نے شمالی غزہ کی پٹی کے بیت لاہیا قصبے میں بیمار اور زخمیوں کو انڈونیشیا کے ہسپتال کو خالی کرنے پر مجبور کیا۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ فوج نے ہسپتال کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ بیماروں اور زخمیوں کو وہاں سے نکالنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ توپ خانے سے گولہ باری کے ساتھ ہسپتال کے آس پاس اور بیت لاہیا اور بیت لاہیا پروجیکٹ کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ بیماروں اور زخمیوں کو پیدل غزہ شہر کی طرف روانہ ہونا پڑا۔ اسرائیلی فوج کے توپ خانے نے شمالی غزہ کی پٹی میں العودہ ہسپتال کی تیسری منزل کو نشانہ بنایا جس سے اسے شدید نقصان پہنچا۔ جبالیا کیمپ میں واقع تل الزعتر کے علاقے پر آرمی ایوی ایشن نے حملہ کر دیا۔ اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے جنوب مغرب میں واقع تل الھوا محلے کے جنوبی علاقے میں نئی بمباری کی کارروائیاں جاری رکھیں۔ فلسطینی وزارت صحت نے اطلاع دی ہے کہ کمال عدوان ہسپتال کے صحنوں میں جاری بمباری کے نتیجے میں تقریباً 20 افراد زخمی ہوگئے۔ فلسطینیوں کی جانب سے غزہ کی پٹی میں صحت کے نظام اور ہسپتالوں کو اسرائیلی جارحیت سے بچانے کے لیے فوری بین الاقوامی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ دریں اثنا مغربی کنارے میں پیر کی شام سے منگل کی صبح تک اسرائیلی فوج نے حملوں کی مہم جاری رکھی اور کم از کم 15 فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا۔ زیادہ تر فلسطینی علاقوں میں تصادم اور جھڑپیں ہوئیں۔ ان جھڑپوں میں متعدد فلسطینی زخمی ہوگئے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو غزہ میں حماس اور اسرائیل کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد سے مغربی کنارے میں تشدد میں اضافہ ہوا ہے۔ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کے حملوں یا آبادکاروں کی کارروائیوں کے نتیجے میں کم از کم 803 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔

12 برس قبل لاپتہ امریکی صحافی آسٹن ٹائس کے زندہ ہونے کا دعویٰ

واشنگٹن: (ایجنسی)۔ امریکی تنظیم ہوسٹج ایڈ ورلڈ وائیڈ نے انکشاف کیا ہے کہ اس کا خیال ہے کہ شام میں 2012 میں لاپتہ ہونے والے صحافی آسٹن ٹائس اب بھی زندہ ہیں۔ امریکی تنظیم نے لاپتہ صحافی کے ٹھکانے کے بارے میں ٹھوس معلومات فراہم نہیں کی ہیں۔ امریکن ہوسٹج ایڈ ورلڈ وائیڈ آرگنائزیشن کے نزار زکا نے وضاحت کی ہے کہ ہمارے پاس ڈیٹا ہے کہ آسٹن جنوری 2024 تک زندہ تھے۔ رپورٹ میں امریکی صدر نے اگست میں کہا تھا کہ وہ زندہ ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ وہ آج زندہ ہیں۔ واضح رہے صحافی آسٹن ٹائس ایک سابق امریکی میرین ہیں۔ وہ ایک فری لانس صحافی کے طور پر کام کر رہے تھے جب انہیں 2012 میں دمشق میں شامی صدر بشار الاسد کے خلاف پھوٹنے والے واقعات کی کوریج کے دوران اغوا کرلیا گیا تھا۔ اس وقت ان کی عمر 31 سال تھی۔ کسی جماعت نے ان کے اغوا کی ذمہ داری قبول نہیں کی تھی۔ تاہم گزشتہ اگست میں امریکی محکمہ خارجہ نے ٹائس کے اغوا کے بارہ برس مکمل ہونے کی یاد منائی تھی۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا تھا کہ ہمیں معلوم ہے کہ شامی حکومت نے آسٹن کو حراست میں لے لیا ہے۔ ہم نے اسے گھر لانے کا راستہ تلاش کرنے کی بارہا پیشکش کی ہے۔ اگرچہ شامی حکومت نے ٹائس کی حراست کو تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی اس بات کا کوئی ثبوت فراہم کیا کہ وہ ان تمام سالوں میں زندہ ہے لیکن گزشتہ چند دنوں کے دوران مسلح دھڑوں کی پیش قدمی اور حلب اور حماۃ میں جیلوں کے کھلنے کے بعد امریکی صحافی کا معاملہ پھر منظر عام پر آگیا ہے۔ شام اور امریکہ کے درمیان سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باوجود امریکی حکومت نے گزشتہ چند سالوں میں ٹائس کیس کے حوالے سے شامی حکام سے بات چیت کی ہے۔ یرغمالیوں کے امور کے لیے محکمہ خارجہ کے اعلیٰ عہدیدار راجر کارسٹنس نے اس حوالے سے دمشق کا دورہ بھی کیا تاہم اس دورے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ شام میں حالیہ پیش رفت نے ٹائس کی ممکنہ رہائی کے لیے ایک نئے موقع کی امید کے دروازے کھول دیے ہیں۔ یہ خدشہ بھی موجود ہے کہ اس معاملے کی پیچیدگی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

تہران یونیورسٹی کے محققین نے آئل شیل کے ذخائر سے شیل آئل حاصل کرنے کی ٹیکنالوجی ڈیزائن کرلی

تہران: (ایجنسی)۔ تہران یونیورسٹی کے ٹیکنیکل ڈپارٹمنٹ کے محققین نے نیشنل ایرانی آئل کمپنی کے ایکسپلوریشن مینجمنٹ کے ساتھ مشترکہ تحقیق میں آئل شیل کے ذخائر سے شیل آئل نکالنے کی ٹیکنالوجی ڈیزائن کرلی ہے۔ اس ریسرچ پراجیکٹ میں ایران میں پہلی بار سیمی کوک ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے اور لیبارٹری اور نیم صنعتی پیمانے پر آئل شیل کے ذخائر سے شیل آئل تیار کرنے کا طریقہ پیش کیا گیا ہے۔ اس ریسرچ کا مقصد، جسے ٹیکنیکل ڈپارٹمنٹ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر علی شکاری فرد نے اسٹونیا کی ٹالن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے تعاون سے انجام دیا، ایرانی صوبہ لرستان کے علاقے قالی کوہ میں شیل آئل ڈھونڈنا اور اسکی extraction ہے۔

معاشی بہتری کیلئے چین کا آئندہ سال اخراجات بڑھا کر مالی خسارے میں اضافہ کرنے کا اعلان

بیجنگ: (ایجنسی)۔ چینی وزیر خزانہ لان فوان نے کہا ہے کہ مشکلات سے دو چار معیشت کو سہارا دینے کے لیے چین اگلے سال اخراجات کو بڑھانے کے لیے مالی خسارے میں اضافہ کرے گا۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق وزیر خزانہ لان فوان نے منگل کو بیجنگ میں کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ چین، اخراجات کی شدت بڑھانے کے لیے مالی خسارے کے تناسب میں اضافہ کرے گا۔ دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت (چین) برسوں سے سست گھریلو کھپت، پراپرٹی کے شعبے میں مسلسل بحران اور بڑھتے ہوئے سرکاری قرضوں سے نبرد آزما ہے۔ چین نے رواں سال شرح نمو کو فروغ دینے کے لیے کئی جارحانہ اقدامات کا اعلان کیا، جن میں شرح سود میں کمی، گھر خریدنے پر عائد پابندیاں ختم کرنا اور مقامی حکومتوں پر قرضوں کا بوجھ کم کرنا شامل ہے۔ ماہرین اقتصادیات نے مقامی پیداوار بڑھانے اور چین کی معیشت کو مکمل صحت کی طرف بحال کرنے کے لیے زیادہ براہ راست مالی محرکات پر زور دیا ہے۔ چین کے سرکاری نشریاتی ادارے 'سی سی ٹی وی' کے مطابق فوان لان نے کہا کہ بیجنگ معاش کو بہتر بنانے اور ست کھپت کو فروغ دینے پر بھی زیادہ توجہ دے گا اور مقروض مقامی حکومتوں کو منتقلی کی ادائیگیوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ بیجنگ طویل عرصے سے حکومتی اخراجات میں اضافے سے ہچکچاہٹ کا شکار رہا ہے تاکہ وہ قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہونے کے خوف سے اپنی معاشی بدحالی سے باہر نکل سکے۔ تاہم بیجنگ کی قیادت نے رواں ماہ 'معتدل ڈھیل والی' مانیٹری پالیسی اور اگلے سال 'زیادہ فعال' مالیاتی پالیسی کا وعدہ کیا ہے۔ یہ اصلاحات حکومت کی جانب سے زیادہ محتاط انداز اپنانے کے سابق عزم سے ہٹنے کی نمائندگی کرتی ہیں۔ چین رواں سال 5 فیصد کے سرکاری قومی شرح نمو کے ہدف پر زور دے رہا ہے، اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے صدر شی جن پنگ نے اعتماد کا اظہار کیا ہے، لیکن بہت سے ماہرین اقتصادیات کا خیال ہے کہ وہ اس ہدف کو حاصل کرنے سے قاصر رہے گا۔ عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے توقع ظاہر کی ہے کہ چین کی معیشت رواں سال 8.4 فیصد اور اگلے سال 5.4 فیصد تک بڑھے گی۔ ناٹکس میں ایشیا بحرالکاہل کے سینئر اکانومسٹ گیری این جی نے 'اے ایف پی' کو بتایا کہ نئے اخراجات کی شدت اس سطح سے کم ہوسکتی ہے جتنی یہ دکھائی دیتی ہے۔ گیری این جی نے کہا کہ موجودہ پالیسی ترقی کو فروغ دینے کے بجائے اعلیٰ پالیسی سازوں کے لیے معقول اور آرام دہ حد تک ترقی کا انتظام کرنے کے بارے میں بھی ہے۔

اسرائیل نے اسمٰعیل ہنیہ کو شہید کرنے کا اعتراف کرلیا

تل ابیب: (ایجنسی)۔ وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے اعتراف کیا ہے کہ اسرائیل نے رواں سال کے اوائل میں ایران کے دارالحکومت تہران میں فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس کے سابق سربراہ اسمٰعیل ہنیہ کو شہید کیا تھا۔ ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی وزارت دفاع میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کاٹز کا کہنا تھا کہ ہم یمن میں حوثیوں پر سخت حملہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حوثیوں کی قیادت کا سر قلم کردیں گے جیسے ہم نے تہران، غزہ اور لبنان میں اسمٰعیل ہنیہ، یحییٰ سنوار اور حسن نصر اللہ کے ساتھ کیا تھا، ہم الحدیدہ اور صنعا میں بھی ایسا ہی کریں گے۔ یاد رہے کہ اسرائیل کی جانب سے پہلی بار اسمٰعیل ہنیہ کی شہادت کا اعتراف کیا گیا ہے، حماس کے شہید سربراہ پر 31 جولائی کو تہران میں ان کی رہائش گاہ پر حملہ کیا گیا تھا، وہ ایران کے نئے صدر مسعود پزشکیان کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کے لیے ایران میں موجود تھے۔ وزارت دفاع کی جانب سے جاری بیان کے مطابق کاٹز نے کہا کہ جو بھی اسرائیل کے خلاف کھڑا ہوگا یا ہم پر ہاتھ اٹھائے گا، اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا جب کہ آئی ڈی ایف (اسرائیلی فوج) ان کا احتساب کرے گی۔ اگرچہ تل ابیب ان حملوں کا ذمہ دار ہے جن میں یحییٰ سنوار اور حسن نصر اللہ کو نشانہ بنایا گیا تھا لیکن کسی اسرائیلی عہدیدار کی جانب سے یہ پہلا اعترافی بیان ہے کہ وہ ایرانی سرزمین پر اسمٰعیل ہنیہ کے قتل میں ملوث تھا۔ خیال رہے کہ 19 دسمبر کو اسرائیل کی فورسز نے یمن میں حوثیوں کے ٹھکانوں، بندرگاہوں، تیل کی تنصیبات اور بجلی گھروں پر حملے کیے تھے، ان حملوں میں کم از کم 9 افراد جاں بحق ہوگئے۔ حماس کے شہید رہنما پر تہران میں حملے کے بعد اکتوبر میں اس وقت دونوں حریفوں کے درمیان کشیدگی عروج پر پہنچ گئی تھی جب ایران نے اسرائیل پر درجنوں میزائل سے حملہ کیا تھا۔ اگرچہ اسرائیل نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے زیادہ تر میزائلوں کو فضا میں ہی تباہ کردیا تھا تاہم اس کے باوجود متعدد میزائل اسرائیل کے اندر بھی گرے، لیکن اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی تھی۔ تہران نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ حملہ حسن نصر اللہ، پاسداران انقلاب کے کمانڈر عباس نیلفروشان کے قتل اور جولائی میں تہران میں حماس کے رہنما اسمٰعیل ہنیہ کے قتل کا جواب تھا۔ واضح رہے کہ فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے اسمٰعیل ہنیہ کی شہادت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا تھا کہ اسمٰعیل ہنیہ کو یہودی ایجنٹوں نے نشانہ بنایا، یہ حملہ بزدلانہ کارروائی ہے جس کا بدلہ لیں گے۔ حماس کے سینیئر ترجمان سامی ابو زہری نے کہا تھا کہ اسمٰعیل ہنیہ کے قتل سے اسرائیل اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکے گا، اور اب مقبوضہ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لیے 'کھلی جنگ' چھڑے گی، اور حماس اس کے لیے ہر قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔

کرسمس کے موقع پر جرمن صدر کا خطاب اور اتحاد کی اپیل

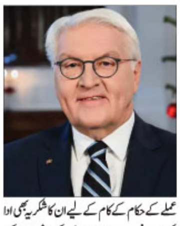

برلن: (ایجنسی)۔ کرسمس کے موقع پر اپنی روایتی تقریر میں جرمن صدر فرانک والٹر اشٹائن مائر نے جرمنی کے لوگوں سے نفرت کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے ماگڈے برگ حملے اور آئندہ انتخابات کا بھی ذکر کیا۔ جرمن صدر فرانک والٹر اشٹائن مائر نے کرسمس کے موقع پر اپنے روایتی خطاب میں ملک میں ہونے والے حالیہ واقعات کی روشنی میں عوام سے متحد رہنے کی اپیل کی۔ اشٹائن مائر کے خطاب کا متن بدھ کے روز باقاعدہ نشر ہونے سے پہلے منگل کے روز ہی جاری کردیا گیا، جس میں صدر نے مشرقی جرمنی کے شہر ماگڈے برگ کی کرسمس مارکیٹ میں ہونے والے ہلاکت خیز حملے کے بارے میں بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ "اس کرسمس پر ایک سیاہ سایہ منڈلا رہا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ہم صرف تصور کرسکتے ہیں" کہ متاثرین کے لواحقین پر اپنے پیاروں کو کھونے کے بعد کیا گزر رہی ہوگی۔" ان کا مزید کہنا تھا، "آپ اپنے اس درد میں تنہا نہیں ہیں۔ ہمارے ملک بھر کے لوگ آپ کے لیے درد محسوس کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ تعزیت بھی کرتے ہیں۔" صدر نے حملے کے بعد محکمہ پولیس اور طبی عملے کے حکام کے کام کے لیے ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ معاشرے پر اس حملے کے اثرات کے بارے میں بات کرتے ہوئے جرمن صدر نے جرمن عوام سے کہا کہ وہ تقسیم کا شکار نہ ہوں اور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ "نفرت اور تشدد ہمارے حتمی اور آخری الفاظ نہیں ہونے چاہئیں۔ آیئے کہ ہم اپنے آپ کو بکھرنے کی اجازت نہ دیں۔ آیئے کہ ہم ایک ساتھ کھڑے ہوں۔" کرسمس مارکیٹ حملہ: چار ہلاکتیں، جرمن چانسلر ماگڈے برگ کے دورے پر صدر اشٹائن مائر نے مشرق وسطیٰ میں جاری جنگوں اور یوکرین پر روسی حملے کا ذکر کرنے کے علاوہ آئندہ جرمن انتخابات پر بھی بات کی، جو فروری 2025 میں ہونے طے ہیں۔ انہوں نے کہا، "سیاست، کاروبار، سرخ فیتہ اور ناانصافی کے بارے میں بہت زیادہ عدم اطمینانی پائی جاتی ہے۔" انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا کہ "ہماری روزمرہ کی زندگی میں، ہمارے ملک کا لہجہ سخت ہوگیا ہے اور بعض اوقات تو مخالفانہ ہو چکا ہے۔" "وسطی یورپ میں الٹراوائلٹ شعاعوں کی شدت کیوں بڑھ رہی ہے؟ جرمن صدر نے کہا کہ چیلنجوں کے باوجود وہ ملک کی جمہوریت اور اس کے بنیادی قانون یا آئین پر یقین رکھتے ہیں، جو جون 1949 سے ہی نافذ ہے۔ جرمن صدر نے کہا کہ "بہت سے چیلنجز ہیں جن کا ہمیں سامنا کرنا ہوگا۔ ہمیں اس کے بارے میں بھی کھل کر بات کرنی ہے کہ کیا غلط ہو رہا ہے۔۔۔۔ سب سے بڑھ کر، ہمیں اس بارے میں بات کرنی چاہیے، جسے فوری طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔" جرمن صدر نے ملک کے نوجوانوں کو بھی پیغام بھیجا اور کہا کہ "آپ کی ضرورت ہے اور بہت سے شعبوں میں تو آپ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جرمنی کے نوجوان "زندگی میں اپنا راستہ خود بنا سکتے ہیں اور بنائیں گے بھی۔"

پاکستان: اقوام متحدہ کو لڑکیوں کے اسکولوں پر حملوں پر تشویش

اسلام آباد: (ایجنسی)۔ اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندوں نے پاکستان میں لڑکیوں کے اسکولوں پر ہونے والے حملوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے ان کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے اور وزیرستان میں لڑکیوں کے اسکولوں کے تحفظ پر کی جانے والی تحقیقات اور اس حوالے سے اقدامات کی تفصیلات بھی طلب کی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے اس حوالے سے اپنی ایک رپورٹ میں پاکستان کے شمالی اور جنوبی وزیرستان نیز صوبہ بلوچستان کے قلات ڈویژن کے ضلع سوراب میں نامعلوم مسلح افراد کی طرف سے لڑکیوں کے نجی اسکولوں پر دھماکہ خیز مواد سے کیے گئے حملوں کا حوالہ دیا ہے۔ انہوں نے اس پہلو کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے، جس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اسکولوں میں اوسطاً لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں کے داخلے کی شرح کافی کم ہے اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں یہ حالت بدتر ہے۔ تعلیم کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فریدہ شاہد، خواتین اور لڑکیوں کے خلاف تشدد کے لیے خصوصی نمائندہ ریم السلیم اور خواتین نیز لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک پر ورکنگ گروپ کی چیئر رپورٹر لورا نیرنکنڈی نے اس سلسلے میں حکومت پاکستان کو ایک مکتوب تحریر کیا ہے۔ انہوں نے عسکریت پسند گروپوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خط میں لکھا ہے کہ "ہم ان تنظیموں کے ذریعہ لڑکیوں کے اسکولوں کے خلاف جاری دہشت گردانہ حملوں سے پریشان ہیں، جو خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف ہیں۔" ان کا مزید کہنا ہے، "ہم نے نوٹ کیا ہے کہ اسکولوں پر ہونے والے یہ تمام حملے گھناؤنے ہیں، تاہم سب سے اہم یہ ہے کہ لڑکیوں کے اسکولوں کے خلاف ہدف بنا کر کیے گئے یہ حملے خواتین اور لڑکیوں کو نہ صرف تعلیم حاصل کرنے سے روکتے ہیں بلکہ معاشرے میں امتیازی سلوک اور عدم مساوات کو برقرار رکھنے کا کام بھی کرتے ہیں۔" تینوں ماہرین نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ پاکستان میں لڑکیوں کے اسکول میں جہاں داخلے کے امکانات کم ہیں، وہیں اسکول میں ان کی تعلیم جاری رہنے کے امکانات بھی کم ہیں اور اگر وہ اسکول جاتی بھی ہیں، تو ان کے سیکھنے کے امکانات بھی کم ہوتے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے حکومت سے کہا ہے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کے تحت خواتین کے حقوق اور ان کے تحفظ کو پورا کرنا ریاستوں کی قانونی ذمہ داریاں ہیں ان کے بقول دیہی علاقوں کی "لڑکیاں بدترین تعلیمی نتائج کا شکار ہوتی ہیں اور وہی سب سے زیادہ غربت اور ایسی سماجی و ثقافتی روایات جیسے عوامل کی بھی شکار ہیں، جو انہیں اپنی تعلیم مکمل کرنے سے روکتے ہیں۔" مکتوب میں کہا گیا ہے کہ "پاکستان میں لڑکیاں غیر متناسب طور پر تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے، جن میں اسکولوں کی کمی، اسکول جانے کے دوران (ہراساں کیے جانے سمیت) سکیورٹی کے خدشات اور بچپنے میں ہی شادیاں کر دینے نیز غربت میں رہنے والے خاندانوں پر تعلیم پر آنے والی لاگت جیسے عوامل شامل ہیں۔" اقوام متحدہ کے ماہرین نے حکومت کو اس بات کی یاد دہانی کرائی ہے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کے تحت خواتین کے حقوق، ان کی بنیادی آزادیوں کا احترام اور ان کے تحفظ کو پورا کرنا ریاستوں کی قانونی ذمہ داریاں ہیں۔ ادھر ایک دیگر پیش رفت میں جبری گمشدگیوں سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندوں کے ایک گروپ نے حکومت پاکستان سے انسانی حقوق کے علمبردار ادریس خٹک کی فوری اور غیر مشروط رہائی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پیر کے روز جنیوا میں جاری ہونے والے ایک مشترکہ بیان میں انسانی حقوق کے ماہرین نے کہا: "ہم خٹک کی آزادی کی مسلسل محرومی سے پریشان ہیں، جو واضح طور پر انسانی حقوق سے متعلق ان کے کام کے خلاف براہ راست انتقامی کارروائی معلوم ہوتی، جس میں وہ پاکستان کے شمال مغربی علاقے میں نسلی اقلیتوں کے خلاف جبری گمشدگیوں کے اعداد و شمار کو جمع کرنے کا کام بھی کیا کرتے رہے ہیں۔" واضح رہے کہ فوجی عدالت میں خٹک کے مقدمے کی سماعت کے بعد، انہیں سن 2021 میں مجرم قرار دیا گیا تھا اور پھر انہیں 14 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ خٹک کے ساتھ ہونے والی خلاف ورزیوں کی آزادانہ، غیر جانبدارانہ، موثر اور مکمل تحقیقات کو یقینی بنائے۔

دنیا کی کوئی بھی طاقت زمین اور سمندروں نیز فضاؤں میں ہم پر غلبہ پانے کی طاقت نہیں رکھتی: جنرل سلامی

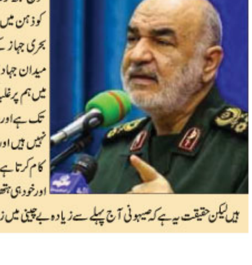

تہران: (ایجنسی)۔ پاسداران انقلاب اسلامی کے کمانڈر نے کہا ہے کہ ہماری طاقت ایران کی سرحدوں سے بہت آگے تک ہے اور دشمنوں کو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا۔ جنرل حسین سلامی نے کہا ہے کہ ہماری طاقت ایران کی سرحدوں سے بہت آگے تک ہے اور دشمنوں کو ہماری اس طاقت کو ذہن میں رکھ اور سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کی پہلی غلطی ہی آخری ثابت ہوجائے۔ جنرل سلامی نے پیر کو شہید رودکی جنگی بحری جہاز کے عرشے پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے مجاہد و بہادر نوجوان ہمیشہ سربلند ہیں اور ہم نے عوام کی مدد اور میدان جہاد میں پاسداران انقلاب کی طاقت کا بخوبی مشاہدہ کیا ہے اور اس دنیا کی کوئی بھی طاقت نہ زمین پر، نہ سمندروں میں اور نہ ہی فضاؤں میں ہم پر غلبہ کی طاقت رکھتی ہے کیونکہ ایرانی قوم دشمنوں کے تمام حربوں سے بخوبی واقف ہے۔ ہماری طاقت ایران کی سرحدوں سے بہت آگے تک ہے اور دشمنوں کو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا۔ جنرل سلامی نے اس بات زور دیتے ہوئے کہ فلسطین اب بھی زندہ ہے کہا کہ ایران کے بازو کٹے نہیں ہیں اور ہمارے، لبنانیوں اور یمنیوں کے ساتھ خیالات مشترکہ ہیں تاہم ان میں ہر ایک اپنی اپنی سرزمین پر اپنے اپنے مفادات کی بنیاد پر کام کرتا ہے اور ہم روحانی و سیاسی لحاظ سے ممکنہ حد تک مزاحمتی محاذ کی حمایت کرتے ہیں تاہم ہتھیاروں کا انتظام ہماری ہی طرح وہ خود کرتے ہیں اور خود ہی ہتھیار بناتے ہیں۔ جنرل سلامی نے کہا کہ صیہونیوں کو یہ لگتا ہے کہ وہ غزہ میں خواتین اور بچوں نیز نہتے لوگوں کا قتل کرکے کامیاب ہوگئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ صیہونی آج پہلے سے زیادہ بے چینی میں زندگی گزار رہے ہیں اور ان کا مستقبل تاریک ہے۔

مسلم لیگ (ن) کی پیپلز پارٹی کو پنجاب سے متعلق تحفظات دور کرنے کی یقین دہانی

اسلام آباد: (ایجنسی)۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان پنجاب میں پاور شیئرنگ سے متعلق مختلف امور پر اتفاق رائے ہوگیا جب کہ وفاق میں حکومت کی قیادت کرنے والی پارٹی نے اپنی اتحادی جماعت کو صوبے کے حوالے سے تحفظات دور کرنے کی یقین دہانی کرادی ہے۔ ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق مرکز میں حکمران اتحاد میں شامل دونوں جماعتوں کی کوآرڈینیشن کمیٹیوں کا لاہور میں ہونے والا اہم اجلاس 2 گھنٹے تک جاری رہا۔ رپورٹ کے مطابق اجلاس میں پیپلز پارٹی کی جانب سے گورنر پنجاب سردار سلیم حیدر خان، سابق وزیر اعظم راجا پرویز اشرف، سید حسن مرتضیٰ، سید مخدوم احمد محمود، ندیم افضل چن اور پنجاب اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر سید علی حیدر گیلانی شریک ہوئے۔ مسلم لیگ (ن) کی جانب سے ڈپٹی وزیر اعظم اسحٰق ڈار، وزیر اعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثنااللہ، وزیر قانون اعظم نذیر تارڑ، اسپیکر پنجاب اسمبلی ملک محمد احمد خان اور مریم اورنگزیب شریک ہوئے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا کہ اجلاس کے آغاز میں ہی پیپلز پارٹی نے مسلم لیگ (ن) پر اپنا دوٹوک موقف واضح کردیا اور کہا کہ مسلم لیگ (ن) اتحادی حکومت کے معاملات کو آگے نہیں بڑھانا چاہتی تو واضح کردے، ہم اپنا آئندہ کا لائحہ عمل خود طے کرلیں گے۔ رپورٹ کے مطابق اس پر مسلم لیگ (ن) نے کہا پیپلز پارٹی کے تحفظات کو دور کرکے ہم معاملات کو آگے بڑھائیں گے۔ رپورٹ کے مطابق اجلاس میں اتفاق کیا گیا کہ رحیم یار خان اور ملتان کی ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمیٹیوں کی سربراہی پیپلز پارٹی کو دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ذرائع نے دعویٰ کیا کہ جیتنے والے حلقوں میں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے منتخب ارکان اسمبلی کو مساوی فنڈز دینے پر بھی اتفاق کیا گیا جب کہ ضلعی سطح پر مختلف کمیٹیوں میں پیپلز پارٹی کو نمائندگی دی جائے گی۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ (ن) اور اس کی اتحادی جماعت پیپلز پارٹی کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلافات دور کرنے کے لیے 9 دسمبر کو ہونے والا پہلا اجلاس بے نتیجہ رہا تھا اور اس حوالے سے کسی جانب سے کوئی بیان جاری نہیں کیا گیا تھا۔ اس ملاقات میں جوڈیشل کمیشن آف پاکستان (جے سی پی) میں پیپلز پارٹی کی نمائندگی کے حوالے سے تحفظات اور پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کے زیر انتظام پارٹی کی سیاسی سرگرمیوں کے لیے یکساں مواقع کی کمی کا جائزہ لیا گیا تھا۔ پیپلز پارٹی کے ذرائع کے مطابق پارٹی نے اہم پالیسی فیصلے کرتے وقت مسلم لیگ (ن) کی جانب سے اتحادی جماعتوں کو ساتھ نہ لینے پر برہمی کا اظہار کیا تھا۔ پیپلز پارٹی نے پارلیمنٹ میں جلد بازی میں قانون سازی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے واضح طور پر کہا تھا کہ اگر مسلم لیگ (ن) کو ہمارا تعاون درکار ہے تو انہیں اتحادیوں کو اہمیت دینی ہوگی اور اپنا رویہ تبدیل کرنا ہوگا۔

خواتین اور بچوں کو بااختیار بنانے کے لیے تعلیم اور صحت پر زور دیا

سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے یوم پیدائش کے موقع پر گورنر آنندنی بین پٹیل کا خطاب

لکھنؤ: ریاستی گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل نے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کے یوم پیدائش کے موقع پر بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی آڈیٹوریم، شاہجہاں پور میں منعقدہ ضلع رتن سرمایہ کاری تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے ڈاکٹر گھنشیام داس اگروال سے ملاقات کی، جو ایک سماجی کارکن ہیں جو سرجری میں استعمال ہونے والے آلات میں نئی دریافتیں کرتے ہیں، اور مسٹر سمیر، جو انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (IAS) کے سینئر افسر ہیں اور فی الحال فنانس میں جوائنٹ سکریٹری (بینکر) کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ حکومت ہند کی وزارت نے شکلا کو جسم کے کپڑے اور نشانی دے کر جن پد رتن النکرن ※ سے نوازا۔ اس موقع پر گورنر نے آیوشمان گولڈن کارڈ، ٹی بی کے مریضوں کو غذائیت کے بنڈل اور آنگن واڑی مراکز کے لیے 200 آنگن واڑی کٹس بھی تقسیم کیں۔ انہوں نے کہا کہ اٹل جی، جنہوں نے ہمیشہ ملک کی خدمت کے لئے وقف کیا اور قوم کی تعمیر کو تحریک دی، ہم سب کو سب سے پہلے قوم کا منتر دیا۔ سماجی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کے زبردست حامی، اٹل جی نے ہندوستان کی گھریلو اور خارجہ پالیسیوں کو بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی مضبوط قیادت میں ہندوستان ایک ایٹمی طاقت ملک بن گیا۔ وہ ہمیشہ ہم سب کے لیے خاص طور پر نوجوان نسل کے لیے تحریک کا ذریعہ رہیں گے۔ اس موقع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ ڈاکٹر گھنشیام داس اگروال نے طب کے شعبے میں تحقیق کے ذریعے جو تعاون کیا ہے وہ معاشرے کے لیے مثالی ہے۔ شری سمیر شکلا کے انتظامی کام کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے کام نے عوامی خدمت کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ گورنر نے خواتین کے پیٹ میں شیر خوار بچوں کی موت پر تحقیق کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کا سال 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا خواب اس وقت پورا ہوگا جب پورے ملک کے 100 فیصد لوگ تعلیم یافتہ ہوں گے۔ کسانوں کو ان کی پیداواری صلاحیت، کھاد، بیج، کھاد اور زرعی آلات کی صحیح قیمت فراہم کرنا اور تمام اسکیموں کا فائدہ آخری فرد تک پہنچانا بہت ضروری ہے۔ ہر خاندان اور ہر بچہ صحت مند ہونا چاہیے۔ اس موقع پر گورنر نے آنگن واڑی مراکز کو مضبوط بنانے کے لیے 200 آنگن واڑی کٹس تقسیم کیں اور کہا کہ آنگن واڑی مراکز بچوں کی تعلیم اور صحت کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی قومی تعلیمی پالیسی کے تحت 2030 تک 50 فیصد نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم سے منسلک کرنے کا ہدف ہے۔ مرکزی حکومت نے تعلیم کے لیے بڑا بجٹ دیا ہے۔ اس کا صحیح استعمال ہونا چاہیے۔ خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے اور انہیں قومی دھارے سے جوڑنے کے لیے ان کی تعلیم پر زور دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ آنگن واڑی مراکز میں 03 سال کی عمر مکمل کرنے والے بچوں اور 06 سال تک کی عمر کے بچوں کے اندراج کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ پرائمری اسکولوں پر زور دیا۔ گورنر نے کہا کہ سال 2025 تک ہندوستان کو ٹی بی سے پاک بنانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے شاہجہاں پور ضلع کو بتدریج ٹی بی سے پاک بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے مدرا یوجنا کے ذریعے خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کی تعریف کی اور اس کی کامیاب مثالوں کو عام کرنے کی اپیل کی۔ مالیات اور پارلیمانی امور کے وزیر جناب سریش کمار کھنہ نے اس موقع پر کہا کہ اٹل جی ایک عظیم شاعر، صحافی، ہنر مند منتظم اور بہترین پارلیمنٹرین تھے۔ ان کے ذریعہ شروع کی گئی پردھان منتری گرام سڑک یوجنا اور ٹیلی کام پالیسی آج بھی ہندوستان کی ترقی کی بنیاد ہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہندو یونیورسٹی قائم کرکے تعلیم کے میدان میں انقلاب برپا کیا۔ انہوں نے یسوع مسیح کی زندگی میں محبت، ہمدردی اور رحم کے پیغام کو بھی اجاگر کیا۔ پروگرام کے اختتام پر گورنر نے ضلع کے ترقی پسند کسانوں انشول مشرا، کوشل کمار مشرا اور دیگر سے ملاقات کی اور ان کے کام کی تعریف کی۔ اس موقع پر عوامی نمائندے اور دیگر معززین پروگرام میں موجود تھے۔

حضرت جنابِ فاطمہ زہراؑ کی ولادت پر نذرِ معصومہؑ کا اہتمام

لکھنؤ۔ ۲۴ ردسمبر، ۲۰۲۴ء۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مولانا یعسوب عباس کنوینر ادارہ انجمن ہائے ماتمی، لکھنؤ کی جانب سے ادارہ کے صدر دفتر واقع اودھ پوائنٹ، نخاس، لکھنؤ میں ۲۰ر جمادی الثانی، ۱۴۴۶ھ کو ولادتِ معصومہؑ کونین حضرت فاطمہ زہراؑ کے پر مسرت موقع پر دسترخوانِ معصومہؑ عالم کا اہتمام کیا تھا جس میں حجۃ الاسلام مولانا سید صائم مہدی نقوی صاحب، حجۃ الاسلام مولانا زاہد احمد رضوی صاحب، جناب مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس صاحب، حجۃ الاسلام مولانا صیف عباس نقوی صاحب، جناب مولانا انور حسین رضوی صاحب، جناب مولانا ڈاکٹر اعجاز اطہر صاحب، مولانا حسن اکبر خان جونپور، مولانا ثمر عباس بجنور، حجۃ الاسلام اسحاق رضوی صاحب، مولانا مرزا ممتاز علی صاحب، مولانا سید غلام حسین زیدی صدف جونپوری، مولانا سید علی حسین قمی، مولانا کمیل عباس امبیڈکر نگر کی موجودگی میں نذرِ جنابِ معصومہؑ دی گئی۔ نذر سے قبل محفل فضائل منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری ندیم نجفی نے کیا۔ محفل کو مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس صاحب نے خطاب کیا، جس کے بعد شاعرِ اہلبیتؑ جناب اعجاز زیدی صاحب نے شہزادی حضرت فاطمہ زہراؑ کی شان میں قصیدہ پیش کیا۔ اس موقع پر شیعہ پی جی کالج کے منیجر سید عباس مرتضیٰ شمسی، شیعہ کالج کے پرنسپل سید شبیہ رضا باقری صاحب، یونٹی کالج و ٹی ایم ٹی کے سکریٹری سید نجم الحسن رضوی صاحب، شیعہ حسینی فنڈ کے سکریٹری سید حسن مہدی جھمو صاحب، انبر جا ؤنڈیشن کے چیرمین جناب وفا عباس صاحب، سینیر صحافی ظہیر مصطفیٰ صاحب، تنظیم ملت کے سربراہ پرنس اقبال مرزا، شیخ سعید صاحب، جناب مجاہد حسین نقوی صاحب، جناب کوثر حسین چاند غازی آباد، جناب ذوالکفل رضوی صاحب، جناب نواب محسن صاحب، جناب عباس نگار صاحب، جناب حسن سعید صاحب پرنسپل شیعہ انٹر کالج کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں مومنین کرام نے شرکت کی۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی ہے۔

شیعہ کالج میں ماہنامہ حکیم الامت کے خصوصی شمارے میر انیسؔ نمبر کا اجرا

لکھنؤ: ڈاکٹر محمد ظفر حیدری کی زیرِ ادارت ماہنامہ حکیم الامت سری نگر کے خصوصی شمارے میر انیسؔ نمبر کا اجرا 24 دسمبر 2024ء کو شیعہ کالج ڈالی گنج لکھنو میں ادب فاؤنڈیشن لکھنو اور شیعہ کالج لکھنو کے اشتراک سے زیرِ صدارت آیۃ اللہ مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی وائس چانسلر اراز میڈیکل یونیورسٹی اور مولانا مرزا یعسوب عباس نے بطورِ مہمانانِ خصوصی شرکت کی جبکہ مہمانانِ ذی وقار میں مولانا مرزا اعجاز اطہر اور سید عباس مرتضیٰ شمسی موجود تھے۔ شیعہ کالج کے پرنسپل پروفیسر شبیہ رضا باقری نے اظہار تشکر اور ڈاکٹر ثروت تقی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ کئی ادبا، شعرا، دانشوران اور طلبا نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ مدیرِ اعلیٰ ڈاکٹر محمد ظفر حیدری نے کہا کہ جو لوگ آج میر انیسؔ کی صحت زبان پر تنقید کر رہے ہیں ان کے اعتراضات کا اس خصوصی شمارے میں مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر حیدری نے کہا کہ میر انیسؔ خود اپنی زباں کے بارے میں کہتے ہیں کہ

کسی نے تری طرح سے اے انیسؔ
عروسِ سخن کو سنوارا نہیں

اس خصوصی شمارے میں ماضی کے کچھ محققین اور ماہرینِ انیسیات کے مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں جن میں پروفیسر مسعود حسن رضوی ادیبؔ اور پروفیسر اکبر حیدری کشمیری قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے میر انیسؔ کی صحتِ زبان پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ صدرِ محفل آیۃ اللہ سید حمید الحسن صاحب نے میر انیسؔ کے کچھ منتخب اشعار پیش کر کے کہا کہ میر انیسؔ کی تنقید وہی کر سکتا ہے جو میر انیسؔ کو سمجھنے سے قاصر ہو۔ انہوں نے ڈاکٹر محمد ظفر حیدری کے کام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ماہنامہ حکیم الامت نے کئی یادگار شمارے شائع کر کے اردو زبان و ادب کی خوب خدمت کی ہے۔ واضح رہے آیۃ اللہ نے اپنی علالت کے باوجود اس تقریب میں شرکت کی جس کا شکریہ مدیرِ اعلیٰ نے کیا۔

اراز میڈیکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی نے میر انیسؔ کو شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح میر انیسؔ نے کربلا کو متعارف کرایا ہے شاید ہی کسی دوسرے شاعر نے کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ میر انیسؔ نے کسی بھی موضوع کو کئی زاویوں سے پیش کیا۔ میر انیسؔ خود فرماتے ہیں کہ

گل دستۂ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں
اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں

مولانا مرزا یعسوب عباس نے کہا کہ مقبرہ انیسؔ پر مرثیہ خوانی کی ایک تقریب کی اہم ضرورت ہے تاکہ مرثیہ خواں کو میر انیسؔ کے مقبرہ پر میر انیسؔ ہی کے مرثیے پڑھنے کا موقع ملے۔ انہوں نے میر انیسؔ کی بے جا تنقید کرنے والوں کی بھی مذمت کی۔ جانشینِ خطیبِ اکبر مولانا مرزا اعجاز اطہر نے کہا کہ میر انیسؔ کا تعلق لکھنو سے تھا اور لکھنوی ٹکسالی اردو کا اعتراف دنیا نے کیا ہے۔ لہٰذا کسی غیر لکھنوی کو میر انیسؔ کی زبان پر تنقید کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ شیعہ کالج کے منیجر مرتضیٰ عباس شمسی نے میر انیسؔ کے کئی مراثی کے منتخب بندوں سے سامعین کو محظوظ کیا۔ شیعہ کالج کے ایک سینئر استاد سمیع الحسن تقوی صاحب نے میر انیسؔ کی عظمت کو مرزا دبیر کے اس شعر سے ثابت کیا جو مرزا دبیرؔ نے میر انیسؔ کے وصال پر کہا تھا کہ

آسماں بے ماہِ کامل سدرہ بے روح الامیں
طورِ سینا بے کلیم اللہ و منبر بے انیسؔ

واضح رہے تقریب کا آغاز قاری ندیم نجفی کے تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا۔ آخر میں شیعہ کالج کے پرنسپل پروفیسر شبیہ رضا باقری نے تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس مختصر لیکن پُر وقار تقریب میں شرکت کر کے خدائے سخن میر انیسؔ کو شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ معزز سامعین میں علی اصغر شکوہ، مولانا گوہر لکھنوی، محسن عظیم انصاری، محسن علی مومنؔ، ڈاکٹر پردیپ شرما، ڈاکٹر ارمان تقوی، امیت رائے، ظفر نقی، پروفیسر آغا پرویز مسیح وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت کے موقع پر جشن

لکھنؤ۔ کلب عابد میموریل اسکول نور باڑی لکھنؤ میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی کے موقع پر ایک خوبصورت جشن منایا گیا۔ جس میں اسکول کی پرنسپل محترمہ شبنم نقی نے تمام طلاب و طالبات مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے سماج میں غریب اور بے سہارا لوگوں کی مدد کریں اور ان کی تعلیم حاصل کرنے میں مدد کریں۔ اس پروگرام میں اسکول کی طرف سے تمام اساتذہ اور کارکنان کو پوشاک دے کر عزت افزائی اور حوصلہ افزائی کی گئی، اس پروگرام میں اسکول کے طلاب و طالبات نے جناب زہراؑ کی شان میں منقبت خوانی کی جس کو موجودہ تمام لوگوں نے بہت سراہا اور ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ اٹھی۔ آخر میں تمام استادوں اور کارکنان نے اسکول کے چیئر مین مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب اور اسکول کے سکریٹری سید مولانا محمد عابدی قمی صاحب کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

اٹل بہاری باجپائی کی صد سالہ پیدائش کی یاد میں کوی سمّیلن کا انعقاد

کوشامبی کراری - اتر پردیش پنجابی اکیڈمی لکھنؤ اور نربل وکاس اور اتھان سمیتی کے مشترکہ زیر اہتمام، ہندوستان رتن شری اٹل بہاری باجپائی جی کی صد سالہ پیدائش کی یاد میں، ہندوستانی زبان کو وقف کرنے کے لیے کیوی سمّیلن کا انعقاد کیا گیا، جس میں شاعر سردار منموہن سنگھ تنہا نے شاعری سمّیلن کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ناز ملٹی اسپیشلٹی ہسپتال پریاگ راج کی ڈائریکٹر ڈاکٹر ناز فاطمہ، اسسٹنٹ ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر کوشامبی، دلیپ پانڈے، صدر ماڈل ڈسٹرکٹ بار ایسوی ایشن کوشامبی موجود تھیں۔ منودیو ترپاٹھی، سینئر ایڈوکیٹ، برجیش گوتم صدر پریس کلب کوشامبی، علی مکتبہ صدر الیکٹرانک میڈیا کلب کوشامبی، شمشاد احمد، صدر آدرش نگر پنچایت کراری، ڈاکٹر نوید پریاگ راج، اسٹیج آپریٹر شاداب، پروگرام کے درخواست گزار سجاد مہدی، ایڈوکیٹ رفعت ہاشمی، فیروز احمد، ایڈوکیٹ اوم دیو ترپاٹھی، مقصود خان، منگرو پرساد، ایڈوکیٹ پنکاج۔ وغیرہ موجود رہے۔

ملازمت کے خواہشمند امیدواروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے محکمہ روزگار کی جانب سے نئے ریکارڈ قائم کیے جا رہے ہیں

لکھنؤ۔ محکمہ محنت اور روزگار کی جانب سے بے روزگار امیدواروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے TCS کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کرنے سے متعلق ایک میٹنگ آج ڈائریکٹوریٹ آف ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ میں وزیر جناب انیل راج بھر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ریاست کے روزگار کے خواہشمند امیدواروں کو روزگار سنگم کے rojgaarsangam.up.gov.in ذریعے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے تیار کردہ نظام کے تحت ایمپلائمنٹ فیئر، کیمپس پلیسمنٹ، ڈائرکٹر ہائرنگ، اوورسیز پلیسمنٹ، لرننگ مینجمنٹ سسٹم، آن لائن کونسلنگ وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کی گئیں۔ وزیر محنت اور روزگار محکمہ، جناب انل راج بھر نے کہا کہ ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور ٹاٹا کنسلٹنسی سروس کے درمیان ایک ایم او یو پر دستخط کیے جا رہے ہیں، اس کے ساتھ، رجسٹرڈ ملازمت کے متلاشیوں کو روزگار کے مواقع TCS کے ذریعے 3000 نامور نجی شعبے کی کمپنیوں میں ملے گا۔

کیریئر سے متعلق کورسز اور تعلیمی اداروں، داخلے کے امتحانات اور TCS کے ذریعے پوسٹ کردہ وظائف کے بارے میں مفت معلومات روزگار سنگم پورٹل پر دستیاب ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ٹی سی ایس کے ذریعے فراہم کیے جانے والے ڈیجیٹل لرننگ پروگرام رجسٹرڈ ملازمت کے متلاشیوں کو کارپوریٹ سسٹم کے لیے تیار کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اس کے علاوہ رجسٹرڈ ملازمت کے متلاشیوں کو کمیونیکیشن سکلز، انٹرویو کی تیاری، ریزیومے بنانے اور کور لیٹر کی تیاری، اکاؤنٹنگ، اے آئی وغیرہ پر ویڈیو ماڈیولز کے سیکھنے کے پروگرام مفت دستیاب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کورس کی تکمیل پر، رجسٹرڈ ملازمت کے متلاشیوں کو TCS iON سے ایک سرٹیفکیٹ بھی ملے گا، جو انہیں نجی شعبے میں ملازمت حاصل کرنے میں سہولت فراہم کرے گا۔ نئی ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات اور صنعتی ماہرین کے ذریعے روزگار کی منڈی کی طلب کے مطابق دستیاب ملازمتیں رجسٹرڈ ملازمت کے متلاشیوں کو لائیو سیشن/ریکارڈنگ کی صورت میں مفت دستیاب ہوں گی، جو انہیں روزگار کی ضرورت کے مطابق رہنمائی فراہم کرے گی۔ گزشتہ برسوں سے محکمہ روزگار مسلسل روزگار میلوں کے ذریعے نجی شعبے کی مختلف کمپنیوں میں روزگار کے مواقع فراہم کر رہا ہے۔ پروگرام میں پرنسپل سکریٹری، لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ نیہا پرکاش، ڈائریکٹر، ٹریننگ اینڈ ایمپلائمنٹ مینل سنگھ، نیشنل ہیڈ ٹی سی ایس پی کے۔ پنڈیر، ایڈیشنل ڈائریکٹر ایمپلائمنٹ، من پال سنگھ اور راجندر پرساد ایڈیشنل ڈائریکٹر ٹریننگ موجود تھے۔

لکھنؤ چھپرا وندے بھارت ٹرین کا برا حال،

لکھنؤ: 24 دسمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ سے چھپرا جانے والی وندے بھارت ایکسپریس 02270 کی بجلی گل ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پریشانی کو حل کرنے کے لیے ٹرین تین گھنٹے کی تاخیر سے چلی۔ مسافر تقریباً ایک گھنٹے تک ٹرین کے اندر اندھیرے میں بیٹھے رہے۔ واش روم جانے کے لیے موبائل ٹارچ کی مدد لینی پڑی۔ 02270 لکھنؤ۔ چھپرا اسپیشل اتوار کو دوپہر 2:15 پر لکھنؤ سے روانہ ہوئی۔ جیسے ہی ٹرین سلطان پور سے تقریباً 4.30 بجے چلی، ٹرپنگ شروع ہو گئی اور تمام ڈبوں کی لائٹس بند ہو گئیں۔ اگلا اسٹاپ وارانسی تھا، اس لیے مسافروں کو اندھیرے میں بیٹھنا پڑا۔ ٹرین کو بھی ٹکنیکل خرابی کے سبب روکنا پڑا۔ واش روم میں بھی پانی کی دقت تھی۔ ٹرین تقریباً تین گھنٹے کی تاخیر سے رات 9:38 پر وارانسی کینٹ اسٹیشن پہنچی۔ اس دوران بجلی آتی جاتی رہی۔ وارانسی کے بعد ٹرین بھی مقررہ وقت سے 3 گھنٹے 17 منٹ تاخیر سے غازی پور پہنچی۔ 11:47 بجے بلیا اور 12:15 پر چھپرہ پہنچی۔ مسافر اتل سنگھ جھا نے پورے معاملے کی شکایت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی، ٹرین کے وارانسی تاخیر سے پہنچنے پر مسافروں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

کانپور میونسپل کارپوریشن ہاؤس میں ہنگامہ، بی جے پی اور ایس پی کونسلروں میں ہاتھا پائی

کانپور: 24 دسمبر (پی این ایس) ہمیشہ کی طرح میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں جیسے ہی ایوان کی کارروائی شروع ہوئی، ایس پی اور بی جے پی کے کونسلر آپس میں لڑ پڑے۔ کچھ ہی دیر میں جھگڑا ہاتھا پائی میں بدل گیا اور ہنگامہ آرائی شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ جب میئر پرمیلا پانڈے نے کونسلروں کو سمجھانے کی کوشش کی تو بھی وہ نہیں مانے۔ ایسے میں میئر پرمیلا پانڈے ایوان کی کارروائی چھوڑ کر چلی گئیں۔ میئر نے کہا کہ اگر ہنگامہ ہوا تو وہ ایوان کی کارروائی میں نہیں بیٹھیں گی۔ ایس پی کونسلروں نے الزام لگایا کہ ایوان کی کارروائی کے دوران ایس پی ایم ایل اے امیتابھ باجپئی کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ تاہم قائد ایوان نوین پنڈت نے کہا کہ کوئی نعرہ بازی نہیں ہوئی۔ ہنگامہ کرنے والوں میں کونسلر سوربھ دیو، نیرج باجپائی، راج کمار یادو، اروند یادو وغیرہ موجود تھے۔ نو منتخب ایس پی ایم ایل اے نسیم سولنکی منگل کو پہلی بار ایوان میں پہنچیں۔

کانپور اور کسان وگیان کیندر، کانپور دیہات کے زیر اہتمام قومی کسان دیوس

لکھنؤ: حکومت ہند، زراعت اور کسانوں کی بہبود کی وزارت، زراعت اور کسانوں کی بہبود کے محکمہ، مارکیٹنگ اور معائنہ کے ڈائریکٹوریٹ، سب آفس، کانپور اور کسان وگیان کیندر، کانپور دیہات کے زیر اہتمام قومی کسان دن منایا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ جی کا یوم پیدائش 23 دسمبر 2024 کو لال بہادر شاستری کرشک آڈیٹوریم، ڈائریکٹوریٹ آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی، کانپور میں منایا گیا جس کے مہمان خصوصی وائس چانسلر ڈاکٹر تھے۔ آنند کمار سنگھ چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی، کانپور، مہمان خصوصی ڈاکٹر پی کے۔ اپادھیائے، رجسٹرار، ڈاکٹر منیش کمار، ڈین فاریسٹری، ڈاکٹر آر۔ کی یادو، ڈائریکٹر توسیع، ڈاکٹر پی کے سنگھ، تحقیق کے ڈائریکٹر، چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی، کانپور اور چیئرمین ڈاکٹر گجیندر سنگھ، ڈپٹی ایگریکلچرل مارکیٹنگ ایڈوائزر، ڈائریکٹوریٹ آف مارکیٹنگ اینڈ انسپکشن، علاقائی دفتر لکھنؤ، ڈاکٹر پرینکا، سینئر مارکیٹنگ آفیسر، انچارج، ڈائریکٹوریٹ آف مارکیٹنگ اینڈ انسپکشن، کانپور، ڈاکٹر اے جے کمار سنگھ، انچارج، کرشی وگیان کیندر، دلیپ نگر، کانپور دیہات، ڈاکٹر نمیشا اوستھی، سینئر سائنسدان، شری اے کے۔ اپادھیائے، اسسٹنٹ ایگریکلچرل مارکیٹنگ ایڈوائزر، محمد جمیل احمد، سینئر مارکیٹنگ آفیسر، مسٹر نانک چند، مارکیٹنگ آفیسر، مسٹر انوپم کمار، مارکیٹنگ آفیسر، مسٹر پریم ساگر چورسیا، مارکیٹنگ آفیسر، ڈاکٹر ہریش بھارتی، مارکیٹنگ آفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف مارکیٹنگ اینڈ انسپکشن اور مسٹر آر۔ سی ورما، سینئر کیمسٹ، ریجنل ایگ مارک لیبارٹری، کانپور اور مارکیٹنگ اینڈ انسپکشن ڈائریکٹوریٹ، ریجنل ایگ مارک لیبارٹری، کرشی وگیان کیندر، دلیپ نگر، چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی، کانپور، فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن کے دیگر افسران اور ملازمین۔ ارمان علی اور کسان کمیٹی کے چیئرمین شری ستوک موریہ، جناب بابو سنگھ کشواہا، شری جگدیش سنگھ، کسان اور میڈیا کے لوگ موجود تھے۔ زراعت سے متعلق مختلف اسکیموں کے بارے میں تکنیکی لیکچرز، ڈائریکٹوریٹ آف مارکیٹنگ اینڈ انسپکشن، وزارت زراعت اور کسانوں کی بہبود، حکومت ہند کی طرف سے دیے گئے، اس کے علاوہ چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی کے ریسرچ اسٹوڈنٹ جناب روی کمار نے مشروم کی کاشت پر لیکچر دیا۔ زراعت اور ٹیکنالوجی، کانپور گئے چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹکنالوجی، کانپور کے زرعی سائنسدانوں نے بہتر بیجوں کی تیاری اور انہیں بازاروں میں فروخت کرنے کے طریقہ کے بارے میں تبادلہ خیال کیا اور علاقائی ایگ مارک لیبارٹری، کانپور کی طرف سے ایک منی لیب قائم کی گئی جس میں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کو روکا گیا۔ ایگ مارک کو چیک کرنے کے طریقے کے بارے میں ایک ڈیمو دکھایا گیا اور اگ مارک سے متعلق فارمر پروڈیوسر ایسوسی ایشن کی مصنوعات اور کھانے کی اشیاء کی نمائش لگائی گئی۔

مسرور سوسائٹی نے منایا محمد رفیع کا 100 واں یوم پیدائش

لکھنؤ: مسرور ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام سنت روز پبلک اسکول، گڑھی پیر خاں، ٹھاکر گنج میں معروف گلوکار محمد رفیع کا سوواں (100) یوم پیدائش بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ممتاز پی جی کالج کے سابق پرنسپل پروفیسر عتیق فاروقی کی صدارت میں ہونے والے اس پروگرام کے مہمان خصوصی محمد رفیع فاؤنڈیشن کے چیئرمین اجمل اعظم تھے۔ بطور مہمان اعزازی معروف گلوکار صلاح الدین "ساحل" اور بابو بھائی نے شرکت کی۔ اس موقع پر اسکول کی اساتذہ اور طلباء نے رفیع کے گائے گانے اپنی آواز میں گا کر انکو خراج عقیدت پیش کیا۔ عایشہ صدیقی نے انکی حیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی، اساتذہ میں رخسانہ خان، شیبا خان، انمار اشد، رضیہ سلطانہ، شبینہ خان، وردا، نغمہ صبا کے نغموں کو بہت پسند کیا گیا جبکہ طلباء میں عالمہ منصور، حنین حسن خاں، حفظہ فاطمہ، سمیہ خاتون، ویشنوی ورما، الفشا، زرین خان، عبدالرحمن، اپرنا دوبے، مہم خان، علینہ فاطمہ، عایشہ بانو، نازش بانو، آفرین امانت، عایشہ کلیم اور زنیرہ صدیقی نے گانا گا کر سامعین کا دل جیت لیا۔ نظامت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ڈاکٹر منصور حسن خاں نے کہا اس پروگرام کا مقصد بچوں میں ٹیلنٹ ڈھونڈنا تھا، جو بچے آج منتخب ہوئے ہیں انکو سنگیت کی ٹریننگ دی جائے گی تاکہ بچے اس ہنر کو سیکھ کر اپنا ذریعہ معاش بنا سکیں۔ عتیق فاروقی نے کہا منصور صاحب اپنے طلباء و طالبات کے ساتھ مختلف پروگرام کر کے انکے اندر چھپے ہنر کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور پھر اسی سمت انکی نشوونما کرتے ہیں، یہ بہت اچھا کام ہے۔

سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کو خراج عقیدت

ایک سیاست داں جنہوں نے اپنی بصیرت اور اپنے عزم سے ہندوستان کو نئی شکل عطا کی

نریندر مودی
(وزیر اعظم، حکومت ہند)

آج 25 دسمبر ہے جو ہم سب کے لیے انتہائی خصوصی دن ہے۔ ہمارا ملک ہمارے ہر دل عزیز وزیر اعظم جناب اٹل بہاری واجپئی جی کی پیدائش کی 100 ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ وہ ایک ایسے سیاست داں کے طور پر از حد جید شخصیت کے حامل تھے جو اب بھی بے شمار لوگوں کو ترغیب فراہم کر رہے ہیں۔ ہمارا ملک ہمیشہ اٹل جی کا ممنون رہے گا کیونکہ انہوں نے 21 ویں صدی کے بھارت کی تعمیر میں معمار کا کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے 1998 میں ہمارے ملک کے وزیر اعظم کے طور پر عہدہ سنبھالا اور سیاسی عدم استحکام کی ایک مدت کا سامنا کیا۔ تقریباً 9 برسوں میں ہم نے لوک سبھا کے چار انتخابات کا انعقاد ملاحظہ کیا تھا۔ بھارت کے عوام بے چین ہو رہے تھے اور حکومت کی جانب سے کی جانے والی بہم رسانی کو لے کر بھی پس و پیش میں مبتلا تھے۔ یہ اٹل جی ہی تھے جنہوں نے ایک موثر حکمرانی فراہم کر کے اس مدوجزر کا خاتمہ کیا۔ وہ کسی بڑے اور خوشحال گھرانے سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے عام شہری کی طرح مشکلات کا سامنا کیا تھا اور وہ موثر حکمرانی کی تغیر پذیر قوت سے واقف تھے۔

ہمارے ارد گرد متعدد شعبوں میں ہم اٹل جی کی قیادت کے طویل المدت اثرات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ان کے عہد میں اطلاعاتی ٹکنالوجی، ٹیلی مواصلات اور مواصلات کی دنیا میں ایک زبردست ترقی رونما ہوئی۔ وہ ہم جیسے ملک کے لیے ایک از حد اہم شخصیت تھے کیونکہ یہ ملک ایک زبردست فعال یووا شکتی کا حامل ملک ہے۔ اٹل جی کے تحت این ڈی اے حکومت نے ٹکنالوجی کو عام شہریوں تک لائق رسائی بنانے کے لیے پہلی سنجیدہ کوشش انجام دی۔ اس کے ساتھ ہی بھارت کو مضبوط کرنے میں ان کی دور اندیشی بھی کارفرما تھی۔ یہاں تک کہ آج بھی بیشتر افراد سنہری چورستے کے پروجیکٹ کو یاد کرتے ہیں جس نے بھارت کے طول و عرض کو مربوط کر دیا ہے۔ مساویانہ طور پر قابل ذکر واجپئی حکومت کی وہ کوششیں ہیں جن کے تحت مقامی کنکٹیویٹی کے ساتھ ساتھ پردھان منتری گرام سڑک یوجنا جیسی پہل قدمیوں کے ذریعہ کنکٹیویٹی میں اضافہ ہوا۔ اسی طریقے سے ان کی حکومت نے دہلی میٹرو کے سلسلے میں پورے زور و شور سے کام کر کے میٹرو کنکٹیویٹی کو تقویت بہم پہنچائی۔ یہ آج بھی ایک عالمی درجے کے بنیادی ڈھانچے کے پروجیکٹ کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ اس طرح واجپئی حکومت نے نہ صرف اقتصادی نمو کو فروغ دیا بلکہ دور دراز واقع خطوں کو بھی قریب تر لائی، اتحاد و سالمیت کو پروان چڑھایا۔

جب سماجی شعبے کی بات ہوتی ہے تو سرو شکشا ابھیان جیسی پہل قدمی اس پہلو کو نمایاں کرتی ہے کہ کس طرح اٹل جی ایک ایسے بھارت کی تعمیر کے خواہاں تھے جہاں جدید تعلیم پورے ملک میں عوام الناس کے لیے قابل رسائی ہو، خصوصاً ناداروں اور حاشیے پر زندگی بسر کرنے والے طبقات کے لیے ایسا کرنا آسان ہو۔ اس کے ساتھ ہی ان کی حکومت نے ایسی متعدد اقتصادی اصلاحات کے معاملے میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا جس نے ایک ایسے اقتصادی فلسفے پر عمل کرنے کی کئی دہائیوں کے بعد جس نے اقربا پروری کے انجماد کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ اس کی جگہ بھارت کی اقتصادی ترقی کا راستہ ہموار ہوا۔

واجپئی جی کی قیادت کا ایک دلچسپ نمونہ 1988 کے موسم گرما میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کی حکومت نے حال ہی میں اقتدار سنبھالا تھا اور 11 مئی کو بھارت نے پوکھرن ٹیسٹ کا اہتمام کیا جسے آپریشن شکتی کا نام دیا گیا۔ ان مشقوں نے بھارت کی سائنٹفک برادری کی قوت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ پوری دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ بھارت نے ایسے ٹیسٹ انجام دیے تھے کہ جس سے واضح طور پر اس کے جاہ و جلال کا اظہار ہوتا تھا۔ کوئی بھی عام رہنما شاید پیچھے ہٹ جاتا، تاہم اٹل جی کا خمیر مختلف تھا۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ بھارت مضبوطی سے پرعزم رہ کر اپنی جگہ کھڑا رہا اور حکومت نے دو دنوں کے بعد 13 مئی کو مزید دو ٹیسٹ انجام دیے۔ اگر 11 تاریخ کو کیے گئے ٹیسٹ سائنٹفک ہنرمندی کا اظہار تھا، تو 13 کو کیے گئے ٹیسٹ نے حقیقی قیادت کا پہلو بھی اجاگر کیا۔ پوری دنیا کو یہ پیغام گیا کہ وہ دن لد گئے جب بھارت دھمکیوں یا دباؤ سے پیچھے ہٹ جایا کرتا تھا۔ بین الاقوامی پابندیوں کا سامنا کرنے کے باوجود واجپئی جی کی این ڈی اے حکومت اپنی جگہ مستحکم رہی۔ اس نے اپنی خود مختاری کے تحفظ کے لیے بھارت کے حق کو بلیغانہ انداز میں پیش کیا۔ ساتھ ہی ساتھ امن عالم کا مضبوط ترین علمبردار بھی بنا رہا۔

اٹل جی بھارتی جمہوریت کی اچھی تفہیم رکھتے تھے اور اسے مضبوط تر بنانے کی ضرورت کا بھی ادراک رکھتے تھے۔ اٹل جی نے این ڈی اے کی تخلیق کی بھی قیادت کی، جس نے بھارتی سیاست میں اشتراک کی نئی اصطلاح پیش کی، وہ عوام الناس کو ایک ساتھ لائے اور این ڈی اے کو ترقی کی ایک قوت، قومی پیش رفت اور علاقائی اولوالعزمی کا مرقع بنا دیا۔ ان کی پارلیمانی دانشوری، ان کے سیاسی سفر میں ظاہر ہوتی رہی۔ وہ ایک ایسی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے جس کے معدودے چند رکن پارلیمان تھے۔ تاہم ان کے الفاظ اس وقت تمام تر لحاظ سے قوت ور کانگریس پارٹی کو ہلا دینے کے لیے کافی ہوتے تھے۔ بطور وزیر اعظم، انہوں نے حزب اختلاف کی تنقید کو اسلوب اور ٹھوس باتوں کے ذریعہ بے اثر ثابت کر کے دکھایا۔ ان کا پورا کریئر بیشتر طور پر حزب اختلاف کی نشست پر گزرا تھا تاہم کسی کے خلاف کبھی کوئی تلخی کے ثبوت نہیں ملتے۔ اگرچہ کانگریس انہیں ایک غدار کہہ کر بہت نیچے تک چلی گئی تھی۔

وہ موقع پرستی کے ذرائع استعمال کر کے اقتدار سے چمٹے رہنے کے بھی قائل نہیں تھے۔ انہوں نے حزب مخالف کی جماعتوں کے اراکین کو اپنی طرف ملانے اور گندی سیاست کے راستے پر چلنے کی بجائے 1996 میں استعفیٰ دینا بہتر سمجھا۔ 1999 میں ان کی حکومت صرف ایک ووٹ سے گر گئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ رونما ہونے والی غیر اخلاقی سیاست کے خلاف چنوتی پیش کریں تاہم انہوں نے قانون و قواعد پر چلنے کو ترجیح دی۔ آخرکار، وہ عوام کی جانب سے زبردست اکثریتی اتفاق رائے حاصل کر کے اقتدار میں واپس آئے۔

جب ہمارے آئین کے تحفظ کے تئیں ان کی عہد بندگی کی بات آتی ہے، تو اٹل جی وہاں بھی جید شخصیت کے عہدے پر فائز نظر آتے ہیں۔ وہ ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی شہادت سے از حد متاثر تھے۔ کئی برسوں کے بعد، وہ ایمرجنسی کے خلاف چلائی جانے والی ایک تحریک کے ستون بنے۔ ایمرجنسی کے خاتمے پر 1977 کے بعد رونما ہوئے انتخابات میں انہوں نے اپنی پارٹی (جن سنگھ) کو جنتا پارٹی میں شامل کرنا قبول کیا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ ان کے لیے اور دوسروں کے لیے ایک تکلیف دہ فیصلہ رہا ہوگا۔ تاہم آئین کا تحفظ ان کی نظر میں سب سے اہم بات تھی۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ان کے اندر بھارتی ثقافت کتنی گہرائی سے اپنی جڑیں جمائے ہوئے تھی۔ بھارت کے وزیر خارجہ کا عہدہ سنبھالنے پر وہ پہلے بھارتی قائد تھے جنہوں نے اقوام متحدہ میں ہندی میں خطاب کیا۔ ان کا یہی ایک عمل بھارتی ورثے اور شناخت کے سلسلے میں ان کے زبردست احساس تفاخر کا مظہر ہے، انہوں نے مطلع عالم پر نا قابل فراموش اثرات مرتب کیے ہیں۔ اٹل جی کی شخصیت مقناطیسی تھی اور ان کی زندگی ادب اور اظہار سے مالا مال تھی۔ وہ ایک زود گو مصنف اور مستند شاعر تھے۔ وہ فکر انگیزی کے لیے الفاظ کا استعمال کرتے تھے اور ان کے الفاظ میں تشفی بھی ہوتی تھی۔ ان کی شاعری اکثر و بیشتر ان کی داخلی جدوجہد کی مظہر ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ملک کے لیے ان کی جو امیدیں تھیں وہ بھی اس میں مضمر ہیں۔ ہر عمر کے لوگ اس بازگشت کو محسوس کر سکتے ہیں۔

بھارتیہ جنتا پارٹی کے اتنے سارے کاریہ کرتاؤں میں، جن میں سے میں بھی ایک ہوں، یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ ہم اٹل جی جیسی شخصیت سے سیکھنے اور گفت و شنید کا موقع حاصل کر سکیں۔ بی جے پی کے تئیں ان کا تعاون بنیادی نوعیت کا حامل تھا۔ ان دنوں غلبے کی حامل کانگریس کے بالمقابل متبادل بیانیے کو جس طریقے سے انہوں نے نمایاں کیا، اس سے ان کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ جناب ایل کے اڈوانی جی اور ڈاکٹر مرلی منوہر جوشی جی جیسی جید شخصیات کے ساتھ انہوں نے پارٹی کے اس کے ابتدائی برسوں سے پروان چڑھایا تھا، چنوتیوں، رکاوٹوں اور فتوحات کے وقت اس کی رہنمائی کی تھی۔ جب کبھی بھی نظریات اور اقتدار کے درمیان متبادل کی بات آتی تھی تو وہ ہمیشہ نظریات کو ترجیح دیتے تھے۔ وہ پورے ملک کو یہ یقین دلانے میں کامیاب رہے کہ کانگریس کے علاوہ بھی ایک متبادل عالمی تاثر دینا ممکن ہے اور ایسا عالمی تاثر یقیناً نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ ان کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر آیئے ہم سب ان کے آئیڈیلس کو حقیقی شکل دینے اور بھارت کے لیے ان کی تصوریت کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نئے سرے سے خود کو وقف کریں۔ آیئے ہم سب ایک ایسے بھارت کی تعمیر کے لیے کوشاں ہوں جس میں اچھی حکمرانی کے ان کے اصول، اتحاد اور ترقی کے مقاصد مضمر ہوں۔ ہمارے ملک کے تئیں اٹل جی کا غیر متزلزل یقین ہمیں آج بھی اعلیٰ مقاصد کے حصول کی ترغیب اور سخت محنت کرنے کا حوصلہ فراہم کر رہا ہے۔

دستورِ ہند یا بازیچۂ اطفال

ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین

بھارت کے دستور کی ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین بی آر امبیڈکر نے دستور کا مکمل اور فائنل ڈرافٹ آئینی اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے انتہائی لب و لہجہ میں کہا تھا: "آپ چاہے جتنا اچھا دستور بنالیں، جن کو اسے لاگو کرنا ہے وہ اگر اچھے نہیں ہیں تو یا پنے نتیجہ کے اعتبار سے خراب دستور ثابت ہوگا، اور ایک دستور جتنا بھی خراب ہو اس کو نافذ کرنے والے لوگ اچھے ہیں تو وہ اچھا ثابت ہوگا۔" یہ قول اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بظاہر دستور کے الفاظ، جملوں کی ترتیب اور اعلیٰ خیالات کا تحریری اظہار محض پر شکوہ الفاظ کا مقبرہ ثابت ہو سکتا ہے اگر اس کو زندگی، حرکت، قوت اور نافذ کرنے والے ہاتھ کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ یہ دستور ناقص ثابت ہوگا اور اس کے خراب نتائج نکلیں گے۔ میں 15 دسمبر 2024 کو پارلیامنٹ میں دستور ہند کے پچھتر سال پورے ہونے پر جو بحث ہو رہی تھی اس کو سن رہا تھا۔ مجھے یہ دیکھ کر اور جان کر بہت افسوس ہوا کہ اتنے اہم علمی موضوع پر بحث ہو رہی تھی اس میں ایک بھی تقریر ایسی نہیں تھی جو علم و فکر کو جلا بخشنے والی ہوتی بلکہ بازاری پن اور تو تو میں میں اس پوری بحث کا خلاصہ تھا۔ کسی ایک ممبر آف پارلیامنٹ نے چاہے وہ سرکاری بینچ کا آدمی ہو یا حزب اختلاف کا اس نے دستور کے اقدار (Constitutional Morality) پر بات نہیں کی بلکہ دیہات میں جیسے دو عورتیں لڑتی ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی پشتوں کو گالیاں دیتی ہیں وہی منظر پارلیامنٹ میں دیکھنے کو ملا۔ مجھے سب سے زیادہ مایوسی وزیر اعظم مودی کے بھاشن سے ہوئی۔ انھوں نے ایک گھنٹہ پچاس منٹ کی تقریر کی اس پوری گفتگو میں کوئی ایک جملہ ایسا نہیں تھا جو پردھان منتری کی سمویدھان کی سمجھ کو درشاتا ہے۔ بلکہ ان کی گفتگو کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو دستور سے پرے ان کا مخصوص ذہنی فریم ورک ابھر کر سامنے آتا ہے تو بھارت کو ایک ایسے تاریک سرنگ میں لے جائے گا جس کے دوسرے سرے پر تباہی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پہلی بار مجھے پردھان منتری کے چہرے پر تکان کے آثار نظر آئے۔ ان کے لب و لہجہ میں گرچہ وہ، بہت زور دے کر اپنی بات کہہ رہے تھے مگر اعتماد کی کمی نظر آئی اور دل و زبان میں جب فرق ہوتا ہے تو لب و لہجہ میں جو ایک فطری بہاؤ ہوتا ہے وہ نظر نہیں آ رہا تھا بلکہ ان کو اپنی بات کہنے کے لیے اندر سے پورا زور لگانا پڑ رہا تھا۔ پھر بھی ان کو لگ رہا تھا کہ وہ لوگوں کو اپنی باتوں سے کنونس نہیں کر پا رہے ہیں۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ پارلیامنٹ میں نہیں الیکشن ریلی میں بول رہے تھے۔ میں ان لوگوں کی بات نہیں کر رہا ہوں جو اندھ بھکت ہیں، میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو پرائم منسٹر اور ان کی آفس کو وقار کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کو ہمارے پردھان منتری نے مایوس کیا ہے۔ اکثر جواہر لال نہرو سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ جواہر لال وہ تھے جنھوں نے وزیر اعظم کی کرسی کو وقار عطا کیا اور مودی جی اس لیے باوقار ہیں کیونکہ وہ آج کی تاریخ میں وزیر اعظم کی کرسی پر وراجمان ہیں اور جو بھی اس کرسی پر بیٹھے گا وہ آدرنیہ ہو جائے گا اس لیے کہ اس کرسی کے ساتھ آدرنیہ شبد جڑا ہوا ہے۔ وہ چاہے چرن سنگھ ہوں، دیوگوڑا ہوں، وی پی سنگھ ہوں، چندر شیکھر ہوں، نرسمہا راؤ ہوں، اٹل بہاری باجپئی ہوں یا پھر نریندر مودی جی۔ پروٹوکول کو اگر پرائم منسٹر کہتے ہیں تو ان کے باوقار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

اس بحث سے ایک چیز واضح ہے کہ آزادی کے ان پچھتر سالوں میں ہر حکومت اور ہر حکمران نے اپنی سیاسی ترجیحات اور سیاسی مفادات کو آگے بڑھانے اور اقتدار میں بنے رہنے کے لیے دستور میں ترمیمات کیں ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ بعض ترمیمات ایسی ہیں جن کو ترمیم کہنا غلط ہوگا بلکہ اس کو دستور کا مثلہ کرنا کہا جائے گا یعنی اس کی ناک کاٹ کر اس کی صورت بگاڑنے کی کوشش ہے۔ ہمارے پردھان منتری نے آرٹیکل 370 کا ذکر کیا اور سینہ ٹھوک کر کہا کہ ہم نے راشٹر یہت میں یہ کام کیا ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمارے سمویدھان میں کچھ ایسے بھی کلاز ہیں جو راشٹر یہت کے خلاف ہیں۔ ایسی صورت میں اس سمویدھان کی پوری اسکروٹنی ہونی چاہیے کہ کیا چیز اس میں راشٹر یہت کے مطابق ہے اور کیا نہیں ہے۔ کیا جموں کشمیر سے 370 ہٹانے کا مطلب اس کو دو حصوں میں بانٹنا اور اس کے ریاست کے درجہ کو ختم کر کے اس کو علاقہ زیر مرکز بنا دینا یہ بھارت کے فیڈرل اسٹرکچر کو کمزور کرنا ہے یا اس کو مضبوط کرنا ہے۔ ابھی تک یہ ہوتا رہا تھا کہ جو علاقہ زیر مرکز تھے ان کو باضابطہ ریاست بنایا گیا۔ دیس میں پہلی بار الٹی گنگا بہائی گئی کہ جموں و کشمیر کے لوگوں کو ذلیل کرنے کے لیے ان کے ریاست کے درجہ کو گھٹا دیا گیا اور سپریم کورٹ نے بھی اس پر مہر لگادی۔ بھلا ہو سپریم کورٹ کا کہ اس نے Basic Structure میں کسی تبدیلی کی اجازت نہیں دی ہے جبکہ موجودہ حکومت مسلسل اس کو بدلنا چاہتی ہے۔ ون نیشن اور ون الیکشن کی بات بیسک اسٹرکچر پر ایک بڑا حملہ ہے۔ بھارتیہ سمویدھان کب تک اپنی موجودہ صورت میں بنا رہے گا یہ کہنا مشکل ہے۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ایک نہ ایک دن دیش کو یہ منحوس خبر سننی پڑے گی کہ بھارتیہ سمویدھان کا دیہانت ہو گیا ہے۔ اس کے لیے دیش کے لوگوں کو تیار رہنا ہے۔ سمویدھان کی موریلٹی تو کب کی ختم ہو گئی ہے جن کے ہاتھوں میں دیش کی ستا ہے وہ ان کھوکھلے الفاظ کو بھی بدل دیں گے اس کے آثار واضح ہیں۔ جموں و کشمیر کو یونین ٹیریٹری بنانے کا مقصد اگر وہاں ایک چنی ہوئی سرکار بنائی بھی جاتی ہے تو قوی امکان ہے کہ یا تو حکومت نیشنل کانفرنس یا پی ڈی پی کی ہوگی لہٰذا حکومت کے تمام انتظامی اختیارات حکومت ہند اور ایل جی کے ہاتھوں میں ہوں گے اور ایک لولی لنگڑی سرکار جمہوریت کے نام پر چلائی جائے گی۔ حکومت ہند نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ وقت آنے پر جموں و کشمیر کی ریاست کا درجہ بحال کر دے گی۔ مگر میرا خیال ہے کہ مودی حکومت اس کو بحال نہیں کرے گی۔ بہر حال یہ حکومت ہند اور کشمیر کا مسئلہ ہے۔ یہ نیشنل ایشو ہے اس کو کیولن اینگل سے دیکھنا صحیح نہیں ہے تاہم حکومت اس کو بھی کیولن انگل سے نہیں دیکھتی ہے۔ مجھے ایک سوال کا جواب نہیں ملا۔ جب نظام حیدرآباد اور نواب جونا گڑھ نے بھارت میں الحاق کرنے سے انکار کر دیا تو ان پر پولیس ایکشن ہوا اور باضابطہ طاقت کا استعمال کر کے ان ریاستوں کا بھارت میں الحاق کر دیا گیا جس کی وجہ سے سردار پٹیل لوہ پرش کہلائے۔ مگر جب مہاراجہ کشمیر ہری سنگھ نے بھارت میں الحاق سے انکار کر دیا تو اس وقت فوجی ایکشن کیوں نہیں ہوا۔ اگر یہ ایکشن بر وقت ہوا ہوتا تو بھارت کو قبائلی حملوں کی وجہ سے آدھا کشمیر گنوانا نہیں پڑتا۔ کیا اس کے پیچھے سردار پٹیل کا دوہرا معیار تھا یا کچھ اور۔ جو لوگ کشمیر معاملات کے زیادہ جانکار ہیں وہ اگر ملک کو اس مسئلہ پر صحیح رہنمائی کریں تو یہ ایک بڑی خدمت ہوگی۔ دستور پر بحث کے دوران دوسری بات جو بہت واضح طور پر اور کھلے الفاظ میں ابھر کر سامنے آئی کہ بھارت سرکار کے پاس ملک کے ہر طبقہ اور خطہ کے لیے کچھ نہ کچھ اسکیم ہے اور وہ صحیح معنوں میں ان کی بھلائی اور اتھان کے لیے کام کرنا چاہتی ہے لیکن نہیں ہے تو مسلمانوں کے لیے نہیں کیونکہ بھارت کا سمویدھان دھرم کے نام پر آرکچھن یا اور کوئی لابھ دینے سے روکتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہندو دھرم اور دیش کے اور دھرموں نے ناستکتا کا چولا پہن لیا ہے اس لیے ان کا دھرم ان کی آستھا کسی سرکاری یوجنا سے لابھ اٹھانے یا ان کے لیے کوئی یوجنا بنانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ آپ نے بہار کے ایک جے ڈی یو ایم پی کا ایک بیان سنا ہوگا کہ وہ مسلمانوں اور یادوں کا کام نہیں کریں گے۔ ایک منسٹر صاحب ہیں مودی کیبنٹ میں وہ بھی جے ڈی یو سے ہی تعلق رکھتے ہیں انھوں نے بھی مسلمانوں کے ایک ڈیلیگیشن سے صاف صاف کہا کہ مسلمانوں نے ووٹ نہیں دیا اس لیے ان کی وقف ایکٹ میں حمایت نہیں کی جائے گی۔ یوگی آدتیہ ناتھ، آسام کے چیف منسٹر بسو سرما، اتراکھنڈ کے دھامی اور ایم پی کے چیف منسٹر کوئی ایک کا بدلہ دس سے، کوئی ان کو دیس نکالا کر کے، کوئی یونی فورم سول کوڈ لا کر اور کوئی چھاتی پر پاؤں رکھ کر اپنی بات منوانے کی دھمکی دے رہا ہے۔ مہاراشٹر کے مکھیہ منتری شری دیویندر فرنویس نے صاف صاف کہا کہ میں مسلمانوں کے لیے نہ کوئی کام کرتا ہوں اور نہ کروں گا۔ کہنے کا مطلب صاف ہے کہ بھارت سرکار کے پاس مسلمانوں کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ آپ نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو دیکھا ہوگا کہ کچھ لوگ کھانا بانٹ رہے تھے اس لائن میں ایک مسلمان عورت بھی تھی اس سے کہا گیا کہ وہ جے شری رام بولے تبھی اس کو کھانا ملے گا۔ اس نے انکار کیا تو اس کو کھانا نہیں دیا گیا۔ یہی اس وقت کی سرکاری پالیسی ہے۔ میں مرکزی اور تمام ریاستی سرکاروں سے گزارش کرتا ہوں کہ ایک مہربانی کریں ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دیں۔ ہمیں آپ سے کچھ نہیں چاہیے۔

9934700848 :

دستوری ترامیم سے ملک و قوم کی ترقی

پی چدمبرم

ہم نے 26 نومبر 2024 کو دستور ہند کو اپنانے کی 75 ویں سالگرہ منائی۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) نے معمول سے ہٹ کر "ہمارے ملک کے آئین کے 75 سالہ سفر کی یادیں تازہ کی۔ لوک سبھا میں دو دن اور راجیہ سبھا میں دو دنوں تک دستور ہند کے بارے میں مباحث ہوئے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اس موضوع پر اچھی تقاریر بھی ہوئی اور برے خطابات بھی ارکان اور عوام کو برداشت کرنی پڑی، تاہم دستور کے بارے میں کوئی ایسی پر جوش اور ولولہ انگیز تقریر نہیں کی گئی جسے آئندہ 75 سال تک یاد رکھا جا سکے۔ جس طرح 14-15 اگست 1947 کو ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو "تقدیر کے ساتھ کوشش" یا پھر معمار دستور بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کی، عوام کے ذریعہ حکومت کے زیر عنوان 25 نومبر کو دستور ساز اسمبلی میں خطاب کیا تھا۔ پنڈت نہرو اور ڈاکٹر بابا صاحب بھیم راو امبیڈکر نے "عوام کے ذریعہ حکومت" کی وہ تقاریر آج بھی لوگوں کے ذہنوں میں تازہ ہیں۔ ہماری نئی نسل بھی اس بارے میں جانتی ہے۔ 75 سال قبل کانگریس پارٹی دستور ساز اسمبلی کے مباحثوں کے پیچھے کارفرما محرک تھی۔ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے کانگریس کا دستور ساز اسمبلی میں نظم و ضبط اور ڈسپلن لانے والی پارٹی کی حیثیت سے حوالہ دیا تھا۔ آج کانگریس لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھی ہے، یہ اگرچہ قسمت کی ایک تکلیف دہ تبدیلی ہے لیکن نا قابل واپسی نہیں (ویسے بھی دولت اور اقتدار منتقل ہوتے رہتے ہیں اور یہی قانونِ فطرت ہے۔ کبھی کسی کے پاس تو کبھی کسی کے پاس ہوتے ہیں)

جب ہم مخالف کانگریس سیاسی اتحادوں یا محاذوں بالخصوص بی جے پی اور دائیں بازو عناصر کے اتحاد کا تصور کریں تو یہ لوگ ہمیشہ کانگریس پر جون 1975 تا مارچ 1977 کے دوران ملک میں نافذ کردہ ایمرجنسی کیلئے تنقید کرتے ہیں اور ان کا الزام ہوتا ہے کہ اس مدت میں کانگریس حکومت نے شہریوں کے بنیادی حقوق معطل کر دیے تھے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ایمرجنسی کا دور کانگریس کی 139 سالہ تاریخ کا ایک ناگوار باب تھا لیکن اندرا گاندھی نے اس کیلئے نہ صرف قوم سے معذرت خواہی کی بلکہ اس بات کا عہد کیا کہ ملک میں ایمرجنسی پھر کبھی نہیں دہرائی جائے گی۔ یعنی ہندوستان میں ایمرجنسی دوبارہ نافذ نہیں کی جائے گی۔ اندرا گاندھی نے پورے خلوص نیت کے ساتھ عوام سے معذرت خواہی کی اور عوام نے ان کی معذرت خواہی کو قبول کرتے ہوئے ان کے حق میں اپنے ووٹ استعمال کئے۔ اس طرح 1977ء میں کانگریس شاندار اکثریت کے ساتھ اقتدار میں واپس آئی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دستور کی تیاری اور اسے مستحکم بنانے میں کانگریس کا کوئی تعاون نہیں ہے؟ کیوں نہیں! ضرور ہے۔ دستور کی دفعہ 368 پارلیمنٹ کو دستور میں ترمیم کا اختیار اور حق دیتی ہے کیونکہ ایک ملک اور ایک قوم مختلف مراحل میں مختلف قسم کے نشیب و فراز سے گزرتے ہیں کیونکہ قوم کو نئے خطرات اور مواقع کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس لئے کہ دستور کی تشریح اور از سر نو تشریح یا وضاحت مقدمہ کی سماعت کرنے والے ججس کرتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ہمارا آئین یا دستور ایک زندہ دستاویز ہے جسے قوم کی بدلتی ہوئی زندگی کے مطابق ڈھالا جاتا ہے یعنی دستور کو قوم کی ضرورتوں، اس کی سہولتوں اور ملک کی ترقی و عوام کی خوشحالی کے عین مطابق ڈھالا جاتا ہے۔

ترامیم دستور کو استحکام بخشتے ہیں، اگر راقم الحروف دستور پر پارلیمنٹ میں ہوئے مباحث میں اظہار خیال کرتا تو مجھے کانگریس حکومتوں کی جانب سے دستور میں کی گئیں کچھ ترامیم ضرور یاد آتی۔ میرے خیال میں یہ وہ ترامیم تھیں جنہوں نے حقیقت میں ہمارے دستور کو مضبوط و مستحکم کیا اور دستور کی تمہید میں اعلیٰ اہداف کو آگے بڑھایا، خاص طور پر سماجی اقتصادی اور سیاسی انصاف اور مساوات (رتبہ اور موقع کی مساوات) کو آگے بڑھایا اسے فروغ دیا۔ دستوری (پہلی ترمیم) ایکٹ 1951 اصل میں ایک بنیادی قانون سازی تھی۔ پہلی ترمیم نے دفعہ 31A اور دفعہ 318 کو شامل کیا۔ اس طرح اس ترمیم نے جابرانہ جاگیردارانہ اور نظام زمینداری کے خاتمہ کی راہ ہموار کی، ساتھ ہی لاکھوں کسانوں اور زرعی مزدوروں کی آزادی کا باعث بنی۔ اس ترمیم نے اصلاحات اراضیات اور اراضیات کی تقسیم میں سہولت فراہم کی۔ آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ دستور کی پہلی ترمیم نے کسی بھی تجارت، صنعت کاروبار یا خدمات کو شہریوں سے جوڑنے کیلئے چاہے وہ جموعی طور پر ہو یا مکمل طور پر اہم کردار ادا کیا اور اس (پبلک سیکٹر) کیلئے قانونی بنیاد فراہم کی۔ دستوری (42 ویں ترمیم) ایکٹ 1976 نے بھی دستور میں کئی تبدیلیاں لائیں لیکن اس کے ذریعہ جو تبدیلیاں کی گئیں، ان میں دفعہ A-39 اور دفعہ A-48 کو یاد رکھا جائے گا۔ اسی طرح دستوری (52 ویں ترمیم) ایکٹ 1985 بھی اہم رہا جس نے دستور کے دسویں شیڈول کو متعارف کروایا اور یہ شیڈول انحراف (آیا رام گیا رام) کے مسئلہ سے نمٹنے کی پہلی کوشش تھی، اس کے علاوہ دستوری (73 ویں ترمیم) ایکٹ 1992 (74 ویں ترمیم) ایکٹ 1992 بھی اہم رہے۔

☆☆☆

(سابق مرکزی وزیر داخلہ و فینانس)

شیکھر یادو: شیر کی کھال میں بکری

ڈاکٹر سلیم خان

8 ر دسمبر کو ہندوستان کی عدلیہ کی پیشانی پر لگنے والا کلنک صدیوں تک نہیں مٹ سکے گا۔ اس دن پریاگ راج میں وشو ہندو پریشد کے قانونی شعبے کی تقریب میں موجود جج کی شرکت اور خطاب اپنے آپ میں ایک شرمناک واردات تھی۔ اس پر انہوں نے جو کہا وہ کریلا نیم چڑھا ہو گیا۔ شیکھر یادو نے کمال ڈھٹائی سے کہا کہ ہندوستان صرف "اکثریت" کی خواہشات کے مطابق کام کرے گا۔ ایسا ہو تو رہا ہے لیکن اس کا اعتراف کرنے میں لوگ شرم محسوس کرتے ہیں۔ یادو جی تو بالکل برہنہ ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کے حوالے سے ایسے قابل اعتراض تبصرے کیے کہ وی ایچ پی والے بھی شرمندہ ہو گئے۔ اب تو یتی نرسنگھانند اور یوگی ادیتیہ ناتھ کے علاوہ کوئی بھی شیکھر یادو کے دائیں بائیں کھڑا نہیں ہے۔ یادو جی کو "یکساں سول کوڈ: ایک آئینی ضرورت" پر بولنے کے لیے بلایا گیا تو 2026 میں ریٹائر ہونے کے بعد بی جے پی کے ٹکٹ کی خاطر ہاتھ پیر مارنے لگے اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے متنازعہ اصطلاح "کٹھ ملا" کے استعمال سے بھی گریز نہیں کیا۔

جسٹس شیکھر یادو کی بات مان کر ملک اکثریت کی خواہشات کے مطابق ملک چلایا جائے تو ہر قضیہ چکانے کی خاطر استصواب کرانا کافی ہے۔ ایسے میں نہ کسی یکساں سیول کوڈ یا پرسنل لاء کی ضرورت اور نہ عدالت و جج کی حاجت باقی رہے گی۔ ہر مسئلہ پر لوگ آن لائن اپنی رائے دے دیا کریں اور فیصلہ چکا دیا جائے۔ مثلاً ایوان پارلیمان میں 'ون نیشن ون الیکشن' پر بحث و مباحثے کے بجائے عوام سے پوچھ کر فیصلہ کر لیا جائے۔ اس سے آگے بڑھ کر گوتم اڈانی بدعنوانی کی بابت فیصلہ کرنے کے لیے عوام سے رائے طلب کی جائے اور اگر اکثریت یہ کہتی ہے کہ وہ کرپٹ ہے تو اس کی جائیداد کو سرکاری خزانے میں ڈال کر اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیج دیا جائے ورنہ الزام لگانے والوں کو پھانسی دے دی جائے۔ پچھلے گیارہ سال میں للت مودی اور نیرو مودی کو واپس لانے میں ناکام سرکار بھلا اڈانی کو کیا گرفتار کرے گی مگر جسٹس شیکھر یادو کے نفرت انگیز بیان کی وجہ سے جیل بھیجے جانے کا قوی امکان ہے۔

مسلمانوں کے عائلی مسائل پر تنقید کرتے ہوئے یادو نے سوال کیا کہ جب بچوں کے سامنے بچپن سے ہی جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے تو وہ کیسے مہربان اور روادار بن سکتے ہیں؟ یہ بیان اس وقت دیا گیا جب اتر پردیش کے اندر علیتا سنگھانیا کی سفاکی کے سبب اس کا شوہر اتل سبھاش مودی خودکشی کر رہا تھا۔ کاش کے یادو جی اپنے گریبان میں جھانکتے تو ان کی عقل ٹھکانے آجاتی۔ مسلمانوں پر تعدد ازدواج کا الزام رکھنے والے شیکھر یادو بھول گئے کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس کی شرح ہندوؤں میں زیادہ ہے۔ ہندو سماج میں یک زوجگی کی روایت پر لن ترانی کرنے والے شیکھر یادو بھول گئے راجہ دشرتھ نے چار عدد شادیاں کی تھیں اور دروپدی کے پانچ شوہر تھے۔ تین طلاق کی مخالفت میں جدائی کو مشکل بنانے کے سبب ایک عورت گجرات میں شادی کے 6 ر ماہ بعد طلاق کے ساتھ 500 کروڑ کا مطالبہ کرتی ہے اور ان کے جیسا جج نے 12 کروڑ دلواتا ہے۔

شیکھر کمار یادو کی متنازعہ تقریر پر سپریم کورٹ نے مواخذہ شروع کیا تو اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ آدتیہ ناتھ نے ان کا دفاع کر کے اپنی بے عزتی کروالی۔ یوگی نے حزب اختلاف کے رہنماؤں پر الزام لگایا کہ وہ جسٹس یادو کو ہٹانے کا مطالبہ کر کے آئین کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آئین کے بجائے اکثریت کی مرضی سے فیصلے کرنے کے قائل کو ہٹانا آئین کے خلاف کیسے ہو گیا؟ یہ تو یوگی بابا ہی بتا سکتے ہیں جن کو نہیں معلوم کہ شیکھر یادو نے جج کے طرز عمل 1997 میں سپریم کورٹ کے اختیار کردہ ضابطہ اخلاق اور عدالتی زندگی کی اقدار کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس میں ہدایت کی گئی ہے کہ ججوں کو غیر جانبداری برقرار رکھتے ہوئے ایسے طرز عمل سے گریز کرنا چاہیے جس سے عدالتی اداروں پر عوام کا اعتماد ختم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ معروف وکیل پرشانت بھوشن نے سی جے اے سے جسٹس یادو کو مختص عدالتی کام کو فوری طور پر معطل کر کے ان کے طرز عمل کی تحققیات کے لیے ایک ان ہاؤس کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ کر دیا۔

کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسٹ) کی رہنما برندا کرات نے سی جے آئی کو یہاں تک لکھ دیا کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج کی تقریر ان کے حلف کی خلاف ورزی ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے انصاف کی عدالت میں کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ انہیں آگے بڑھ کر یہ بھی کہنا چاہیے تھا ایسے لوگوں کو جیل میں ہونا چاہیے۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے بھی الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شیکھر کمار یادو کی وشو ہندو پریشد کی میٹنگ میں شرکت اور تقریر پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے لکھا کہ "وی ایچ پی پر کئی مواقع پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ یہ آر ایس ایس سے منسلک ہے، ایک ایسی تنظیم جس پر ولبھ بھائی پٹیل نے 'نفرت اور تشدد کی طاقت' ہونے کی وجہ سے پابندی عائد کی تھی۔ ہندوستان کا آئین عدالتی آزادی اور غیر جانبداری کا تقاضا کرتا ہے۔" موصوف نے کہا، "بھارت کا آئین اکثریتی نہیں بلکہ جمہوری ہے۔ جمہوریت میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہے۔"

سپریم کورٹ نے ان بیانات کے پیش نظر جسٹس یادو کے متنازعہ بیان پر از خود نوٹس لے کر ہائی کورٹ سے تفصیلات اور وضاحتیں طلب کر لیں نیز چیف جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی کالجیم کے سامنے حاضری کا حکم دے دیا۔ راجیہ سبھا میں 55 ر ارکان پارلیمنٹ کے دستخط سمیت اپوزیشن پارٹیوں نے مواخذے کا نوٹس دے دیا۔ جسٹس یادو جب چہار جانب سے گھر گئے ہیں اور ان کی ملازمت پر تلوار لٹکنے لگی تو گھبرا کر لنگڑے لولے جواز دینے لگے۔ اس باوجود مدعی ست گواہ چست کی مصداق یوگی نے کہہ دیا "جو بھی سچ بولتا ہے، یہ لوگ (اپوزیشن) اسے تحریک مواخذہ سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے بعد آئین کی بات بھی کرتے ہیں۔ ان کا دوہرا معیار تو دیکھو۔" یہ دراصل اپوزیشن کی نہیں بلکہ خود ان کی منافقت ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح ایک اقتدار کا بھوگی بھگوا چولا اوڑھ کر یوگی بن جاتا ہے۔

یوگی کی حمایت جسٹس یادو کو جوابدہی سے نہیں بچا سکے گی کیونکہ اب تک کی روایت کے مطابق متنازع معاملے میں جب سپریم کورٹ کی کالجیم ہائی کورٹ سے کسی جج کے خلاف رپورٹ طلب کرتی ہے تو اس کو ذاتی طور پر حاضر ہو کر اپنا موقف پیش کرنا لازم ہوتا ہے۔ جسٹس شیکھر یادو کی بھی طلبی اور سرزنش دونوں ہوئی؟ سی جے آئی سنجیو کھنہ کی قیادت میں پانچ ججوں کے کالجیم نے ان سے کم از کم 45 منٹ تک استفسار کیا اور پھر سے بلایا جائے گا۔ اس دوران انہیں اپنے آئینی عہدے کے وقار کو برقرار رکھنے اور عوامی تقریر کرتے وقت محتاط برتنے کا مشورہ بھی دیا گیا۔ جسٹس شیکھر یادو نے کالجیم کے سامنے اپنی تقریر کے مقصد، معنیٰ اور سیاق و سباق کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے میڈیا پر الزام لگایا کہ اس نے غیر ضروری تنازعہ کھڑا کرنے کے لیے ان کی تقریر کے منتخب اقتباسات پیش کیے ہیں۔ اس طرح شیر کی کھال سے بکری باہر آ کر ممیانے لگی۔

جسٹس یادو میں اگر ہمت ہوتی تو کہہ دیتے کہ میں اپنے موقف پر قائم ہوں۔ غیرت ہوتی تو استعفیٰ دے مارتے۔ اس طرح بی جے پی انہیں 2027 میں ٹکٹ دے کر کامیاب کروا دیتی لیکن انہیں تو اب ہندوؤں میں بھی کچھ ملے دکھائی دینے لگے مگر کالجیم نے اس وضاحت سے اتفاق نہیں کیا۔ عدالت عظمیٰ کے کالجیم نے جب کہا کہ آئینی عہدہ پر فائز، ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے جج کے طرز عمل، برتاؤ اور تقریر کی مسلسل نگرانی کی جاتی ہے تو یادو جی ہوش ٹھکانے آئے۔ ان سے توقع کی گئی کہ وہ اعلیٰ عہدے کے وقار کو برقرار رکھیں۔ ایسے میں وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ گنیش کی آرتی کرنے والے سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے جسٹس شیکھر کمار یادو کے بارے میں ایک بڑا انکشاف کر کے ان کی پیٹھ میں ترشول بھونک دیا۔

سابق چیف جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ وہ شروع سے ہی جسٹس شیکھر یادو کی تقرری کے خلاف ہیں۔ انہوں نے اس کے لیے اس وقت کے چیف جسٹس جے آئی رنجن گوگوئی کی سربراہی والی کالجیم کو خط لکھ کر سختی سے مخالفت کی تھی۔ جسٹس شیکھر یادو کے حالیہ متنازعہ بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے چندر چوڑ نے کہا کہ ایک موجودہ جج کو عدالت کے اندر یا باہر ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ جج کے بیان سے ایسا پیغام نہیں جانا چاہیے کہ عدلیہ کو جانبدار سمجھا جائے۔ یہ بیان وہ شخص دے رہا ہے جس نے بابری مسجد کے قضیہ پر نہایت جانبدارانہ فیصلہ کیا۔ سابق سی جے آئی نے تبدیلیٔ مذہب کو نہ روکنے کی صورت میں اکثریتی آبادی کے اقلیت میں آجانے کی دلیل مسترد کر دی۔ انہوں نے نصیحت کی کہ عدالت کو کسی برادری کے خلاف متعصب نہیں ہونا چاہیے لیکن وہ نہیں جانتے کہ شیکھر اور یوگی جیسے لوگوں کے لیے اقبال نے کیا کہا ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل سائٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

نئے سال پر گزرے ہوئے ایام کا محاسبہ سب سے اہم

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

چند دنوں بعد انگریزی سال عیسوی کا نیا سال 2025 آنے والا ہے۔ تمام مذاہب اور قوموں میں تیوہار اور خوشیاں منانے کے مختلف طریقے ہیں۔ ہر ایک تیوہار کا کوئی نہ کوئی پس منظر ہے اور ہر تیوہار کوئی نہ کوئی پیغام دے کر جاتا ہے، جن سے نیکیوں کی ترغیب ملتی ہے اور برائیوں کو ختم کرنے کی دعوت ملتی ہے۔ لیکن لوگوں میں بگاڑ آنے کی وجہ سے ان میں ایسی بدعات وخرافات بھی شامل کردی جاتی ہیں کہ ان کا اصل مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔ جیسے جیسے دنیا ترقی کی منازل طے کرتی گئی اور مہذب ہوتی گئی انسانوں نے کلچر اور آرٹ کے نام پر نئے جشن اور تیوہار وضع کیے انھیں میں سے ایک نئے سال کا جشن ہے۔ دراصل یہ نئے سال کا جشن عیسائیوں کا ایجاد کیا ہوا ہے، عیسائیوں میں قدیم زمانے سے نئے سال کے موقع پر جشن منانے کی روایت چلی آرہی ہے 31 دسمبر کی رات میں 12 بجنے کا انتظار کیا جاتا ہے اور 12 بجتے ہی ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاتی ہے، کیک کاٹا جاتا ہے، ہر طرف 'ہیپی نیو ئیر' کی صدا گونجتی ہے، آتش بازیاں کی جاتی ہیں اور مختلف نائٹ کلبوں میں تفریحی پروگرام رکھا جاتا ہے، جس میں شراب وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ہم نئے سال کی آمد پر جشن مناتے ہیں کیا ہم کو یہ معلوم نہیں کہ اس نئے سال کی آمد پر ہماری زندگی کا ایک برس کم ہوگیا ہے، زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک بیش قیمتی نعمت ہے اور نعمت کے کم ہونے پر خوشی نہیں منائی جاتی۔ بلکہ افسوس کیا جاتا ہے۔ نیا سال ہمیں دینی اور دنیوی دونوں میدانوں میں اپنا محاسبہ کرنے کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ ہماری زندگی کا جو ایک سال کم ہوگیا ہے اس میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا؟ خلاصہ یہ ہے کہ ہر نیا سال خوشی کے بجائے ایک حقیقی انسان کو بے چین کر دیتا ہے۔ اس لیے کہ اس کو اس بات کا احساس ہوتا ہے میری عمر رفتہ رفتہ کم ہو رہی ہے اور برف کی طرح پگھل رہی ہے۔ وہ کس بات پر خوشی منائے؟ بلکہ اس سے پہلے کہ زندگی کا سورج ہمیشہ کیلئے غروب ہوجائے کچھ کر لینے کی تمنا اس کو بے قرار کر دیتی ہے اس کے پاس وقت کم اور کام زیادہ ہوتا ہے۔ ہمارے لیے نیا سال وقتی لذت یا خوشی کا وقت نہیں بلکہ گزرتے ہوئے وقت کی قدر کرتے ہوئے آنے والے لحات زندگی کا صحیح استعمال کرنے کے عزم وارادے کا موقع ہے اور از سر نو عزائم کو بلند کرنے اور حوصلوں کو پروان چڑھانے کا وقت ہے۔ ساتھ ساتھ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو ایک اہم امر کی طرف

بھی متوجہ کریں کہ ہمارا نیا سال جنوری سے نہیں۔ بلکہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے جو ہو چکا ہے اور ہم میں سے اکثروں کو اس کا علم بھی نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قمری اور ہجری سال کی حفاظت کریں اور اپنے امور اسی تاریخ سے انجام دیں اس لیے کہ ہماری تاریخ یہی ہے چونکہ ہر قوم اپنی تاریخ کو کسی خاص واقعے سے مقرر کرتی ہے اس لیے ہم نے نے اپنی تاریخ کو خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں حضرت علی المرتضیٰ کے مشورے سے واقعہ ہجرت سے مقرر کیا۔ ہمیں ہجری سن دوسرے مروجہ سنوں سے بہت سی باتوں میں منفرد نظر آتا ہے ہجری سال کی ابتدا چاند سے کی گئی اور اسلامی مہینوں کا تعلق چاند سے جوڑا گیا تا کہ چاند کو دیکھ کر ہر علاقے کے لوگ خواہ پہاڑوں میں رہتے ہوں یا جنگلوں میں، شہروں میں بستے ہوں یا دیہاتوں میں۔ نیز دور دراز جزیروں میں رہنے والے حضرات بھی چاند دیکھ کر اپنے معاملات بہ آسانی طے کرسکیں اور انھیں کسی طرح کی کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ نہ اس میں کسی کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے اور نہ کسی مادی سبب کی احتیاج ہے۔

عیسوی سال کے اختتام اور نئے سال کے آغاز میں عموماً ہم مشاہدہ کریں گے کہ دنیا کے بیشتر ممالک میں نئے سال کا جشن بڑے ہی جوش وخروش اور دھوم دھام کے ساتھ منایا جائے گا ہمارے ملک ہندوستان میں بھی بہت سارے افراد بالخصوص نوجوان نئے سال کی آمد کے خوشی میں جشن منائیں گے، پٹاخے داغیں گے، آتش بازی کریں گے، گھروں میں قمقمے جلائیں گے، ایک دوسرے کو بڑی گرم جوشی کے ساتھ مبارکبادی پیش کریں گے، نام نہاد عاشق اپنی معشوقہ کو گریٹنگ کارڈ کا ہدیہ دیں گے اور یوں اپنے روپے پیسوں کو بے تحاشا رائیگاں کیا جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ ہماری زندگی سے ایک سال کی اور کمی ہوجائے گی اور ہم موت سے مزید قریب ہوجائیں گے پھر یہ جشن کیسا؟ یہ خوشی کیسی؟ ہمیں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا کہ ہم پٹاخے داغ کر دوسروں کو کس قدر نقصان پہنچاتے ہیں، بوڑھے اور دائمی مریضوں کے سکون کو کس طرح غارت کرتے ہیں، ساتھ ہی فضائی آلودگی میں اضافہ کرکے ماحول کو پراگندہ اور تعفن زدہ کرتے ہیں، جس سے نہ جانے کتنی قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچائے۔

رابطہ نمبر 8175818019

آنجہانی وزیراعظم اٹل بہاری باجپئی: بحیثیت شاعر

محمد قمر خاں

اٹل بہاری کی نڈر اور بے باک شخصیت میں جو ہمت اور مستعدی تازندگی موجود رہی اُسے مدنظر رکھتے ہوئے انہیں متفقہ طور پر ملک کا "لوح پرش" کہا جاتا ہے۔ لہٰذا آج کے دن اسی لوح پرش سے منسوب کرتے ہوئے ہم ان سے جڑے رہ سکتے ہیں ویسے اٹل جی کی پیدائش کرسمس کے روز ۲۵ دسمبر ۱۹۲۴ء کو مدھیہ پردیش کے گوالیر میں ہوئی۔ شروعاتی تعلیم گوالیئر میں ہوئی۔ کانپور سے پالیٹکل سائنس میں پوسٹ گریجویشن کیا جس کے بعد قانون کی ڈگری حاصل کی۔ اٹل جی کو تقریر میں مہارت حاصل تھی یہی وجہ تھی کہ انہیں ادبی اور سیاسی بحث میں انعام واکرم سے اکثر نوازا جایا کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ الہ آباد میں بحث کا ایک مقابلہ منعقد کرایا گیا تھا جہاں ٹرین دیر سے پہنچنے کی وجہ سے اٹل جی تاخیر سے پہنچ پائے چنانچہ مقابلہ ختم ہوگیا۔ ججوں نے اپنا فیصلہ تیار کرلیا تھا مگر سفر سے تھکے ماندے اٹل جی جلدی سے اسٹیج پر پہنچ گئے اور بولنے لگے۔ انہوں نے تاخیر کی وجہ بتا کر معافی مانگی اور متعلقہ موضوع پر ایک خوبصورت تقریر کی۔ ان کی تقریر اس قدر پُراثر اور موضوع کے عین مطابق تھی کہ وہ سامعین میں چھا گئے اس طرح جج صاحبان کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنا پڑگیا۔ اٹل جی اس مقابلہ میں اول رہے اور بمطابق اعزاز بھی حاصل کیا۔ قابل ذکر ہے کہ اس مقابلہ کے ججوں میں ڈاکٹر ہری ونش رائے بچن بھی شامل تھے (حوالہ: کتاب اٹل بہاری باجپئی کی نظمیں ۱۹۹۸ صفحہ ۱۲)

اٹل جی کی جو نظمیں شائع ہوئیں انہیں پورے ملک میں پسند کیا گیا۔ خصوصاً بنارسی داس چترویدی، چیلاپتی راؤ، امرت لال ناگر، یش پال، رام کمار ورما، سوریہ کانت ترپاٹھی، مہادیوی ورما جیسے اُس دور کے اہم اور قابل ادیبوں، صحافیوں اور شعراء نے اٹل جی کی کویتاؤں اور شاعری کو سراہا۔ اٹل جی

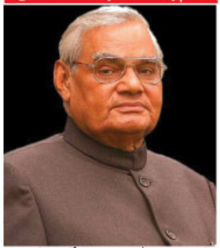

کی نظموں کا مجموعہ "اٹل بہاری باجپئی کی نظمیں" ٹائٹل کے تحت ۱۹۹۰ء میں اردو اکادمی دہلی نے شائع کیا۔ اس مجموعہ کے "حرف آغاز" کے طور پر اردو کے مشہور شاعر مخمور سعیدی نے لکھا ہے: "جناب اٹل بہاری باجپئی ملک کے صف اول کے سیاسی رہنما ہونے کے علاوہ ہندی کے بلند پایہ شاعر بھی ہیں۔ کچھ مدت پہلے ان کی منتخب نظموں کا ایک مجموعہ دیوناگری میں شائع ہوا تھا۔ اور ملک اور بیرون ملک کے ہندی حلقوں میں اس کی دھوم مچ گئی تھی۔ اب یہی نظمیں جو اٹل جی کی شاعرانہ شخصیت کے گوناگوں پہلوؤں کی نمائندگی کرتی ہیں اور ان کے ذہنی اور جذباتی رویّوں کی ترجمان ہیں۔ اردو رسم الخط میں شائع کی جارہی ہیں (حوالہ "اٹل بہاری کی نظمیں")۔ اُن کی "کاویہ رچناؤں، میں ایک نظم" امن اور شانتی" میں ان کے جذبات خاص کر قابل غور ہیں۔ انہوں نے تمام جنگوں کے علاوہ پاکستان اور چین کے ساتھ بھی جنگ کو ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ جنگ کے خلاف رہے۔ ان کی سوچ تھی کہ بھارت ایک امن پسند ملک ہے۔ امن پر اپنے نظریہ کی وجہ سے ہی انہوں نے پاکستان کا دورہ بھی کیا تھا۔ مگر اس دورے کے فوراً بعد بھارت اور پاکستان کے درمیان کارگل جنگ ہوئی۔

اٹل جی کو جنگ سے نفرت اور امن سے محبت تھی کیوں کہ امن میں ہی انسانیت پھلتی پھولتی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی نظم "جنگ نہ ہونے دیں گے" میں امن کا پجاری ہونے کی بات صاف الفاظ میں کہی ہے۔ لہٰذا گذشتہ جنگوں کے دوران پوری دنیا میں جو تباہی ہوئی۔ کھیتوں اور کھلیانوں میں انسانی لاشوں کی فصل جس طرح کاٹی گئی اور ایٹم بم سے ناگاساکی جس طرح جھلسا وہ اس کے سخت مخالف تھے۔ انہوں نے ایک ایسی دنیا کا خواب دیکھا جہاں جنگ کبھی نہ ہو اور صرف امن قائم رہے۔ اٹل جی کے کچھ ایسے ہی جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں ان کے مندرجہ ذیل اشعار:

ہم جنگ نہ ہونے دیں
وشوشانتی کے ہم سادھک ہیں جنگ نہ ہونے دیں گے
کبھی نہ کھیتوں میں خونی کھاد پھیلے گی
کھلیانوں میں نہیں موت کی پھسل کھلے گی
آسمان پھر کبھی نہ انگارے اُگلے گی
ایٹم سے ناگاساکی پھر نہیں جلے گی
یدھ وہین وشو کا سپنا بھنگ نہ ہونے دیں گے
ہم جنگ نہ ہونے دیں گے

مختصر یہ کہ اٹل بہاری باجپئی بے حد حساس اور وطن پرست شخص تھے۔ ان کی شاعری کے مطالعہ سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ ان کے یہاں رومانیت اور حب الوطنی دونوں پائی جاتی ہے۔ ان کی شاعری میں انقلابیت کا بول بالا ہے۔ زبان پر انہیں مکمل عبور حاصل ہے۔ ویسے تو ہندوستان میں حب الوطن شعراء کی تعداد اچھی خاصی ہے لیکن بیسویں صدی کی چھٹی دہائی سے لے کر اکیسویں صدی کی پہلی دہائی کے درمیان اٹل جی نے اس ملک کے امن و محبت کے پیغام کو اپنی شاعری کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ان کی پیدائش کے موقع پر لکھنؤ کے کڑیا گھاٹ پر ایک مرتبہ "تہری بھوج" دیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں انہیں خراج عقیدت دیا گیا تھا اس کے علاوہ ان کی یاد میں "کوی سمّیلن" کا اہتمام بھی کیا جا چکا ہے۔ ہم سب ہندوستانی اٹل جی کو بحیثیت شاعر کبھی بھلا نہیں پائیں گے۔

مرزا او بیر لین، لکھنؤ

اساتذہ پر طلباء کے حملے "وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں"

فہیم انساء مہوش

ہر انسان اپنے شعور کو کچھ ضروری قدروں کے ساتھ اول تربیت اور دوم تعلیم کے ذریعہ منسلک پاتا ہے اور انکے اطلاق کی اہمیت سے نفع ونقصان کے ادراک سے معاشرتی اور انفرادی پہلوؤں کو بھی متعین کر لیتا ہے۔ اور اس کا یہ عملی پہلو اسکے کردار کا وصف بن جاتا ہے۔ اور یہی اس کا مجموعی کردار کہلاتا ہے۔ اگر اس میں تعلیم کے جوہر اسکی قدروں کو انسانی اور معاشرتی طور پر کامیاب بناتے ہیں تو یقیناً یہ اقدار روبعمل ہو رہے ہیں ۔کیونک انسان اپنی ظاہری خوبیوں سے نہیں پہچانا جاتا ہے بلک اسکی توصیف، اسکی قدروں اور اسکے مزاج کی خوبصورتی اور کردار سے طے پاتی ہے۔ اگر اسکے تعلیمی اقدار بھلے ہی کسی اعلیٰ ڈگری پر موقوف نا ہو پھر بھی اسکی تعلیم "قدروں" کا اینا ہوتی ہے۔ مگر آج اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم بھی قدروں سے محروم۔۔۔ کردار میں اب اگر تعلیمی اقدار کی بات کریں تو

تعلیمی قدروں کی پامالی سے آج پورا معاشرہ انتشار بے چینی اور کشمکش کا شکار ہے۔ اب تک مغربی ممالک میں اساتذہ پر حملے اور ان کے بداخلاق رویے عام تھے مگر شومیٔ قسمت آج ہمارے پاس بھی اساتذہ کی تزلیل اور ان پر قاتلانہ حملے تمام نظام تعلیم پر سوالیہ نشان چھوڑ رہے ہیں۔ نا صرف طلباء بلک اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد بھی کسی نا کسی طرح تعلیمی اقدار کا اپنی زندگی میں اطلاق کرنے میں شدید ناکام ہو رہے ہیں جس کا مظاہرہ اے دن ہمارے معاشرہ میں خودکشی کی صورت میں نظر آرہا ہے چاہے وہ طلباء ہوں یا تعلیم یافتہ افراد۔۔۔ تعلیم انسان کی طرز فکر کو نامساعد حالات میں بھی سنبھالتی ہے۔ اسے مایوسی، قنوطیت، اور معاملات میں عدم توازن سے، محفوظ رکھتی ہے اور جزباتیت پر عقلیت کو فوقیت دینے کے خودکار نظام کو بحال رکھتی ہے۔ جہاں ذہن انسان کو صحیح راستہ دکھانے پر قادر ہوتا ہے۔ وہیں جزباتیت صبر جیسی عظیم صفت سے آزاد ہوتی ہے۔ اور انسان اپنے ذہنی تناؤ کو زندگی کے خاتمے تک لے جاتا ہے۔ وہ حالات سے لڑنا، اور اپنی صلاحیتوں کو بروے کار لانے کا اعتماد کھو دیتا ہے۔ تعلیم اور تعلیم یافتہ دونوں ہی اقدار سے محروم ہیں۔ قدروں سے محروم سماج، خودشناسی سے محروم ہے حالانکہ یہی اسکی تعلیم کی روح ہوتی ہے۔۔ کیوں؟ اقدار کیوں ضروری ہیں؟ تعلیم برائے روزگار تمام مسایل کا حل ہے یا نہیں؟ غور کریں تو پتا چلتا ہے ک

معاشرے میں ترقی کا گراف مادی طور پر منجملہ تمام اسایشات کے جس طرح پروان چڑھ رہا ہے۔ وہیں جسمانی محنت نا کے برابر ہے اور گھنٹوں کا کام منٹوں میں ختم ہو رہا ہے۔ مسایل کو قبول کرنے انکے حل کرنے کی صلاحیت کم سے کمتر ہوتی جارہی ہے۔ اور اخلاقیات تو آج کوی قدر ہی نہیں رہی۔ اخلاقیات اقداروں کے دایرے سے کب خارج ہوا؟ جب والدین کی نافرمانی کو قبول کرلیا گیا۔ جب بڑوں کا احترام تربیت کے لوازمات سے نکل گیا۔ جب معاشرے میں ایکدوسرے کی خبرگیری، احترام، مدد، اور درمندی کے جزبات کو بے وقوفی سے تعبیر کیا گیا۔ اور ہر غلطی کو بچے ہیں کہ کر چھوڑ دیا گیا، میڈیا کے بے جا استعمال نے گھروں میں تربیت کا وقت چھین لیا اور سمارٹ فونز کا بے جا استعمال نے تربیت پر دیا جانے والے وقت چھین لیا۔ اسلامی طرز فکر اپنانے سے قاصر رہے۔ یہ ترقی وہ ترقی ہے جس نے ذہنوں کی مجموعی فکر کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں دیا۔

تعلیمی قدروں کی پامالی میں

تربیت کے بنیادی اصولوں سے انحراف معاشرے میں آپسی انسانی کرداری صفات کا عملی مظاہرہ نا ہونا، بھی تعلیمی اقدار کے حصول میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔

اس بات سے قطع نظر کے تعلیم کا بنیادی مقصد ذریعہ معاش کا انتخاب ہی ہے۔ بھلے ہی معاشرے میں حیوان جمع ہوجایں انسانوں کا بحران ہو جائے گا۔۔۔ انسانی زندگی صرف علم پر ہی منحصر نہیں ہے بلک نافع علم کا اطلاق۔ معاشرے کے لیے لازم ہے۔ جس کے لیے کسی بھی شخصیت کی جسمانی، عملی، اخلاقی تربیت بھی ضروری ہے۔ تعلیم برائے روزگار مانا ک لازمی ہے لیکن اخلاقی قدروں کے ساتھ کیونکہ انسانیت کے تقاضے صرف اور صرف تعلیمی قدروں کی تکمیل پر ہی منحصر ہیں۔ جگ جگہ ہر اے دن انسانیت کو شرمسار کرنے والے واقعات سوالیہ نشان چھوڑ رہے ہیں ان تمام اہل، ذمے دار افراد کے لیے ک معاشرہ ترقی کے کونسے اصول وضوابط کی پیروی کر رہا ہے جس معاشرے میں اساتذہ کے لیے جان چھڑکنے والی مثالیں ہیں۔۔ آج اساتذہ پر خود قاتلانہ حملے کرر ہے ہیں۔ تعلیمی قدروں کا سمٹ جانا ان کا زوال پانا اور تعلیم محض ذریعہ معاش کی وجہ بننا بڑی غضبناک صورتحال کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ تعلیمی قدریں ہوں تو انفرادی نشونما صحیح سمت جاتی ہیں، تعلیم سماج میں انفرادی وجود کی مثبت حصے داری سے خدمت خلق کی، انسانی احترام کی سوچ کو بھی پروان چڑھاتی ہے۔ اور ایک بہترین شہری بننے کی طرف پہلا قدم بڑھانا سکھاتی ہے۔ سماجی تعلقات میں ہمدردی، احترام، عزت، ومحبت سکھاتی ہے اقدار رویوں اور طرز فکر، طرز عمل کی اصلاح بھی کرتے ہیں ۔اور اسکی بنیاد بھی ذہن کو دیتے ہیں۔ اگر اقدار کرداری صفات سے ہٹ کر مادی طرز فکر کو اپنانے کی طرف موڑ دیا جائے تو وہ تعلیم معاشرے کے لیے امن وامان اور خوش حالی کا باعث نا بن کر سم قاتل بن جاتی ہے جس میں ترقی تو ہوتی ہے لیکن انسانیت دم توڑ دیتی ہے۔ تمام محرومیاں کہیں نا کہیں گزرتے دور کی اور قدروں کی پامالی کا احساس دلا رہی ہیں۔ تربیت کی پیچیدگیاں نا صرف گھروں میں بلک مدارس میں بھی اپنا اثر دکھا رہی ہیں۔ والدین اور اساتذہ نت نیے طلباء کے نفسیاتی مسایل سے دوچار ہیں۔۔ اس جدید دور نے ،تربیت کے فقدان نے ،میڈیا کے کمال اور انسانیت کے زوال نے بہت سارے مسایل کھڑا کر دیے ہیں جہاں قدروں کا حصول والدین اور اساتذہ دونوں کے لیے مشکل ہوگیا ہے۔

تعلیمی اقدار کا آغاز تربیت کا ضروری عنصر گھر

پر ہی منحصر ہے۔ چاہے اسکول کتنے ہی قوانین وضوابط بنائے جائیں طلباء اگر گھر کی تربیت سے محروم ہیں تو کوی سزا کوی ڈانٹ ڈپٹ موثر نہیں ہوسکتی ۔کوی اصول وضوابط پایدار اور فایدہ مند نہیں ہو سکتے۔ تعلیمی قدریں باوجود اسکول کے نصاب سے منسلک ہونے کے بنیادی طور پر گھر کی تربیت سے ہی مربوط ہے ان اقداروں کے حصول سے ہی موجودہ بنیادوں کو اساتذہ تراش خراش کر مکمل کرتے ہیں۔

آج انفرادی خاندان سارا کام اپنے طور پر کرنے میں کسی حد تک نا کام ہوگیا ہے۔ کردار سازی میں ماں باپ کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری تو ہے ۔لیکن اگر نا بھی ہوں تو قدروں کے اطلاق کروانے میں تربیت میں شامل کرنے میں مشترکہ خاندان کا شعوری ولاشعوری طور پر اشتراک ہوجاتا تھا وہیں کسی بھی بچے کی عادات واطوار، اصول نظم وضبط، تخلیق وتعمیری ذہن، غور وفکر کی صلاحیت، عجز وانکساری، صبر وضبط کی صلاحیت، نیکی ،یقین، نرمی اور جمالیاتی حس، اور جزباتیت اور عقلیت کے جوہر ماں باپ سے ورثے میں ملتے ہیں ان اقداروں کی موجودہ بنیادوں کو اساتذہ تراش خراش کر مکمل کرتے ہیں اور اطلاق کے قابل بناتے ہیں۔

ایک معلم ہی ہے جو باضابطہ، یا بے ضابطہ طریقے سے بھی تمام سماجی طرز فکر کا ہر پہلو کا طلباء کے ذہن میں بیج بوتا ہے۔ اگر وہ ماحول سے غلط طرز فکر غلط رویے، اپناتا ہے تو وہ معلم ہی ہے جو اسے صحیح سمت دکھاتا ہے۔ کیونک تعلیم کا واحد مقصد ذریعہ معاش ہرگز نہیں بلک شخصیت سازی ہے جس میں بہترین کرداری صفات کے ساتھ خیر اور بھلائی کے ساتھ شخصی نشونما، ذہنی، جزباتی اور نفسیاتی تمام پہلوؤں کی نشونما کر سکے۔ وہ طلباء ہوں یا افراد

آج مارنے اور مرنے کی گھناؤنی سوچ محض قدروں کی ناکام ترویج کی وجہ ہے۔ ساری قدروں کی تنزلی کا اہم محور، تمام اقدار پر تعلیمی قدروں کی بالادستی کا زوال پانا ہے۔ حالیہ

واقعات میں انتہائی تشویش ناک پہلو ک اساتذہ پر طلباء کے حملوں کا اگر جایزہ لیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے ک تعلیم برائے روزگار کا نظریہ مسلط ہو چکا ہے۔ سماج میں بڑھتی ہوی مسابقت نے ایکدوسرے پر سبقت کے لیے تعلیم کے بنیادی اصولوں اور اسکے نفع بخش پہلوؤں کو یکدم سے مادی ترقی سے ہی جوڑ دیا۔ تعلیم کرداری صفات میں بہتر تبدیلی اور مثبت طریقوں کا، نفع بخش نتایج کے حصول کا نام ہے۔ ایسا علم جو دنیا وآخرت کے لیے نفع بخش ہو۔۔ تیز رفتار ترقی کا مطلب اب کچھ نہیں ک آپ ماحول کو فطرت سے کتنا کاٹ رہے ہیں مصنوعی مگر خوبصورت دنیا کی کس حد تک تخلیق کر سکتے ہیں۔ جزبات واحساسات سے محروم سماج کو کس طرح خوشحالی کا ہنر دے رہے ہیں۔ اور یہ بھی ک تعلیمی لیاقت سے محروم ڈاکٹر یا انجینیر ز کی فوج کھڑا کر رہے ہیں۔ یہ جانے بغیر ک جس جستجو سے محروم وہ طالب علم ہے وہ میدان اسکے لیے خوشی نہیں فراہم کرسکتا بلک فرایض کی ادایگی میں ناکامی اور تناؤ میں مبتلا کرسکتا ہے۔ وہ اسکے لیے نافع علم نہیں بن سکتا۔۔۔

تعلیم صرف ڈگریوں کا نام ہے تو پھر کوی شخص تعلیم یافتہ نہیں ہوسکتا بلک "ڈگری ہولڈر" ہوسکتا ہے جس کے بہترین اثرات معاشرے پر نہیں پڑ سکتے بلک مضر اثرات ضرور منتقل ہوسکتے ہیں۔ تعلیمی قدروں کے حصول میں تربیت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔۔

چاہے اسکول کتنے ہی قوانین وضوابط بنائے جائیں طلباء اگر گھر کی تربیت سے محروم ہیں تو کوی سزا کوی ڈانٹ ڈپٹ موثر نہیں ہوسکتی۔ کوی اصول وضوابط پایدار اور فایدہ مند نہیں ہو سکتے۔ تعلیمی قدریں باوجود اسکول سے نصاب سے منسلک ہونے کے بنیادی طور پر گھر کی تربیت سے ہی مربوط ہیں۔

تعلیم برائے روزگار ہونی چاہیے لیکن صرف برائے روزگار ہوکر اقدار اور اخلاقیات میں ناکامی کی ایک بڑی وجہ ہمارے پروان چڑھتے نیوکلیر خاندان کا رواج ہے۔ جہاں قدروں کا عملی مظاہرہ بڑوں کی عزت و تکریم، ہمدردی، ایک دوسرے کے تئیں پر خلوص رویے، اساتذہ کا احترام اور عظمت، یہ سب قدریں بچے ماحول سے سیکھ کر آتے ہیں۔ اساتذہ کو سماجی انجینیر بھی کہا گیا ہے وہ معاشرے کو تشکیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ قوم کی فکر کی سمت تعین کرسکتا ہے۔ اساتذہ کی بے لوث خدمات معاشرے میں سماجی کارکن، کا درجہ دیتی ہے۔ کیونکہ اگر کوی فرد اول معاشرے کے لیے اہمیت رکھتا ہے تو وہ معلم ہی ہے۔۔ اج کا شاگرد اگر کل کا معمار قوم بنتا ہے تو وہ اسکے اساتذہ کی اس پر کی گئی محنت ہے۔

قدروں کا معاشرے میں کم ہوتا ہوا عملاً مظاہرہ نا ہونا، ہر قدم پر مادیت پسندی کا غلبہ، اور طلباء میں ماحول سے وصول ہوتا ہوا گھر سے حاصل ہوتا ہوا سبقت لے جانے کا تناو۔ والدین کی طرف سے کھلی چھوٹ، غلطی پر پکڑ بندی کا ختم ہوتا ہوا کلچر، انکی سرگرمیوں سے ناواقفیت، ذہنی دباؤ کو سمجھنے سے والدین کا قاصر رہنا، منشیات کا چلن، والدین کا تشدد بھرا رویہ، میڈیا، کا کردار یہ سب تعلیمی اقدار کے حصول میں مسایل کھڑا کر رہا ہے۔

طبی ونفسیاتی ماہرین کا اضافہ تو ہوگیا ہے لیکن مسایل جوں کے توں ہیں کیونکہ ہر کوی انکو افورڈ نہیں کرسکتا۔ بچوں میں سب سے بڑا اثر انکے کردار کو لے کر نفسیاتی مسایل کو لے کر سمارٹ فونز کا بھی ہے جس میں موجود گیمز نا صرف انکی تعلیم کے یکسوئی کی کمی کا باعث بن گیے۔ بلک ان کا معاشرہ سے کٹنے کا بھی سبب بن گیا۔ کیونکہ جو معاشرے سے سیکھنے کے تعلیمی قدریں ہیں ان کا مشاہدہ نا کے برابر ہے۔ سماج سے دوری اور اپنوں سے کم تال میل بچوں کی ذہنی صحت پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ ہر اے دن طلباء کی شرارتیں۔ انکی اپنے ساتھیوں کے تئیں رویے، اساتذہ کے تئیں رویے۔ حتی کے والدین کے ساتھ ان کی تلخ روی، چڑچڑاپن، عدم برداشت کی قوت، غیر انسانی اقدار کا چلن عام ہوتا نظر آرہا ہے۔

آج کے پر آشوب دور میں اساتذہ کے لیے تدریس نہایت صبر آزما کام ہوگیا ہے۔ ہر طالب علم میں اخلاقی اقدار، سماجی نشیب وفراز، اور ماحولیاتی تحفظ، حفظان صحت کے مسایل اور، فعال شہری بننے کی ترغیب ،اپنے حقوق وفرایض کا شعور حالات حاضرہ کی آگاہی، وغیرہ وغیرہ گوک یہ سب نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں سے منسلک ہیں لیکن ان پر باضابطہ کام ہی اسکی کامیاب ترسیل پر منحصر ہے۔ آج اگر طلباء میں اخلاقیات کے زوال کا جائزہ لیا جائے تو یہ کہنا بے جانا ہوگا ک ہماری تعلیم نے تجارت کا روپ اختیار کرلیا ہے۔ ہر فرد محض بچوں کے گریڈ کے لیے لاکھوں کی فیس ادا کرتا ہے۔ اور تو اور جس بچے کو تین سال کی عمر میں گھر میں رہ کر فطری طریقے کار سے سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں اس پر زبردستی کے اصول مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ جس میں چارو ناچار وہ اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔ اسکی فطری خوشی سے محرومی اسے ایک پپیٹ بنا دیتی ہے ۔تعلیم برائے روزگار ہونی چاہیے لیکن صرف برائے روزگار ہوکر اقدار اور اخلاقیات سے محرومی کا باعث بن رہی ہے

۔آج کتابی علم اہم ہوگیا ہے، لیکن اس کا فایدہ کیا؟ جب طلباء کی ذہنی نشونما، انکے اخلاقیات، انکے کردار کے بہتر اوصاف کی تکمیل نا ہو۔ ان میں گناہ کا ادنی سا تصور بھی پیدا نا ہو۔ بقول اقبال کے۔۔

اللہ سے کرے دور تو تعلیم بھی فتنہ
املاک بھی اولاد بھی جاگیر بھی فتنہ

انکی نشونما پر توجہ ایک اچھا انسان بننے کی ترغیب دینا نیکیوں کی شناخت برایوں سے دوری۔ اپنے آپ کو معاشرہ کے لیے نفع بخش بنانا انسانیت کی بنیادوں کو مضبوط بنانا۔ تشدد سے دوری، ایثار و جفاکشی کی ترغیب دینا ضروری ہوگیا ہے ورگرنا معاشرہ غصہ، حرص، لالچ غیر انسانی قدروں کا خسارہ بھگتتا رہے گا۔ جو طالب علم علم کے دروازے پر آے اور جہالت کا نمونہ پیش کرے وہ معلم کی عظمت کو ہی نا سمجھے تو یہ معاشرے کے لیے ایک سنگین رجحان کو فروغ دے رہا ہے یہ والدین سے لے کر سارے تعلیمی نظام کے لیے ایک چیلنج ہے ک کس طرح اقدار کی تعلیم کو فروغ دینے کی ضرورت ہے اور پامال اقدار میں پھر سے نئی روح پھونکنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم سارے معاشرہ کی فلاح و بقاء کی بنیاد ہے ۔امت مسلمہ آج جن مسایل میں گھری ہوی ان میں سب سے زیادہ سنگین مسئلہ یہی ہے ک جو پیشہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسکی عظمت آج کسطرح مجروح ہو رہی ہے۔ جس قدر اقداروں کو پس پشت ڈالا جائے گا اتنا ہی انسانیت کے اصولوں کا بیڑہ غرق ہوتا جائے گا۔ اساتذہ کے لیے سب سے بہترین اصول اور موجودہ دور کا تقاضہ یہی ہے کے نرمی کو اپنا شیوہ بنالے محبت کو وطیرہ تاک یہ نسل کسی طور تو تباہی سے بچ جائے۔ روزگار ملنے کے سوجتن وہ کر ہی لے گا۔ لیکن قدروں سے محروم ہوکر وہ کہیں بھی سرخرو نہیں ہوسکتا۔ آج کے طلباء کے لیے اقدار پرست بننا بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہ فتنوں کا دور اسے سینکڑوں وجوہات گھیر لیں گی جو انھیں مزید خلفشار میں مبتلا کریں گی۔ البتہ اس میں والدین کا بڑا سرگرم رول ہونا چاہیے، جہاں وہ اساتذہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ وقتاً فوقتاً انکے اداب اخلاق کا انکے فاضل اوقات کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے رہیں۔ حتی الامکان انھیں دینی تعلیمات سے روشناس کرانے کا نظم قایم کریں۔ اساتذہ ہر تدریسی مشغلہ کے اختتام پر یا ہفتے میں چند گھنٹے اخلاقیات کی تدریس کا خیال رکھیں۔ اور سماجی مسایل پر انکے خیالات جانیں اور انھیں اقدار کی روشنی میں حل طلب کرنے کی سمت بتایں آج جس قدر طلبا میں عدم برداشت کا مادہ فروغ پا رہا ہے ہے تشدد پسند طلبا کی کونسلنگ کریں یا پھر انتظامیہ تک اسکی ذہنی کیفیت کو پہنچایں سدھار ممکن نظر نا آے تو والدین کو مطلع کردیں اور مخصوص ادارے تک رسائی ممکن بنائیں۔

خواتین کی تعلیم کو ہر حال میں فوقیت دینے کی ضرورت ہے، تاک ہر خاتون اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کر سکے۔ انکے اخلاق وکردار کی تربیت کر سکے۔ تعلیم میں قدروں کا عروج پانا ہی صالح اور خوشحال معاشرہ کی تشکیل کا موجب ہے۔ تعلیم برائے روزگار لازمی ہے لیکن مقامی اور آفاقی قدریں جس تعلیم سے وابستہ ہوں وہ تعلیم ہی تبدیلی لا سکتی ہے۔ انسان کے باطن کو نکھار سکتی ہے اسے اپنے آپ کو اپنی خودی کو بروی کار لاتے ہوے زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے۔ نا جانے وہ کیسی تعلیم ہی جو ہر زندگی کے اسرار ورموز نا جانے۔۔۔ جو اخلاقیات کا بنیادی تصور نا پیدا کرے، جو اساتذہ کی عظمت سمجھنے سے قاصر رہے، تو یقیناً یہ وہی تعلیم ہے جس کے بارے میں اقبال نے فرمایا۔۔

وہ علم نہیں زہر ہے، احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہو جہاں میں دو کف جو

راہل نے سبزی مارکیٹ کا کیا دورہ، مودی حکومت کو دکھایا آئینہ

حکومت مہنگائی کو روکنے میں بری طرح ناکام ہے اور مہنگائی کی وجہ سے عام آدمی کا جینا مشکل ہوگیا ہے، لہسن کبھی 40 روپے تھا، آج 400 روپے

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے اشیائے ضروریہ کی آسمان چھوتی قیمتوں کے معاملے پر آج حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت کی پالیسی عام آدمی کے خلاف ہے، اس لئے مہنگائی کو روکنے کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے جارہے ہیں مسٹر گاندھی نے کہا کہ مہنگائی کی وجہ سے عام آدمی کا بجٹ تباہ ہوگیا ہے اور ضروری اشیاء کی قیمتیں عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہوگئی ہیں۔ حکومت قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لیے کوئی اقدام نہیں کررہی اور آسمان چھوتی مہنگائی کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہورہی ہے۔ مسٹر گاندھی نے آج گری نگر میں ہنومان مندر کے نزدیک سبزی منڈی میں سبزیوں کی قیمتوں کے مسئلے پر لوگوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ حکومت مہنگائی کو روکنے میں بری طرح ناکام ہے اور مہنگائی کی وجہ سے عام آدمی کا جینا مشکل ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لہسن کی قیمت پہلے 40 روپے تھی، آج 400 روپے ہے۔ ''بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عام آدمی کا کچن بجٹ خراب کردیا ہے، جبکہ حکومت کمبھ کرن کی نیند سو رہی ہے۔'' اپوزیشن لیڈر نے سبزی منڈی میں صارفین کے ساتھ ساتھ سبزی فروشوں سے بھی بات چیت کی۔ انہوں نے بڑھتی ہوئی مہنگائی سے پریشان عام لوگوں کے مسائل بھی سنے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں شدید مہنگائی کے دوران عوام اپنی ضروریات کی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہیں۔

تقریباً 6 منٹ کی اس ویڈیو کو کانگریس نے بھی اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے شیئر کیا ہے۔ اس کے ساتھ لکھا ہے کہ ''کبھی 40 روپے کلو فروخت ہونے والا لہسن آج 400 روپے کلو ہے۔ بڑھتی مہنگائی نے عام لوگوں کا بجٹ بگاڑ دیا ہے۔ ساگ سبزی، تیل، آٹا سب مہنگا ہے۔ لیکن مودی حکومت کو عوام کے مسائل سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ وہ کمبھ کرن کی نیند میں مست ہے۔'' اس ویڈیو میں راہل گاندھی کچھ خواتین کے ساتھ نظر آرہے ہیں جو سبزی کی بڑھتی قیمت کے سبب ہورہی پریشانی کا تذکرہ کرتی ہیں۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ راہل گاندھی سبزی مارکیٹ میں سبزی فروش سے الگ الگ سبزیوں کی قیمت پوچھ رہے ہیں۔ راہل گاندھی کے قریب کھڑی ایک خاتون مزاحیہ انداز میں کہتی ہے کہ ''سونا سستا ہوگا، لیکن لہسن نہیں۔'' یہ بات سن کر راہل گاندھی مسکرائے بغیر نہیں رہ پاتے۔ ایک دیگر خاتون کہتی نظر آتی ہے کہ ''شلجم جو (کچھ دنوں پہلے) 40-30 روپے کلو مل جاتے تھے، وہ آج 60 روپے کلو بتا رہے ہیں، مٹر کی قیمت تو 120 روپے کلو ہے۔''

راہل گاندھی جس سبزی مارکیٹ کا دورہ کرتے دکھائی دے رہے ہیں، وہ گری نگر کا ہے۔ راہل گاندھی اس سبزی مارکیٹ میں موجود کچھ خواتین سے بات کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ ''مہنگائی ہر سال بڑھتی جارہی ہے، اس سے آپ پر دباؤ بڑھتا ہوگا؟'' جواب میں خواتین نے حامی بھری اور کہا کہ ''مہنگائی بہت بڑھی ہے۔'' ''مہنگائی سے پریشان ایک خاتون کہتی ہے کہ ہمارا بجٹ بہت بگڑ رہا ہے۔ تنخواہ نہیں بڑھ رہی، لیکن مہنگائی بڑھتی ہی جارہی ہے۔ کسی چیز کی قیمت اگر بڑھ گئی تو پھر وہ کم ہونے کا نام نہیں لیتی۔ راہل گاندھی کے ساتھ سبزی منڈی میں خریداری کرنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ پہلے لہسن ایک کلو خریدتی تھی، لیکن اب 400 روپے قیمت ہونے پر ایک پاؤ خرید کر کام چلانا پڑتا ہے۔ وہ یہ بھی بتاتی ہے کہ آلو اور پیاز جیسی بنیادی سبزیوں کی قیمت بھی ہمیشہ بڑھی ہوئی رہتی ہے۔

ایک دیگر خاتون نے بتایا کہ پہلے وہ سبزی لینے آتی تھی تو 5-4 سبزیاں خریدتی تھی، لیکن آج 2 سبزیاں لے کر ہی گھر واپس جارہی ہیں۔ مٹر کی قیمت کے بارے میں خاتون نے بتایا کہ پہلے سیزن میں 60 روپے کلو تک مل جاتے تھے، لیکن اس مرتبہ 120 روپے کلو ہے۔ راہل گاندھی نے جب ایک خاتون سے یہ سوال کیا کہ انہیں کیا لگتا ہے، مہنگائی کیوں بڑھ رہی ہے؟ جواب میں اس نے کہا کہ ''جو حکومت بیٹھی ہوئی ہے، وہ اس طرف دھیان ہی نہیں دیتی۔ وہ تو صرف اپنی تقریروں میں لگے ہوئے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ عوام کی کیا حالت ہے۔ حکومت یہ نہیں سوچتی کہ نارمل کھانا بھی اتنا مہنگا ہوگیا ہے، تو لوگ کس طرح کھائیں گے۔''

راہل گاندھی سبزی منڈی کا دورہ کرنے کے بعد ایک خاتون کی رہائش پر بھی گئے۔ وہاں ایک ضعیف خاتون نے مہنگائی بڑھنے سے ہو رہی پریشانیوں کے بارے میں بتایا۔ ضعیفہ نے کہا کہ اگر کسی کو 20 ہزار تنخواہ ملتی ہے تو اس میں مکان کا کرایہ، ناشتہ کھانا، بچوں کی تعلیم وغیرہ کیسے ممکن ہے۔ دفتر میں کام کرنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ گزشتہ دو تین سالوں سے اس کی تنخواہ نہیں بڑھی، لیکن مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ گھر چلانا مشکل ہے۔ اس گھر میں چائے پیتے ہوئے راہل گاندھی نے الگ الگ خواتین سے مختلف مسائل پر بات کی، اور بیشتر نے کھانے پینے کی چیزوں کی بڑھتی قیمتوں کو سب سے بڑا مسئلہ بتایا۔

مہاراشٹر کی حالت بہار سے بدتر! سنجے راؤت

شیوسینا (یو بی ٹی) لیڈر نے فڈنویس کو واقعات کی ذمہ داری لینے کا کہا اور راہل گاندھی کے پربھنی دورے کی حمایت کی

ممبئی: لوک سبھا میں رہنما حزب اختلاف راہل گاندھی پیر کے روز مہاراشٹر کے پربھنی پہنچے اور تشدد سے متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی، جس کے بعد سیاسی ماحول گرم ہوگیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے ایم پی سنجے راؤت کے مطابق، مہاراشٹر کی صورتحال بہار سے زیادہ خراب ہے اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ منگل کے روز صحافیوں سے بات کرتے ہوئے راؤت نے کہا کہ اپوزیشن کے فیصلے، ان کے دورے اور بیانات کو وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ یا وزیر اعلیٰ فڈنویس طے نہیں کرسکتے۔ پربھنی اور بیڈ میں پیش آئے واقعات نے ریاست کی شبیہ کو خراب کیا ہے،

اور ان جرائم میں ملوث افراد حکومت کے وزیر ہیں۔ راہل گاندھی کے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے راؤت نے کہا کہ گاندھی نے ان مسائل کو قومی سطح پر اٹھایا، جو ان کا حق ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کو ان واقعات کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ نریندر مودی کے کویت دورے پر طنز کرتے ہوئے راؤت نے کہا کہ مودی کو مبارک الکبیر کا خطاب ملا ہے۔ اگر یہی خطاب سونیا یا راہل گاندھی کو ملا ہوتا تو بی جے پی ہنگامہ کردیتی۔ انہوں نے مودی کو 'مبارک الکبیر نریندر مودی' یا 'محمد الکبیر مودی' کہلانے کے قابل قرار دیا۔ الیکشن کمیشن پر بات کرتے ہوئے راؤت نے کہا کہ ای سی آئی کو خود کو بے قصور ثابت کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی کی کرپشن ہر گاؤں اور شہر میں بے نقاب ہوچکی ہے اور عوامی عدالت میں ان کا پردہ فاش ہوچکا ہے۔

جے ڈی یو کے پوسٹر کی وجہ سے بی جے پی بیک فٹ پر، اپوزیشن کے لیے بھی پیغام

پٹنہ۔ (یو این آئی) بہار میں پچھلے کچھ دنوں سے بڑھتے ہوئے سیاسی درجہ حرارت کے درمیان قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی اتحادی جماعت جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) نے ایک پوسٹر لگایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ نتیش کا مطلب ہے سب کی قبولیت پوسٹر لگا کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو بیک فٹ پر دھکیل دیا ہے وہیں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی)۔ کانگریس کو بھی بغیر بولے پیغام دے دیا۔ وزیر اعلیٰ اور جے ڈی یو کے قومی صدر نتیش کمار کی ایک خاصیت یہ بھی مانی جاتی ہے کہ ان کی پارٹی پوسٹر لگا کر مخالفین کے ساتھ ساتھ اتحادیوں کو بھی بڑا پیغام دیتی ہے۔ ایسے میں ایک بار پھر نعرہ نتیش کا مطلب سب کی قبولیت بی جے پی اور آر جے ڈی دونوں کے لیے ایک خاص پیغام ہے۔ کچھ سال پہلے پٹنہ میں نتیش کمار کے نام سے ایک پوسٹر پر نتیش سب ہیں لکھا ہوا تھا۔ نتیش سب کے ہیں۔ مسٹر نتیش کمار نے این ڈی اے سے لے کر عظیم اتحاد تک سب کے ساتھ بہار میں حکومت کی قیادت کرکے یہ ثابت کردیا ہے۔ اب ایک بار پھر اگلے سال بہار میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں، اس لیے مسٹر نتیش کمار کی قیادت کے نام پر بی جے پی لیڈروں نے پچھلے کچھ دنوں میں منفی بیانات دیے ہیں۔ اس کے بعد جے ڈی یو نے پوسٹروں کی مدد سے ایک بار پھر بی جے پی کو اتنا سخت پیغام دیا کہ اب بی جے پی مسٹر نتیش کمار کے نام پر الیکشن لڑنے کو تیار نظر آرہی ہے۔ جے ڈی یو نے پوسٹر کی سیاست شروع کرنے کے بعد سے بی جے پی اب بیک فٹ پر ہے۔ وقت آنے پر مسٹر کمار کی قیادت پر غور کرنے کے لئے بی جے پی لیڈروں کے الفاظ پر جے ڈی یو فوری طور پر چوکنا ہوگیا اور ایک بار پھر نتیش کا مطلب سب کی قبولیت کے نعرے کے ساتھ سامنے آیا۔ جے ڈی یو نے نعرے کے ذریعہ واضح اور مضبوط پیغام دیا کہ اگر کوئی ان کے نام پر نافرمانی کرتا ہے تو اسے ہر جگہ قبول کیا جاتا ہے۔ مسٹر نتیش کمار کو لے کر جے ڈی یو کے اس پیغام کا اثر فوراً نظر آنے لگا اور اب بی جے پی نے مسٹر کمار کی قیادت میں اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات لڑنے کی بات شروع کردی ہے۔

'منتری جی، ویڈیو لیجیے اور ریل بنایئے'

سوراشٹرا ایکسپریس پٹری سے اتری تو کانگریس نے وزیر ریل پر کیا طنز

نئی دہلی۔ آج گجرات میں ایک بڑا ٹرین حادثہ ہوتے ہوتے بچ گیا۔ دادر-پوربندر سوراشٹر ایکسپریس میں لگے کوچ کا پہیہ پٹری سے اتر گیا، لیکن اچھی بات یہ ہے کہ اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس حادثہ کے بعد کانگریس نے مرکزی وزیر ریل اشونی ویشنو پر طنز کے تیر چلائے ہیں۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ ''Reel منتری جی... ایک 'چھوٹا سا حادثہ' ہوگیا ہے۔ گجرات میں سوراشٹر ایکسپریس پٹری سے اتر گئی ہے۔ ویڈیو لیجیے اور Reel بنایئے۔''

دراصل وزیر ریل اشونی ویشنو نے ایک بار پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ چھوٹے چھوٹے ریل حادثہ کو کانگریس بڑا بنا کر پیش کرتی ہے، حقیقت میں حادثات اتنے بڑے ہوتے نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی ٹرین حادثہ پیش آتا ہے تو کانگریس وزیر ریل پر طنزیہ حملہ ضرور کرتی ہے۔ آج جب سورت میں 'کیم اسٹیشن' پر ٹرین بے پٹری ہوئی تو کانگریس کو ایک بار پھر وزیر ریل پر حملہ کرنے کا موقع مل گیا اور بے پٹری ٹرین کی ویڈیو شیئر کرنے سے پیچھے نہیں ہٹی۔ واضح رہے کہ دادر-پوربندر سوراشٹر ایکسپریس کے انجن میں لگا ایک غیر مسافر کوچ (وی پی یو) کا پہیہ پٹری سے اتر گیا جس کے بعد ٹرین فوراً روک دی گئی۔ اس حادثہ میں کسی بھی مسافر کو نقصان پہنچنے کی خبر ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہے۔ مغربی ریلوے کے چیف پبلک ریلیشنز افسر نے حادثہ کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ''ٹرین نمبر 19015 دادر-پوربندر سوراشٹر ایکسپریس 3.32 بجے کیم اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ انجن کے بغل میں لگے ایک غیر مسافر کوچ کے 4 پہیے پٹری سے اتر گئے۔ مرمت کا کام جاری ہے اور سینئر افسران موقع پر موجود ہیں۔ ٹرین میں سوار کسی بھی مسافر یا ریلوے ملازم کو کوئی چوٹ یا نقصان نہیں پہنچا ہے۔'' اس حادثہ کے بعد ٹرینوں کی آمد و رفت کچھ دیر تک متاثر رہی، لیکن ایک لوپ لائن ہونے کی وجہ سے زیادہ پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ یہ ضرور ہے کہ جس پٹری پر یہ حادثہ پیش آیا، اس پر آمد و رفت پوری طرح سے روک دی گئی۔ راحت اور مرمت کا کام جاری ہے۔ سی پی آر او/ ڈبلیو آر ونیت ابھشیک نے بتایا کہ ریسٹوریشن کا کام جاری ہے اور سینئر افسران سائٹ پر اس پورے معاملے کی مانیٹرنگ کررہے ہیں۔

مرکز کا فیصلہ ماننے سے تمل ناڈو حکومت کا انکار

تمل ناڈو حکومت نے کہا ہے کہ وہ مرکز کے فیصلے کو نہیں مانے گی اور امتحان میں ناکام 5ویں سے 8ویں درجہ کے طلبا کو فیل نہ کرنے کی پالیسی پر عمل جاری رکھے گی

نئی دہلی۔ مرکزی حکومت کی وزارت تعلیم نے تعلیمی سال کے آخر میں ہونے والے امتحان میں پاس کرنے میں ناکام رہنے والے درجہ 5 اور 8 کے طلبا کے لیے فیل نہ کرنے کی پالیسی یعنی نو ڈیٹینشن پالیسی کو ختم کردیا ہے۔ پیر کو وزارت کے ذریعہ کیے گئے اس اعلان کے بعد اس کی مخالفت بھی شروع ہوگئی ہے۔ تمل ناڈو حکومت نے کہا ہے کہ وہ مرکز کے فیصلے کو نہیں مانے گی اور امتحان میں ناکام 5ویں سے 8ویں درجہ کے طلبا کو فیل نہ کرنے کی پالیسی پر عمل جاری رکھے گی۔ یہ جانکاری تمل ناڈو کے وزیر تعلیم انبل مہیش پویاموجھی نے دی۔ انہوں نے کہا کہ امتحان پاس نہ کرپانے کی حالت میں اسکولوں کو طلبا کو اسی درجہ (درجہ 5 یا 8) میں روکنے کی اجازت دینے کے مرکز کے قدم سے غریب کنبہ کے بچوں کے لیے درجہ-8 تک بغیر کسی پریشانی کے تعلیم حاصل کرنے میں بڑی رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے اور یہ افسوسناک ہے۔ تمل ناڈو حکومت اس سے پہلے بھی مرکز کے کئی فیصلوں پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے اس کی مخالفت کرچکی ہے۔ دکن ہیرالڈ اخبار کی ایک رپورٹ کے مطابق تمل ناڈو کے وزیر نے کہا، جہاں تک تمل ناڈو کا سوال ہے، ہم نے قومی تعلیمی پالیسی کو نافذ نہیں کیا ہے اور ہم ایک خصوصی ریاستی تعلیمی پالیسی کا مسودہ تیار کرنے کے عمل میں ہیں۔ چونکہ ریاست اپنی خود کی پالیسی پر عمل کررہا ہے اس لیے مرکزی حکومت کا یہ قدم ریاست میں صرف مرکز کی خودمختاری والے اسکولوں پر نافذ ہوگا"

- انہوں نے کہا کہ یہ کسی دیگر اسکول پر نافذ نہیں ہوگا۔ اس لیے سرپرستوں، طلبا، اساتذہ اور ماہرین تعلیم کو مرکزی حکومت کی پالیسی کو لے کر فکرمند یا الجھن میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریاستی حکومت یہ واضح کرتی ہے کہ نو ڈیٹینشن پالیسی کا موجودہ نظام جاری رہے گا۔ واضح ہو کہ سال 2019 میں تعلیم کا حق قانون (آر ٹی ای) میں ترمیم کے بعد، کم سے کم 18 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں نے پہلے ہی ان دو درجات کے لیے نو ڈیٹینشن پالیسی کو ختم کردیا ہے۔ حالانکہ حکومت نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی بچے کو ابتدائی تعلیم پوری ہونے تک اسکول سے نکالا نہیں جائے گا۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اسکول کے پرنسپل ایسے بچوں کی فہرست بنائیں گے جو پڑھائی میں پیچھے ہوگئے ہیں اور ان بچوں کی پیش رفت کی ذاتی طور سے نگرانی کریں گے۔

اپنی جان پر کھیل کر مسافروں کو بچانے والے مسلم نوجوان کو شیوسینا سربراہ ادھو ٹھاکرے نے اعزاز سے نوازا

ممبئی۔ گزشتہ دنوں ممبئی کے گیٹ وے آف انڈیا کے قریب نیل کمل نامی کشتی کے حادثے کے دوران اپنی جان پر کھیل کر 35 مسافروں کو بچانے والے عارف بامنے نامی مسلم نوجوان کو شیوسینا (یو بی ٹی) سربراہ ادھو ٹھاکرے نے کل شب ماتوشری رہائشگاہ پر اعزاز سے نوازا اور ان کی کارکردگی کی ستائش بھی کی، تقریب کے دوران، ٹھاکرے نے عارف کی حاضر دماغی، دلیری اور قوت ارادی کو سراہا۔ اطلاعات کے مطابق، اس تقریب میں شیوسینا یو بی ٹی کے لیڈروں بشمول ایم پی اروند ساونت، ایم ایل اے ملند نارویکر، اور منوج جام سنکر نے شرکت کی۔ معلوم ہو کہ کشتی سانحہ اس وقت پیش آیا جب گیٹ وے آف انڈیا سے ایلیفنٹا جانے والی نیل کمل کشتی سے بحریہ کی اسپیڈ بوٹ ٹکرا گئی جہاں دونوں کشتی ڈوب گئے۔ حادثے میں 15 جانیں گئیں، جب کہ 100 افراد کو بچا لیا گیا۔ عارف بامنے، جو جائے حادثے سے قریب پوروا کشتی پر بوٹ ماسٹر کے طور پر کام کرتے ہیں، بحران کے دوران ایک محافظ کے طور پر ابھرے۔ حادثہ کے وقت ان کی کشتی قریب ہی تھی۔ عارف نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے سمندر میں چھلانگ لگادی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کم از کم 35 مسافروں کو بچانے میں کامیاب ہوگئے۔ مدد کے لیے پائلٹ بوٹ کا استعمال کرتے ہوئے، انہوں نے بچائے گئے مسافروں کو بحفاظت واسودیو فیری میں منتقل کیا۔ اس قابل ذکر ریسکیو کے عمل میں، عارف نے ایک بے ہوش ساڑھے تین سالہ بچے کو بھی بچایا۔ ان کی اس بے مثال بہادری اور اس کے ساتھی عملے کے ارکان کفایت ملا، تاپس کار، اور نندو جانا۔ کو ادھو ٹھاکرے کی پارٹی نے مبارکباد دی۔ انہیں انسانی جانوں کو بچانے کے جرات مندانہ کوششوں کے اعتراف میں نقد انعامات سے نوازا گیا۔

ممبئی کی عمارت میں آگ، گلوکار شان اور دیگر محفوظ

ممبئی۔ (یو این آئی) مشہور پلے بیک گلوکار شان ان لوگوں میں شامل تھے جو منگل کی صبح ممبئی کے مہاراشٹر میں 14 ویں روڈ پر واقع فارچیون انکلیو کی ساتویں منزل پر واقع ایک فلیٹ میں آگ لگنے کے واقعہ کے دوران بچائے گئے تھے۔ اپنے آفیشل سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر آگ کے بارے میں اپ ڈیٹس کا اشتراک کرتے ہوئے شان نے واقعہ کو خوفناک قرار دیا اور فائر بریگیڈ کے اہلکاروں کے فوری مدد اور بروقت کارروائی کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ شان نے یہ بھی بتایا کہ وہ اور ان کا خاندان کس طرح آگ سے بچنے میں کامیاب ہوا اور اپنے مداحوں کو یقین دلایا کہ وہ اب محفوظ ہیں۔

جموں و کشمیر کے کچھ علاقوں میں انٹارکٹیکا سے بھی زیادہ سردی

سری نگر۔ جموں و کشمیر میں اس وقت شدید سردی پڑ رہی ہے۔ کشمیر کے زیادہ تر مقامات پر درجہ حرارت صفر سے کم درج کیا جارہا ہے۔ جموں و کشمیر میں گزشتہ ایک ماہ سے شدید سردی کا قہر جاری ہے۔ سردی کی شدت کا یہ عالم ہے کہ کشمیر کے کچھ علاقوں میں انٹارکٹیکا سے زیادہ ٹھنڈ پڑ رہی ہے۔ انٹارکٹیکا کے کچھ علاقوں میں درجہ حرارت منفی 1 سے منفی 20 ڈگری سیلسیس تک ہے جبکہ کشمیر کے زوجیلا میں درجہ حرارت منفی 23 ڈگری تک پہنچ گیا ہے۔ ایسے میں یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ جموں و کشمیر کے کچھ علاقوں میں انٹارکٹیکا سے زیادہ سردی ہے۔ محکمہ موسمیات کے افسران کے مطابق منگل کو سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6.6 ڈگری سیلسیس، قاضی گنڈ میں منفی 6.2 ڈگری سیلسیس، پہلگام میں منفی 7.8 ڈگری سیلسیس، کپواڑہ میں منفی 6.4 ڈگری سیلسیس، کوکرناگ میں منفی 6.4 ڈگری سیلسیس، گلمرگ میں منفی 7.4 ڈگری سیلسیس، سونمرگ میں منفی 8.5 ڈگری سیلسیس، زوجیلا میں منفی 23.0 ڈگری سیلسیس، بانڈی پورہ میں منفی 6.4 ڈگری سیلسیس بارہمولہ میں منفی 6.0 ڈگری سیلسیس، بڈگام میں منفی 7.0 ڈگری سیلسیس، گاندربل میں منفی 6.4 ڈگری سیلسیس، کولگام میں منفی 6.8 ڈگری سیلسیس، شوپیاں میں منفی 8.8 ڈگری سیلسیس اور لارنو میں منفی 8.3 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔

بہار میں بڑھتی ہوئی غربت اور نقل مکانی پر نتیش کو خاموشی توڑنی چاہئے: ایم ایل

دربھنگہ، 24 دسمبر (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ لیننسٹ) نے منگل کو بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی پرگتی یاترا پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یاترا کے دوران وزیر اعلیٰ کو بڑھتی ہوئی غربت اور نقل مکانی کو لے کر اپنی خاموشی توڑنے کی ضرورت ہے۔ سی پی آئی (ایم ایل) کے پولٹ بیورو ممبر کم متھیلا انچل انچارج دھیریندر جھا نے آج یہاں کہا کہ وزیر اعلیٰ مسٹر کمار پرگتی یاترا پر ہیں۔ انہیں بہار میں بڑھتی ہوئی غربت اور نقل مکانی پر اپنی خاموشی توڑنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں جرائم کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے مجرموں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ مسٹر جھا نے کہا کہ حکومتی اعلان کے مطابق غریبوں کو غربت آمدنی کا سرٹیفکیٹ جاری کرنا چاہیے اور ہر ایک کو 2-2 لاکھ روپے کی امداد فراہم کرنی چاہیے۔ اسکیم ورکرز کو کم از کم اجرت پر مبنی ماہانہ اعزازیہ کا اعلان کرنا چاہیے۔ ضلع سکریٹری بیدیا ناتھ یادو نے کہا کہ سال 2025 کا سال کمیونسٹ پارٹی کا صد سالہ سال ہوگا۔

عاصم احمد خان اور دیویندر سہراوت کانگریس میں شامل

نئی دہلی: دہلی میں آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریاں تیز رفتاری سے جاری ہیں اور اس دوران لیڈروں کی پارٹیوں کی تبدیلی کا سلسلہ جاری ہے۔ پیر کی رات عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے سابق ایم ایل اے کرنل دیویندر سنگھ سہراوت اور عاصم احمد خان کانگریس پارٹی میں شامل ہوگئے۔ ان دونوں لیڈروں کو کانگریس کے ریاستی صدر دیویندر یادو، ریاستی کانگریس انچارج قاضی نظام الدین، اے آئی سی سی سکریٹری دانش ابرار اور سکھویندر سنگھ ڈینی نے پٹکے پہنا کر پارٹی میں شامل کیا۔ عاصم احمد خان کو 2015 میں مٹیا محل اسمبلی سیٹ سے الیکشن جیت کر ایم ایل اے بننے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ انہیں عام آدمی پارٹی کی حکومت میں فوڈ اینڈ سول سپلائی وزیر کا عہدہ دیا گیا تھا۔ خان ایک طویل عرصے سے مختلف پارٹیوں میں رہ کر سیاست کر رہے ہیں اور انہوں نے تجربہ کار کانگریس لیڈر شعیب اقبال کو شکست دے کر اہم کامیابی حاصل کی تھی۔ تاہم بدعنوانی کے الزامات کی وجہ سے انہیں عام آدمی پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔ کرنل دیویندر سنگھ سہراوت 2015 میں عام آدمی پارٹی کے ٹکٹ پر جنوبی دہلی کی بجواسن اسمبلی سیٹ سے الیکشن جیت کر ایم ایل اے بنے تھے۔ ان کا تعلق کسان خاندان سے ہے اور وہ ہندوستانی فوج کے سابق افسر ہیں۔ سہراوت نے 2014 میں جنوبی دہلی لوک سبھا سیٹ سے بھی الیکشن لڑا تھا جس میں انہوں نے 4 لاکھ ووٹ حاصل کیے تھے۔ بجواسن حلقے میں ان کے پاس 55 فیصد ووٹ حاصل کرنے کا ریکارڈ ہے۔

24 گھنٹے نل سے پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا وعدہ پورا کیا: کیجریوال

نئی دہلی۔ (یو این آئی) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ دہلی کے ہر گھر کو 24 گھنٹے پینے کا صاف پانی فراہم کرانا ہمارا خواب تھا اور آج اس بڑے خواب کی شروعات راجندر نگر سے ہورہی ہے۔ مسٹر کیجریوال نے کہا'' دہلی میں پانی کا انقلاب شروع ہوگیا ہے۔ آج راجندر نگر اسمبلی کے پانڈو نگر میں واقع ڈی ڈی اے فلیٹ میں نل سے پینے کے صاف پانی کی 24 گھنٹے فراہمی شروع ہوگئی۔ یہاں ہم نے خود یہاں جاکر ہاتھ لگا کر نل سے پانی پیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دہلی کے ہر گھر کو 24 گھنٹے صاف پانی فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ آج مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ اس کی شروعات ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پوری دہلی میں 24 گھنٹے پانی نہیں ہے۔ پوری دہلی میں نل سے صاف پانی نہیں آرہا ہے لیکن آج یہ شروعات ڈی ڈی اے فلیٹس راجندر نگر سے ہو رہی ہے۔ جب ہماری حکومت بنی تو دہلی میں 8-10 گھنٹے بجلی کی کٹوتی ہوتی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ 24 گھنٹے بجلی کردوں گا۔ آج دہلی میں 24 گھنٹے بجلی ہے۔ اب میرا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ آپ کو 24 گھنٹے اپنے نل سے صاف پانی ملے۔ 2020 کے انتخابات میں میں نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ اگلے انتخابات یعنی 2025 تک پوری دہلی میں 24 گھنٹے پانی فراہم کیا جائے گا۔ اس میں تھوڑی تاخیر ہوئی، کیونکہ بیچ میں ڈھائی سال کورونا آگیا تھا۔ آپ لیڈر نے کہا ''اگلے چند سالوں میں، ہم پوری دہلی میں 24 گھنٹے صاف پانی فراہم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کیجریوال جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ میں انتخابی جملے نہیں سناتا۔ اگر میں کہوں کہ 24 گھنٹے صاف پانی فراہم کروں گا تو میں 24 گھنٹے پانی دوں گا اور صاف پانی فراہم کروں گا۔ آج یہاں سے شروعات ہورہی ہے۔ ایسا کرکے میں نے دکھایا کہ ایسا ہوسکتا ہے۔ آج راجندر نگر کے 500 گھروں میں پانی آنے لگا۔ اب یہ پوری دہلی میں جائے گا۔ وزیر اعلیٰ آتشی نے کہا'' آج پانڈو نگر کے ڈی ڈی اے فلیٹ سے 24 گھنٹے صاف اور تازہ پانی کے پروجیکٹ کی شروعات کی گئی ہے۔ 10 سال پہلے جب اروند کیجریوال دہلی کے وزیر اعلیٰ بنے تھے تو ہمارا ایک خواب تھا کہ دہلی کے ہر عام آدمی کو ہر سہولت ملے۔ 24 گھنٹے بجلی ہو، پانی ہو، سیوریج کی سہولیات ہو، بچوں کے لیے اچھے اسکول ہوں، محلہ کلینک ہوں یا اچھے اسپتال ہوں۔ پچھلے 10 سالوں سے، ہم نے دہلی کے عام لوگوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے پر مسلسل کام کیا ہے۔ آج دہلی میں 24 گھنٹے بجلی ہے۔ دہلی میں بہترین سرکاری اسکول ہیں۔ دہلی کی ہر گلی میں محلہ کلینک میں بہترین مفت علاج دستیاب ہے۔

جن سوراج کی حکومت بننے پر بہار سے نقل مکانی رکے گی: پرشانت

پٹنہ۔ (یو این آئی) جن سوراج کے بانی پرشانت کشور نے یقین دلایا ہے کہ ریاست میں جن سوراج کی حکومت بننے کے بعد ایک سال کے اندر بہار سے نقل مکانی کی رفتار کو روکا جاسکتا ہے۔ مسٹر کشور نے پیر کو یہاں کہا کہ اس وقت سیاسی پارٹیاں بہار میں نوکریوں کے جھوٹے خواب دکھا رہی ہیں۔ کوئی پانچ لاکھ نوکریوں کی بات کررہا ہے، کوئی 10 لاکھ، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ بہار میں سرکاری نوکریوں کی تعداد صرف 23 لاکھ ہے، جو بہار کی آبادی کا 2 فیصد سے بھی کم ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ 98 فیصد لوگوں کے پاس سرکاری نوکری نہیں ہے اور نہ ہی ان کے پاس اس آپشن کی کوئی امید ہے۔ ایسے میں جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ سرکاری نوکریاں دے کر نقل مکانی کو روک دیں گے، وہ بہار کے لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ مسٹر کشور نے کہا کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں ترقی کا راستہ سرکاری ملازمتوں سے نہیں بلکہ تعلیم اور سرمائے کی دستیابی سے ہے۔ انہوں نے ناروے اور سویڈن جیسے ممالک کی مثالیں دیتے ہوئے کہا کہ ان ممالک میں لوگ نوکریوں کے لیے ریلوے کا امتحان نہیں دیتے بلکہ انہیں اچھی تعلیم اور روزگار کے لیے آسان سرمایہ ملتا ہے۔ جن سوراج بھی اسی ماڈل کو بہار میں نافذ کرے گا۔

جوہر آفتابچی کی تصنیف "تذکرۃ الواقعات" کا اجراء

علی گڑھ، 24 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مرکز تحقیقات فارسی کے زیر اہتمام یہاں ایک تقریب میں جوہر آفتابچی کی کتاب "تذکرۃ الواقعات" کا اجرا عمل میں آیا جو عہد ہمایوں کا انتہائی اہم تاریخی ماٴخذ ہے۔ اس کی تصحیح و تدوین ڈاکٹر محمد رضا نصیری، مدیر گروہ شبہ قارہ، فرہنگستان، تہران، ایران نے کی ہے۔ ان کی علمی، ادبی و تحقیقی خدمات کے اعتراف میں مراسم بزرگداشت کا انعقاد کیا گیا۔ معروف مؤرخ پروفیسر عرفان حبیب نے اس جلسہ کی صدارت کی، جب کہ ڈاکٹر قہرمان سلیمانی، ڈائرکٹر مرکز تحقیقات فارسی، خانہ فرہنگ، نئی دہلی اس بزم کے مہمان خصوصی تھے۔ ڈین فیکلٹی آف آرٹس پروفیسر ٹی این ستھیسن نے اس جلسہ میں مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد رضا نصیری، ڈاکٹر کریم نجفی برزگر، پروفیسر سید علی ندیم رضاوی اور پروفیسر محمد عاصم صدیقی نے مقررین خصوصی کی حیثیت سے حاضرین سے خطاب کیا۔ جلسہ کے مہمان خصوصی ڈاکٹر قہرمان سلیمانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندوستانی مصنفین نے سادہ طرز تحریر میں ایسے نادر شہ پارے تخلیق کیے جن کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ پروفیسر عرفان حبیب نے اپنے صدارتی خطاب میں ہندوستان اور ایران کے درمیان قدیم روابط اور مشترکہ تہذیب و ثقافت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ زبان و ادب کے وسیلے سے یہ تعلقات آج بھی برقرار ہیں۔ انھوں نے ڈاکٹر نصیری کو تذکرۃ الواقعات کی تصحیح و تدوین پر مبارک باد دی اور امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی یہ سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ انھوں نے کہا کہ فارسی کے اثرات ہندوستان کی ادب و ثقافت اور زبانوں پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ ہندوستان اور ایران کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی مراسم مزید گہرے ہوں گے۔ اس سے قبل مہمانان ذی وقار کا تعارف کراتے ہوئے پروفیسر آزرمی دخت صفوی نے ڈاکٹر محمد رضا نصیری کی گراں قدر علمی و ادبی خدمات کا ذکر کیا اور سال رواں کے غالب بین الاقوامی انعام سے سرفراز ہونے کی مبارک باد دی۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر نصیری کو ایران میں ہندوستان کا سفیر معنوی کہنا چاہیے کیوں کہ انھوں نے ہندوستان کی تاریخ و فرہنگ سے متعلق متعدد متون کو عالمانہ تصحیح و تدوین کے ساتھ شائع کیا ہے، مثلاً تاریخ فیروز شاہی، تاریخ فرشتہ، تاریخ پنجاب، تاریخ ایلچی نظام شاہ وغیرہ۔ پروفیسر صفوی نے کہا کہ ان میں سے ایک تذکرۃ الواقعات مؤلفہ جوہر آفتابچی ہے جس کی رسم اجرا آج پروفیسر عرفان حبیب کے دست مبارک سے ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ دور ہمایوں کا یہ ایک انتہائی اہم تاریخی ماٴخذ ہے۔ چوں کہ اس کا مولف ہمایوں کی خدمت خاص میں رہتا تھا لہٰذا بہت سے تاریخی واقعات کا وہ عینی شاہد ہے۔ ہمایوں کے سفر ایران سے متعلق بڑی مفید اطلاعات اس سے دستیاب ہوتی ہیں جن میں چند ایسی بھی ہیں جن کا ذکر دوسرے منابع میں نہیں ملتا۔ پروفیسر صفوی نے اضافہ کیا کہ تذکرۃ الواقعات میں ان تمام مراسم و مراحم شاہنشاہی کا بیان تفصیل سے قلم بند کیا گیا ہے جو شاہ طہماسپ صفوی اور ہمایوں کے مخصوص باہمی تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سخنرانی کا آغاز کرتے ہوئے شعبۂ تاریخ کے سابق صدر پروفیسر سید علی ندیم رضاوی نے "تذکرۃ الواقعات" کی اہمیت اور افادیت پر مفید، مبسوط اور معلوماتی خطاب کیا۔ شعبۂ انگریزی کے سابق صدر پروفیسر عاصم صدیقی نے تذکرۃ الواقعات کے انگریزی تراجم کے حوالے سے کتاب اور اس کے مصنف جوہر آفتابچی کے احوال پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انھوں نے بتایا کہ تذکرۃ الواقعات کا انگریزی ترجمہ 1832ء میں چارلس اسٹیورٹ نے کیا۔ انھوں نے اس کا موازنہ صوفیاء کی سوانح حیات سے بھی کیا۔ پروفیسر عاصم صدیقی اور پروفیسر رضاوی نے اس بات کی نشاندہی کی کہ تذکرۃ الواقعات کے مصنف کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں پائی جاتیں۔ پروفیسر کریم نجفی برزگر نے اپنے خطاب میں تاریخ شاہیِ نیشاپوری کی اہمیت اور اس کے قلمی نسخوں کی افادیت و کیفیت پر روشنی ڈالی۔ ڈین فیکلٹی آف آرٹس پروفیسر ٹی این ستھیسن نے پروگرام کی کامیابی پر بالخصوص پروفیسر آزرمی دخت صفوی کو مبارک باد پیش کی۔ ڈاکٹر محمد رضا نصیری نے اس جلسہ کے انعقاد کے لیے مرکز تحقیقات فارسی کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی تذکرۃ الواقعات کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے آغاز میں پروفیسر محمد عثمان غنی، ڈائرکٹر مرکز تحقیقات فارسی نے سبھی مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ مرکز کی جانب سے پروفیسر آزرمی دخت صفوی اور پروفیسر محمد عثمان غنی نے ڈاکٹر محمد رضا نصیری صاحب کی علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات کے اعتراف میں لوح تقدیر پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد احتشام الدین نے کلمات تشکر ادا کئے۔

جیا پردا کے خلاف ایم پی۔ایم ایل اے کورٹ نے جاری کیا وارنٹ

مرادآباد: 24 دسمبر (پی این ایس) کورٹ نے فلم اداکارہ اور سابق رکن پارلیمنٹ جیا پردا کے خلاف وارنٹ جاری کیا ہے۔ یہ کارروائی عدالت میں غیر حاضری کے سبب کی گئی ہے۔ اس سے پہلے عدالت نے جیا پردا کو سمن بھیج کر حاضر ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس کے باوجود وہ حاضر نہیں ہوئی تھیں۔ یہ معاملہ ایک پروگرام کے دوران جیا پردا کے خلاف کئے گئے مبینہ نازیبا تبصرہ سے متعلق ہے۔ اس معاملے میں سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان، ان کے بیٹے عبداللہ اعظم، مرادآباد کے رکن پارلیمنٹ ایس ٹی حسن سمیت کئی دیگر سماجوادی پارٹی کے لیڈران پر معاملہ درج کیا گیا تھا۔ جیا پردا نے ان لیڈران پر عوامی طور پر نازیبا تبصرہ کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔ عدالت نے سبھی ملزمین کو اس معاملے میں پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔ جیا پردا کے خلاف وارنٹ جاری ہونے کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ سال 2019 لوک سبھا الیکشن کے نتائج کے بعد مرادآباد میں ایک تقریب میں سماجوادی پارٹی کے لیڈران پر جیا پردا کے خلاف نازیبا تبصرہ کرنے کا الزام لگا تھا۔ اس معاملے میں سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان، ایس ٹی حسن سمیت 6 لیڈران کے خلاف معاملہ درج کیا گیا تھا۔ ایم پی۔ایم ایل اے خصوصی عدالت میں اس معاملے کی سماعت چل رہی ہے۔ عدالت میں پیشی کے دوران موجود نہ ہونے پر جیا پردا کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ جاری کیا گیا۔ اس معاملے میں اعظم خان بھی ملزم ہیں۔ یہ معاملہ پہلے بھی سرخیوں میں آچکا ہے، جب 30 ستمبر، 2024 کو ان کے خلاف وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ اب اس معاملے کی آئندہ سماعت 9 جنوری 2025 کو ہوگی۔ جیا پردا نے 1994 میں تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) سے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ حالانکہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو سے اختلاف کے سبب ٹی ڈی پی سے رشتہ توڑ کر انہوں نے سماجوادی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی اور رام پور سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئیں۔ جیا پردا نے 2004 اور 2009 کے لوک سبھا الیکشن میں رامپور سے سماجوادی پارٹی کے ٹکٹ پر جیت حاصل کی۔ حالانکہ 2009 کے الیکشن کے دوران ان کے اور سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کے درمیان رشتے خراب ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اعظم خان نہیں چاہتے تھے کہ جیا پردا کو ایک بار پھر رامپور سے سماجوادی پارٹی کا ٹکٹ ملے، لیکن امر سنگھ کی مدد سے انہیں ٹکٹ ملا اور انہوں نے الیکشن میں جیت بھی حاصل کی۔ حالانکہ اس بار ان کی جیت کا فرق پہلے کے مقابلے کافی کم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد جیا پردا کی سماجوادی پارٹی سے دوری بڑھی اور انہیں پارٹی مخالف سرگرمیوں کے سبب پارٹی سے نکال دیا گیا۔

مدرسہ نور الہدیٰ بجلی پورہ میں دوسرے روز بھی سالانہ کھیل کود مقابلے کا سلسلہ جاری

کامیاب بچوں کو میڈل دے کر اعزاز سے نوازا گیا

شاہجہاں پور: 24 دسمبر (پی این ایس) مدرسہ نور الہدیٰ بجلی پورہ میں دوسرے روز بھی سالانہ کھیل کود مقابلے کا سلسلہ جاری رہا۔ مہمان خصوصی ضلع اقلیتی بہبود آفیسر محمد خالد نے کہا کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کی بھی بہت اہمیت ہے۔ اس سے بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشو و نما ہوتی ہے، اس لیے کھیل بھی ہماری زندگی کے لیے بہت اہم ہیں، دوسرے دن ہونے والے پرائمری بوائز کیٹیگری میں اے ٹیم 22 پوائنٹس لے کر پہلی اور اے ٹیم 9 اسکور کر کے پہلے نمبر پر رہی۔ پوائنٹس پری پرائمری میں 50 میٹر کی دوڑ میں ماہرہ اول، عادل سکنڈ، عارفہ سکنڈ، امان تیسرے نمبر پر رہیں۔ 100 میٹر ریس میں حسنین فرسٹ، ادیب سکنڈ، دانیال تھرڈ، جونیئر 100 میٹر گرلز کیٹیگری میں صبیحہ فرسٹ، فردوس سکنڈ، مسکان راٹھور نے تھرڈ پوزیشن حاصل کئے۔ سبھی فاتح کو میڈلز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر پرنسپل اقبال حسین عرف پھول میاں، محمد ممنون، معین خان، کامران حسین، شارق علی خان، حیدر علی، شارق علی، رخ زیبا، صبوحی خان، ظہور خان، زاہد خان وغیرہ موجود تھے۔

مدارس، مساجد، مزارات اور ملت کی جانی مالی حفاظت کرنا ملت اسلامیہ کے لئے بڑا چیلنج

سہارنپور (احمد رضا) مسلم طبقہ کو اذیت پہنچانے کے لئے مسلم علاقوں میں مندروں کے ساتھ ساتھ ہندو کنوئیں اور باؤڑیاں ڈھونڈنے کی ہوا سی چل پڑی ہے ایس ڈی ایم اور دیگر افسران ہندو شناخت کے نشانات تلاش کرتے گھوم رہے ہیں مسلم آبادی کے بیچ جان بوجھ کر مندر تلاش کرنے میں پوری انتظامیہ اور سرکاری مشینری مصروف ہیں دوسری جانب آنے والی ناگہانی آفتوں سے بچنے کے لئے مسلم طبقہ کچھ بھی حفاظتی انتظامات نہیں کر رہا ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ مسلم ابھی نیند غفلت میں ابھی اور ذلیل و خوار ہوگا تب کہیں جا کر اسکا ضمیر بیدار ہوگا آپ غور کریں کہ تیس کروڑ سے زیادہ مسلم آبادی والا طبقہ آج اپنے ہی ملک میں مختلف مشکلات اور مصائب سے گھرا ہوا ہے قدم بہ قدم تیس کروڑ سے زائد مسلمانوں کے لئے آج انکے بنیادی حقوق محفوظ نہیں ہے مدارس، مساجد اور مزارات بھی محفوظ نہیں ہیں ملک بھر میں مسجدوں کے نیچے مندر تلاش کرنے کی جیسے شرطیں لگ گئی ہیں ہر کوئی مندر تلاش کرنے میں مساجد کے ارد گرد پاگلوں کی طرح گھوم رہا ہے سرکاری مشینری اور پولیس کی ان شر پسندوں کو حمایت حاصل ہے وہیں عدالتوں کی خاموشی نے بھی ان دہشت پسند افراد کے حوصلہ بلند کر رکھے ہیں! بھارت بھر کم آبادی والا مسلم طبقہ ابھی بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا ہوا ہے! پورے ہندوستان میں جین سماج مائناریٹی میں آتا ہے سکھ سماج مائناریٹی میں آتا اور بنام مسلمان بوہرہ فرقہ مائناریٹی میں گنا جاتا ہے لیکن انکے پاس ہاسپٹل کالجز و دیگر رفاہی اداروں کی کمی نہیں ہے مگر سواد اعظم کا نعرہ لگانے لگوانے والوں کے پاس رات بھر شور مچانے اور سورج نکلنے کے بعد تک سونے کے علاوہ کچھ نہیں ہے قوم کو ذہن و شعور و فکر دینے والے رہنما و علماء کا مزاج ہی اگر بگڑ جائے مستقبل کی کوئی منصوبہ بندی نہ ہو صرف ہو ہا سے نکل کر اور کچھ سوچنے کی ذہنی صلاحیت ختم ہو جائے تو اس قوم کا یہی حال ہوتا ہے پوری قوم تعلیمی میدان میں دوسروں کی محتاج بن جاتی ہے جن بدمذہبوں سے ہمارے مسلک میں میں ہاتھ ملانا بھی روا نہیں تعلیمی ادارہ نہ ہونے کی بنیاد پر آج ہمارا سنی نوجوان انہیں بدمذہبوں کی صفوں میں بیٹھنے پر مجبور ہو جاتا ہے! ہندوستان آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کی دوسری سب سے بڑی اکثریت والا ملک ہے لیکن پچھلے پچاس سال میں اہلسنت والجماعت کے بینر تلے اب تک کوئی یونیورسٹی میڈیکل کالج یا ایسا کوئی عربک معیاری ادارہ نہیں بن پایا اگر ہم پچھلے پانچ دہائیوں کی بات کریں جس میں جماعت کا مزاج بگاڑ کر رکھ دیا گیا ہے اعراس جلسہ جلوس کو اس قدر رواج دیا گیا کہ ہم نے تعلیم گاہ دواخانہ و دیگر رفاہی کام یکسر بھول گئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت کا نوجوان تعلیم حاصل کرنے کیلئے غیروں کا محتاج ہو گیا اور جلسے جلوس کی وجہ سے جماعت کا شیرازہ بکھر گیا

چھ ماہ کے بجائے اب چھ منٹ میں تیار ہوں گے سوال

علی گڑھ: 24 دسمبر (پی این ایس) چھ ماہ کے بجائے اب چھ منٹ میں موڈ سمجھنے کے لیے سوالات تیار ہوں گے۔ اس سے وقت کی بھی بچت ہوگی۔ یہ کامیابی شعبہ سائیکالوجی کے پروفیسر نے حاصل کی۔ یہ کامیابی ایس ایم خان کو دو سال کی تحقیق کے بعد ملی۔ ایپلی کیشن جلد ہی دنیا کے لیے دستیاب ہوگی جس کی تیاریاں آخری مراحل میں ہیں۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے ماہرین مضمون کسی شخص کی ذہنی کیفیت کو سمجھ سکیں گے۔ کسی بھی شخص کی ذہنی کیفیت کو سمجھنے کے لیے نظریاتی، عملی اور مستند سوالات تیار کیے گئے ہیں۔ سوالات کی تعداد زیادہ ہو سکتی ہے، لیکن 30 سوالات کو مثالی سمجھا جاتا ہے۔ کسی بھی پروفیسر کو ان سوالات کی تیاری میں چھ ماہ لگتے ہیں۔ اس سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ وقت بچانے کے طریقوں پر پروفیسر ایس ایم خان نے ریسرچ شروع کی۔

موٹر سائیکل اور کار کی ٹکر: 2 نوجوان جاں بحق، 1 زخمی

علی گڑھ: 24 دسمبر (پی این ایس) مدن پور سے گھر لوٹتے ہوئے تین بائک سوار نوجوان جو کہ علاقے کے گاؤں خیراتیہ کے رہنے والے ہیں، گوری بازار۔رودراپور روڈ پر ندو پور چوراہے کے قریب ایک کار سے ٹکرا گئے، جس کی وجہ سے تینوں شدید زخمی ہو گئے۔ دو نوجوان کل رات مختلف اسپتالوں میں دوران علاج دم توڑ گئے۔ جبکہ تیسرے کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے موت کی خبر سن کر دونوں خاندانوں میں کہرام مچ گیا۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ امیت عرف ٹائیگر شرما ولد راج کمار شرما (19) ساکن گاؤں کھیریاں، اپنے ساتھی منوج یادو (21) ولد جے ناتھ یادو اور روہت ولد یوگیندر نشاد کے ساتھ پیر کو مدن پور میں ایک جگہ پر گئے تھے تاکہ وہ فیس بک لائیو کے لیے ایک ویڈیو بنائیں۔

دختر رسول بی بی فاطمہ کی ولادت پر محفل کا انعقاد

امروہہ۔ حسب روایت قدیم سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی دختر رسول بی بی فاطمہ زہرا کی یوم ولادت پر محفل مقاصدہ کا انعقاد حضرت امام علی نقوی ٹرسٹ کے زیر اہتمام کیا گیا۔ محفل میں افتتاحیہ کلمات مولانا عمران طرابی نے فرمائے۔ اپنی تقریر میں مولانا نے کہا کہ بی بی سے حضرت محمد رسول اللہ بہت محبت کرتے تھے اور انکو اپنے جگر کا ٹکڑا کہتے تھے۔ تلاوت کلام الٰہی کے بعد نعت پاک ندیم امروہوی نے پیش کی۔ منتخب شعراء کرام کا کلام پیش خدمت ہے

پکارو گے تو فوراً آئیں گے مشکلکشا رہبر
یہ ممکن ہی نہیں امداد میں تاخیر ہو جائے
ڈاکٹر لاڈلے رہبر

قصیدہ تین مصرعوں میں لکھا قدرت نے زہرا کا
نہیں ممکن کہ ایسی مدح پھر تحریر ہو جائے
جمال فہمی

یہی وہ ہیں جنھوں نے سر کٹے دربار خطبوں سے
یہی وہ ہیں اگر چاہیں تبسم تیر ہو جائے
لیاقت امروہوی

خُدا نے ایک ہی بیٹی مُحمد کو عطا کی تھی
تو کیسے سیّدہ کی پھر کوئی ہمشیر ہو جائے
ضیغم شمیم امروہوی

ہم کو نا مٹا پائیں گے ہرگز بھی ستمگر،
ہم فاطمہ زہرا کی دعاؤں کا اثر ہیں۔
شاندار امروہوی

انکے علاوہ اشرف فراز امروہوی، حسن مجتبیٰ واحد، سرفراز امروہوی، قیصر مجتبیٰ، ڈاکٹر مبارک، ضیاء کاظمی و دیگر شعراء نے بھی بارگاہ دختر رسول کی شان میں کلام پیش کیا۔ نظامت ماہر تعلیم ندیم رضا نے انجام دی۔ منتظمین کی جانب سے نذر کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

شعری مجموعہ کے رسم اجراء کے موقع پر شعری نشست کا انعقاد۔

مودہا، ہمیر پور (حفظ الرحمن) اہل مودہا اپنے ادبی ذوق و شوق کے لیے ملک بھر میں اپنا منفرد مقام رکھتے ہیں۔ یہاں منعقد ہونے والی ہر چھوٹی بڑی شعر و ادب کی محفل بہت ہی خاص ہوتی ہے۔ شعر فہمی مودہا کے خمیر میں شامل ہے۔ مودہا کی دھرتی میں کئی نامور شعراء نے جنم لیا ان میں سے تین شاعر ایسے گزرے جن کے دیوان منظر عام پر آچکے ہیں پہلا شعری مجموعہ استاد شاعر مرحوم کریم مودھوی کا شناخت کے نام سے ان کے حیات میں ہی شائع ہو چکا تھا اور علم ادب کے سمندر حنیف نجمی کا دیوان بھی منظر عام پر آچکا ہے حالانکہ حنیف نجم کئی برس قبل مودہا سے ہجرت کر چکے ہیں اسے لے ان کی علمی صلاحیت سے اہل مودہا مستفید ہونے سے محروم ہیں۔ تیسرا شعری مجموعہ مرحوم ماسٹر مسرور احمد مسرور کا گزشتہ شب "زخموں کی کاشت" کے نام سے منظر عام پر آیا ہے حالانکہ اس پر مسرت موقع پر ماسٹر مسرور احمد اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی باتیں اور یادیں آج بھی اہل مودہا کے ذہنوں پر خوش بو کی طرح موجود ہیں۔ ماسٹر مسرور احمد کا شعری مجموعہ ان کے وارسان کی جانب سے نہیں بلکہ مرحوم کے رفقائے خاص فیروز کمال کے صاحبزادے و مرحوم سہیل احمد کے بھتیجے انجینیر ممنون احمد بخش نے بڑی محنت سے مرتب کرا سے چھپوا کر ایک شاگرد کا حق ادا کر دیا۔ شعری مجموعہ کا رسم اجراء قدیمی ادارہ ہرحمانیہ انٹر کالج کے اساتذہ کے دست مبارک سے کیا گیا۔ بعد از رسم اجراء ایک شعری نشست کا انعقاد بھی کیا گیا۔ نشست کی صدارت ڈاکٹر اقبال احمد ایڈووکیٹ و نظامت کے فرائض فخر الدین یاور نے انجام دے۔ جو چار قدم جب میں سرحد سے نکل آیا اقبال ایڈووکیٹ ان کے علاوہ ساحل مودھوی قاتل اور قدرت اللہ نے بھی اپنے کلام پیش کے۔ آخر میں ممنون احمد بخش نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

اللہ تک پہنچنے کے لیے حضرت فاطمہ سے محبت ضروری ہے: مولانا اشفاق حسین

امبیڈکر نگر۔ بسکھاری۔ موضع رودر پور بھگاہی میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت پر محمد عباس کی رہائش گاہ پر محفل کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت حوزہ علمیہ بقیۃ اللہ کے پرنسپل مولانا اشفاق حسین نے کی اور مہمان خصوصی مولانا کوثر علی، مولانا رمضان علی صابری، مولانا ظفر معروفی، مولانا ذیشان علی تھے۔ محفل کا آغاز محمد حسن جونپوری کے ذریعے تلاوتِ قرآن سے ہوا، جس کے بعد مولانا ظہیر، مولانا کاشف، حاجی علی امام وغیرہ نے نظم و نثر کی صورت میں خراج عقیدہ پیش کیا، جس کی نظامت مولانا مشیر عباس مصطفوی نے کی۔ جس میں طالب علی آشو، محمد وصی، عباس، ماسٹر یاور علی، محمد شکیل، حسن عباس، رضوان علی، احرار حسین، حیات علی، محمد سرتاج، توفیق علی، ماسٹر سلمان، عرفان حیدر، ظہیر عباس، حسن امام، ناصر حسین، وزیر حسن، حاجی انور علی وغیرہ سمیت معززین موجود تھے۔ مولانا اشفاق حسین جو کہ پروگرام کی صدارت کر رہے تھے، نے کہا کہ محمد صاحب کی پیاری بیٹی کو سماجی، تعلیمی اور روحانی بیداری کے لیے ایک نمونہ سمجھنا چاہیے کیونکہ امام حسن اور امام حسین کی پرورش کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی، یعنی ان کی سیرت اور کردار کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مذکورہ پروگرام کے بعد ایک مذہبی مقام بہ نام امام حسین کا سنگ بنیاد مولانا ظہیر حسن کربلائی صدر تنظیم حق کی نگرانی میں محمد عباس، محمد علی بدھوانی، مرحوم رجب علی ولد جعفر علی بدھوانی کی جانب سے رکھا گیا۔ اس موقع پر سید رضا عباس، سجاد حسین، حسن رضا، ماسٹر اسحاق مہدی، ڈاکٹر شاہد، کامران پردھان، قاضی محمد صالح یو پی پی، رام نگر تجارتی بورڈ کے سرپرست حاجی بدر الحسن وغیرہ بنیادی طور پر موجود تھے۔

نئے سال 2025 کا تحفہ:

تاج محل کے شہر آگرہ جانے کے لیے لگیں گے صرف 60 روپے

آگرہ: 24 دسمبر (پی این ایس) میٹرو ٹرین کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ سال 2025 میں میٹرو ٹرینیں 10 اسٹیشنوں تک چلائی جائیں گی۔ میٹرو 29.4 کلومیٹر تک چلے گی۔ پہلے کاریڈور میں 13 اسٹیشن اور دوسرے کاریڈور میں 14 اسٹیشن ہیں۔ پہلے کاریڈور تاج ایسٹ سے سکندرہ تک ہے۔ دوسرا کوریڈور ایلیویٹڈ ہے جو آگرہ کینٹ سے کالندی وہار تک بنایا جائے گا۔ پہلے کاریڈور میں میٹرو تاج ایسٹ سے منکمیشور اسٹیشن تک چل رہی ہے، جولائی 2025 تک، میٹرو آر بی ایس کالج اسٹیشن تک چلنا شروع ہو جائے گی۔ چاروں اسٹیشن تعمیر ہو چکے ہیں۔ ٹریک کے لیے ٹنلنگ کا کام جاری ہے۔ دونوں کاریڈور کی تعمیر 8379 کروڑ روپے کی لاگت سے کی جا رہی ہے۔ میٹرو کے دونوں کوریڈور دسمبر 2026 تک مکمل ہو جائیں گے۔ کرایہ کی بات کریں تو آپ 60 روپے میں میٹرو کے ذریعے پورے شہر کا سفر کر سکیں گے۔ اس سے ٹریفک میں آسانی ہوگی اور سیاحت کو بھی فروغ ملے گا، میٹرو پہلی بار آگرہ میں 5 مارچ 2024 کو چلائی گئی۔ اس وقت میٹرو ٹرینیں صرف چھ اسٹیشنوں پر چل رہی ہیں۔ اس میں تاج ایسٹ اسٹیشن، کیپٹن شبھم گپتا اسٹیشن، فتح آباد روڈ اسٹیشن، تاج محل اسٹیشن، امبیڈکر چوک اسٹیشن اور منکامیشور اسٹیشن پر میٹرو چل رہی ہے۔ اس کا عملی طور پر وزیر اعظم نے افتتاح کیا۔ میٹرو ٹرین کے چلنے سے آگرہ میں ٹریفک آسان ہو گیا ہے۔ اس میں روزانہ 5 ہزار سے زائد مسافر سفر کر رہے ہیں۔

اتر پردیش میٹرو ریل کارپوریشن کے پروجیکٹ ڈائریکٹر اروند رائے کا کہنا ہے کہ میٹرو ٹرین کا کام ابھی تک ادھورا ہے۔ جب دونوں کاریڈور بن جائیں گے تو آگرہ کی تصویر بدل جائے گی۔ اس کام کو 2026 تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ اتر پردیش میٹرو ریل کارپوریشن کے ڈپٹی جنرل مینیجر پنچانن مشرا نے بتایا کہ فی الحال میٹرو پہلے کاریڈور کے صرف 6 اسٹیشنوں پر چل رہی ہے۔

17 سالہ دلت نابالغ کے ساتھ ظلم کی انتہا، زخمی نابالغ نے کی خودکشی

برہنہ کر کے پیٹا، پیشاب پلایا... تھوک چٹوایا اور ویڈیو بنایا

بستی: 24 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے بستی ضلع سے دل دہلا دینے والی خبر سامنے آئی ہے۔ بستی میں 17 سالہ دلت نابالغ کے ساتھ ظلم کی انتہا کر دی گئی۔ اسے گھر سے سالگرہ کی تقریب میں مدعو کیا گیا تھا۔ ملزم نے اسے برہنہ کیا اور وہیں اس کی پٹائی کی۔ پیشاب پلاتے وقت ویڈیو بنائی۔ ملزمان نے مار پیٹ کے بعد قابل اعتراض ویڈیو بنائی۔ تھوک کر چاٹنے کا بھی الزام ہے۔ متاثرہ خاندان نے پولیس سے شکایت کی لیکن پولیس نے ایک نہ سنی۔ اس سے دلبرداشتہ نوجوان نے خودکشی کر لی۔ متاثرہ کے اہل خانہ لڑکے کی لاش کو تھانے لے گئے لیکن پولیس نے اسے نظر انداز کر دیا۔ مشتعل خاندان والے لاش لے کر ایس پی آفس پہنچے۔ معلومات کے مطابق، بستی کے کپتان گنج میں سالگرہ کی تقریب میں مدعو کر اس کے ساتھ غیر انسانی حرکتوں سے پریشان نوجوان نے پیر کو پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ الزام ہے کہ پارٹی میں موجود من بڑھوں نے لڑکے کو کپڑے اتارنے پر مجبور کیا، مارا پیٹا اور پیشاب پلایا۔ اس کی ویڈیو بھی بنائی۔ جب لڑکے نے ان سے ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کو کہا تو ملزم نے اسے تھوک کر چٹایا، لڑکے کے ماموں کی شکایت پر پولیس نے چار ملزمان کے خلاف مار پیٹ، تشدد کے ذریعے توہین اور خودکشی پر مجبور کرنے کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے تین کو گرفتار کر لیا۔ سنت کبیر نگر ضلع کے بیلہر کلا علاقہ کا رہنے والا نوجوان کپتان گنج علاقہ میں اپنے ماموں کے گھر میں رہ کر پڑھائی کرتا تھا۔ وہ دسویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس کے ماموں کے مطابق 20 دسمبر کی رات گاؤں کے کچھ نوجوانوں نے اسے سالگرہ کی تقریب کے بہانے بلایا تھا۔ وہاں من بڑھوں نے اس کے کپڑے اتارے، مارا پیٹا، پیشاب پلایا اور اس کی ویڈیو بنائی۔ کسی طرح نوجوان بھاگ کر گھر پہنچا۔ اس کے بعد وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ پولیس اسٹیشن گئے اور شکایت درج کرائی۔ پولیس نے اگلے دن دو ملزمان کو پکڑا لیکن شام کو چھوڑ دیا۔ نوجوان نے جب قابل اعتراض ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کو کہا تو ملزمین نے اسے تھوک کر چٹایا۔ اس سب سے پریشان ہو کر نوجوان نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ لواحقین لاش لے کر تھانے پہنچ گئے اور ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کرنے لگے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنا چاہا تو لواحقین لاش کو ایس پی آفس لے گئے۔ کافی کوشش کے بعد پولس نے اسے تسلی دی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ سی او کلواری پردیپ کمار تیواری نے بتایا کہ لڑکے کے ماموں کی شکایت پر ونے کمار، آکاش اور سونل ساکن کوٹیل پورہ، کاجو پر ساد ساکنہ کیلی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ سونل کے علاوہ تینوں ملزمین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ چار ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے تین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مقامی پولیس کی لاپرائی کی وجہ کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔

لکھنؤ اور غازی پور میں دو بینک لٹیرے ہلاک، 3 گرفتار

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں دو دن پہلے انڈین اوورسیز بینک کے 42 لاکروں کو توڑ کر لاکھوں کی دولت چوری کرنے والے دو لٹیروں کو پولیس نے الگ الگ مڈھ بھیڑ میں مار گرایا ہے جبکہ دیگر تین کو گرفتار کرلیا گیا۔ بدمعاشوں کے قبضے سے لوٹا گیا مال برآمد کیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع نے منگل کو بتایا کہ پولیس نے گذشتہ دیر رات کسان پتھ کے نزدیک ہوئے مڈھ بھیڑ میں کار سوار ایک لٹیرے کو مار گرایا جبکہ دوسرا فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ مارے گئے بدمعاش کی شناخت سوبند کے طور پر کی گئی ہے۔ اس سے پہلے پیر کی صبح کسان پتھ پر مڈھ بھیڑ میں پولیس نے تین بدمعاشوں کو گرفتار کیا تھا جن میں ایک کو زخمی حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس درمیان آج علی الصبح غازی پور کے گہمر علاقے میں بہار سرحد پر پولیس مڈھ بھیڑ کے دوران پولیس نے ایک مسلح مڈھ بھیڑ میں ایک اور بینک لٹیرے کو مار گرایا۔ مارے گئے بدمعاش کی شناخت بہار میں منگیر ضلع باشندہ سنی دیال کے طور پر کی گئی ہے۔ حالانکہ بائیک پر سوار دیگر ایک بدمعاش پولیس کو چکما دے کر فرار ہوگیا۔ ذرائع کے مطابق الگ الگ مڈھ بھیڑ کے دوران گرفتار یا مردہ لٹیروں کے پاس سے پولیس کو بینک سے لوٹے گئے مال میں لاکھوں کے زیورات اور نقدی ملی ہے۔

نہرو کو مسلمانوں کی فکر تھی، دلتوں اور محروم لوگوں کی نہیں

وزیر داخلہ امت شاہ کے دفاع میں اترے وزیر اعلی یوگی، کانگریس پر کیا حملہ

لکھنؤ۔اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو امبیڈکر تنازعہ پر وزیر داخلہ امت شاہ کا دفاع کیا۔ لکھنؤ میں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کانفرنس کانگریس کے ذریعہ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کی توہین سے متعلق ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر مادر ہند کے عظیم فرزند تھے۔ وہ مالیات، معاشیات اور امن و امان کے بڑے ماہر تھے۔ اپنے علم سے ہندوستان کو روشن کیا۔ ہر ہندوستانی ان کے لیے احترام کا جذبہ رکھتا تھا۔

صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کانگریس اور دیگر جماعتوں کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی فطرت ہمیشہ امبیڈکر مخالف رہی ہے۔ وہ سماج کو تقسیم کرنے کی سیاست کرنا چاہتے ہیں۔ سی ایم نے کہا کہ کانگریس کی تاریخ دلتوں کو محروم کرنے کی رہی ہے۔ اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نہیں چاہتے تھے کہ بابا صاحب آئین کمیٹی کا حصہ بنیں۔ یو پی اے حکومت کے دوران بابا صاحب کی تصویر کو نہرو نے کوڑے مارتے ہوئے دکھایا تھا۔ اس کے لیے اس وقت کے انسانی وسائل کے وزیر کپل سبل کو معافی مانگنی پڑی۔ بی جے پی نے ہمیشہ ان کا احترام کیا۔ یادگاریں انگلینڈ اور ممبئی میں بھی بنائی گئی ہیں۔ پنچ تیرتھ قائم ہو چکے ہیں۔ این ڈی اے حکومت جو کام کر رہی ہے اس کا تعلق بھی ڈاکٹر امبیڈکر کی روح سے ہے۔ ٹوائلٹ، پی ایم آواس اور دیگر اسکیمیں بابا صاحب کو وقف ہیں۔ کانگریس نے دلتوں اور پسماندہ طبقات کو تقسیم کر کے ان کے ساتھ ناانصافی کی۔ کانگریس نہیں چاہتی تھی کہ ڈاکٹر امبیڈکر کو آئین کی ڈرافٹنگ کمیٹی کا چیئرمین بنایا جائے۔ کانگریس حکومت کے دور میں ڈاکٹر امبیڈکر کو کتابوں میں پنڈت نہرو کے ذریعہ کوڑے مارتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ کانگریس نہیں چاہتی تھی کہ بابا صاحب پارلیمنٹ میں جائیں۔ بابا صاحب کو شکست دینے کے لیے ان کے ساتھی نارائن کاجولکر کو ان کے خلاف لڑنے کے لیے تیار کیا گیا۔ جس کی وجہ سے بابا صاحب ہار گئے۔ بابا کو بی جے پی کی حمایت یافتہ حکومت نے بھارت رتن دیا تھا۔

بابا صاحب کے استعفیٰ کے بعد کانگریس حکومت نے انہیں ایوان میں بولنے کی اجازت نہیں دی۔ بابا صاحب نے اپنے استعفیٰ میں کہا تھا کہ کانگریس کو دلتوں کی نہیں مسلمانوں کی فکر ہے۔ ایس پی بابا صاحب اور ملک کے محروموں اور دلتوں کی توہین کرنے کی کانگریس کی روایت پر عمل پیرا ہے۔ 2012 میں ایس پی حکومت نے کہا تھا کہ دلت شعور کی یادگاروں کو گرا دیا جائے گا۔ بابا صاحب کے نام سے منسوب اداروں کے نام تبدیل کر دیے گئے۔ وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان کو آدھا ادھورا پیش کر کے ہنگامہ کیا جا رہا ہے۔ آج بھی وہی سلوک کر رہے ہیں۔ ہم لکھنؤ میں بابا صاحب کے نام پر ایک قومی سینٹر بنا رہے ہیں۔ ہم نے ہر سرکاری دفتر میں بابا صاحب کی تصویر لگوائی ہے۔ یوپی سے ایک دلت کو صدر بھی بنایا گیا ہے۔ ان لوگوں نے بابا صاحب کے بارے میں کیا کہا، ایس پی حکومت میں سپر سی ایم کہلانے والے لیڈر ڈاکٹر امبیڈکر کے بارے میں کیا کہا؟ میں راہل گاندھی سے پوچھوں گا کہ کیا پارلیمنٹ میں ہاتھا پائی ہوگی؟ بی جے پی کے دو رکن پارلیمان زخمی ہوئے ہیں۔ ایک بزرگ رکن پارلیمنٹ اور سابق وزیر زخمی ہوئے ہیں۔ ان سب کو ملک سے معافی مانگنی ہوگی۔ ملک کے عوام انہیں معاف نہیں کریں گے۔ عوام نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ عوام انہیں مستقبل میں بھی مسترد کر دیں گے۔

اتر پردیش میں بھی نو ڈیٹینشن پالیسی پر چرچا شروع

کیا یوپی میں بھی ختم ہوجائے گی 5ویں اور 8ویں کلاس میں فیل نہ کرنے کی پالیسی، مرکز کی پالیسی پر ہوگا منتھن

لکھنؤ۔ اتر پردیش کی نو ڈیٹینشن پالیسی پر چرچا شروع ہوگئی ہے۔ یہ پالیسی آٹھویں جماعت تک لاگو ہے۔ اس پالیسی کے تحت آٹھویں جماعت تک طلبہ کو فیل نہ کئے جانے کی پالیسی لاگو ہے۔ بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے ایک سینئر افسر کا کہنا ہے کہ ریاست نے حق تعلیم قانون کو لاگو کیا ہے۔ آر ٹی ای ایکٹ کے تحت آٹھویں جماعت تک کے طلباء کو کلاس میں نمبروں کی بنیاد پر نہ روکنے کی پالیسی ہے۔ اس سلسلے میں انتظامات کیے گئے ہیں۔ اسے حکومت کی پالیسیوں میں شامل کیا گیا۔ پانچویں اور آٹھویں جماعت کے طلباء کے امتحانات ہیں، لیکن انہیں اگلی جماعت میں پرموٹ کرنے سے نہیں روکا جاتا۔ اب، مرکز کے نئے نوٹیفکیشن کی بنیاد پر، یوگی آدتیہ ناتھ حکومت اعلی سطح پر غور خوض کے بعد کوئی فیصلہ لے سکتی ہے۔ رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ کے تحت 8ویں جماعت تک کے طلباء کو امتحانات سے گزرنا ہوتا ہے، لیکن پاسنگ نمبر سے کم آنے پر بھی انہیں کلاس سے روکنے کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے کمزور طلبہ کو بھی اگلی کلاسوں میں پرموٹ کیا جا رہا تھا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس قسم کی پالیسی سے تعلیمی معیار متاثر ہو رہا ہے۔ طلباء میں مقابلے کا جذبہ کم ہو رہا ہے۔ اس قسم کی صورتحال کے پیش نظر مرکزی حکومت نے اپنی پالیسیوں میں تبدیلی کی ہے۔

آسام، بہار، گجرات، ہماچل پردیش، جموں و کشمیر، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، میگھالیہ، ناگالینڈ، پنجاب، راجستھان، سکم، تمل ناڈو، تریپورہ، اتراکھنڈ، مغربی بنگال، دہلی اور دادر اینڈ نگر حویلی جیسی ریاستوں میں نو ڈیٹینشن پالیسی کو پہلے ہی ختم کر دیا گیا ہے۔ اب ملک کے سب سے بڑی ریاست پر ہر کسی کی نظر ہے۔ 5ویں اور 8ویں جماعت کے امتحانات میں ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے یا فیل ہونے والے طلباء کو کلاسز سے روکنے کے بارے میں فیصلہ محکمہ بنیادی تعلیم کی سطح پر کیا جائے گا۔ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اس سلسلے میں جلد میٹنگیں شروع ہو جائیں گی۔ اگر بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی سطح پر نو ڈیٹینشن پالیسی کو ختم کرنے کا فیصلہ لیا جاتا ہے، تو یہ ریاست کے تمام سرکاری اور نجی اسکولوں پر بیک وقت لاگو ہوگا۔ اس کے بعد تمام اسکولوں میں پانچویں اور آٹھویں جماعت کے طلبہ امتحان پاس کرنے کے بعد ہی اگلی جماعت میں پرموشن حاصل کر سکیں گے۔

کنور گلوبل اسکول نے اداکار سنجے مشرا کی موجودگی میں منایا اپنا 8واں یوم تاسیس

لکھنؤ۔ کنور گلوبل اسکول نے اپنا آٹھواں یوم تاسیس مشہور اداکار سنجے مشرا کی موجودگی میں دھوم دھام سے منایا۔ یہ تقریب ایک بڑی کامیابی تھی، جس میں طلباء، والدین اور اساتذہ نے مل کر اسے ایک یادگار دن بنایا۔ پروگرام کا آغاز شمع روشن کر کے کیا گیا، جس میں کنور گلوبل اسکول کے سرپرست اور راجیش سنگھ دیال کے آنجہانی بیٹے کنور یشرت کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مہمان خصوصی مسٹر سنجے مشرا کو یوپی کے میڈیسن مین اور اسکول کے چیئرمین مسٹر راجیش سنگھ دیال نے پھول اور یادگاری تحفہ دے کر نوازا۔ اپنے خطاب میں شری سنجے مشرا نے شری راجیش سنگھ دیال کی بے لوث خدمات کی تعریف کی، اسکول کی بہتری کے لیے ان کی قربانیوں اور تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال میں ان کے نمایاں سماجی اقدامات پر روشنی ڈالی۔ شری مشرا نے اسکول کے بنیادی ڈھانچے اور سہولیات کی بھی تعریف کی، اور ہندوستان کے بہتر مستقبل کی تشکیل کے لیے ادارے کے عزم کو تسلیم کیا۔ مزید برآں، شری سنجے مشرا نے طالب علموں کے ساتھ زندگی کے قیمتی اسباق اور کامیابی کے منتر شیئر کیے، اور انہیں بہتر لوگ بننے کی ترغیب دی۔ طلباء ان کی حکمت اور جوش کے الفاظ سے مسحور ہو گئے۔ اس کے بعد ثقافتی پروگرام میں ٹیلنٹ کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا جس میں طلباء نے مختلف گیت اور رقص پیش کیا۔ پری پرائمری کے طلباء نے اپنی دلکش پرفارمنس سے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ پروگرام میں بھگوان بدھا کی زندگی پر ایک دلکش ڈرامہ بھی پیش کیا گیا جس نے سامعین کو مسحور کر دیا۔ اظہار تشکر اسکول کے پرنسپل اپوڈی نے پیش کیا۔

یوتھ لٹریچر ٹیلنٹ ایوارڈ کے تحت نوجوانوں کے شعری مقابلے کا انعقاد

پروگرام میں مختلف اضلاع سے 100 سے زائد شرکاء نے کی شرکت

لکھنؤ۔ بھارت رتن اٹل بہاری واجپائی جی کے 100 ویں یوم پیدائش کے موقع پر، لکھنؤ کے محکمہ زبان کے زیر انتظام اتر پردیش سنسکرت انسٹی ٹیوٹ اور اتر پردیش لینگویج انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے یوتھ ساہتیہ پرتبھا سمن کے تحت ایک نوجوان شاعری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ حکومت، آج، 24 دسمبر 2024۔ سماجی اتحاد میں بھارت رتن شری اٹل بہاری واجپائی کی شراکت" کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد اتر پردیش سنسکرت سنستھان، نیو حیدرآباد کے آڈیٹوریم میں کیا گیا۔ پروگرام کا افتتاح اتر پردیش سنسکرت سنستھان کے ڈائرکٹر اور مدعو مقررین/ ججوں نے چراغ جلا کر اور سرسوتی کی مورتی کو مالا چڑھا کر کیا، پروگرام میں شریک طلباء، سامعین اور مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے، ڈائریکٹر شری ونے سریواستو نے اپنے خطاب میں کہا۔ کہ اٹل جی ایک سچے انسان اور مقبول عوامی لیڈر تھے۔ قومی افق پر گڈ گورننس کے علمبردار، ترقی پسند اور صاف ستھری شبیہ کے حامل شاعر اور صحافی، سرسوتی کے بیٹے پنڈت اٹل بہاری واجپائی ایک شخص کا نام نہیں بلکہ ایک نظریے کا نام ہے۔ قومی مفاد، عوامی مفاد اور قومی زبان ہندی کے پرزور وکیل، اٹل جی سیاست دانوں میں قوم پرستی اور اخلاقیات کی علامت ہیں۔ شری اٹل جی، واسودیو کٹمبکم کے جذبے سے بھرپور اور ستیم شیوم سندرم کے وکیل، 1955 میں فعال سیاست میں داخل ہوئے۔ 1992 میں پدم وبھوشن سے نوازے گئے اٹل جی کو اسی سال ہندی گورو سمان سے بھی نوازا گیا۔ سال 2014 میں انہیں ملک کے سب سے بڑے اعزاز بھارت رتن سے نوازا گیا۔ اٹل جی نے عظیم سائنسدان بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی قیادت میں 11 مئی اور 13 مئی 1998 کو پوکھران میں جوہری تجربات کیے، جس نے پوری دنیا کو چونکا دیا۔

نوجوان شاعری مقابلہ پروگرام میں ریاست کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے 14 سے 40 سال کی عمر کے 100 سے زائد شرکاء نے حصہ لیا۔ شعری مقابلے میں پہلا انعام پیوش سندریال کو، دوسرا انعام شیوم سریواستو کو، تیسرا انعام دیواکر کوشک کو اور 10 تسلی کے انعامات شیوم سنوارا، آیوش یادو، سیتا کانت مشرا، نیہا مشرا، ستیہ دیو سنگھ، پرشانت کشواہا، مناس کو دیا گیا۔ ، ابھیشیک کمار اوستھی، انمول مشرا اور جئے گپتا کو میمنٹو اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ نوجوانوں کے شعری مقابلے میں ججز کے طور پر پروفیسر انوپم پٹیل، پروفیسر ہندی شعبہ، لکھنؤ یونیورسٹی، ڈاکٹر شراون کمار گپتا، پروفیسر ہندی شعبہ، ودیانت پی جی کالج، لکھنؤ، پروفیسر نیتو شرما، چیئرمین، ہندی شعبہ، آئی ٹی کالج لکھنؤ اور پروفیسر سرویش سنگھ، پروفیسر ہندی شعبہ، ڈاکٹر بھیم راو امبیڈکر لکھنؤ یونیورسٹی کو مدعو کیا گیا تھا۔ پروفیسر اوم پرکاش پانڈے، ڈاکٹر شیلیندر پرساد شرما اور ڈاکٹر سریندر وکم، جنہوں نے سماجی اتحاد میں بھارت رتن شری اٹل بہاری واجپائی کی شراکت کے موضوع پر سیمینار میں شرکت کی، نے شری اٹل بہاری کی شخصیت اور کام پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

چودھری چرن سنگھ ہندوستانی سیاست کے ایک اہم رہنما تھے

کسان ملک کی معیشت اور غذائی تحفظ کی بنیاد ہیں، انٹیگرل یونیورسٹی میں یوم قومی کسان کا انعقاد

لکھنؤ۔(پی این ایس) انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ کے انٹیگرل انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچرل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی کے مرکزی آڈیٹوریم میں یوم قومی کسان کے موقع پر ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ کسان کا دن خاص طور پر چودھری چرن سنگھ جی کی یاد میں منایا جاتا ہے، جنہوں نے اپنی زندگی بھر ہندوستانی کسانوں کے مفادات کے لیے جدوجہد کی اور ملک میں زرعی اصلاحات کی بنیاد رکھی۔ چودھری چرن سنگھ ہندوستانی سیاست کے ایک اہم رہنما تھے اور 28 جولائی 1979 سے 14 جنوری 1980 تک ہندوستان کے وزیر اعظم رہے۔ ان کا تعاون خاص طور پر ہندوستانی زرعی شعبے اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بے مثال تھا۔ اتر پردیش حکومت کے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ (آئی اے ایس) اس تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ اپنے خطاب میں منوج کمار سنگھ نے کسانوں کے تعاون کو بے مثال قرار دیا اور کہا، کسان ملک کی معیشت اور غذائی تحفظ کی بنیاد ہیں، ان کی محنت اور لگن کی وجہ سے ہی ہمارا ملک خوشحال اور محفوظ ہے۔ آنجہانی چودھری چرن سنگھ جی پی ایس کا تعاون، جنہوں نے آج کسانوں کے حقوق کے لیے تاریخی جدوجہد کی اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے، بہت سے قدم اٹھائے، ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔" چیف سکریٹری نے مزید کہا، اتر پردیش حکومت زراعت کے شعبے کی مجموعی ترقی کے لئے مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش حکومت نے زراعت کے شعبے میں بہت سے نئے قدم اٹھائے ہیں۔ اتر پردیش حکومت زراعت کے لئے ریموٹ سینسنگ تکنیکوں کا استعمال کر رہی ہے۔ اس سروے کے ذریعے زمین اور فصلوں کی حالت کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سی فصل کس گاؤں میں اگائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اتر پردیش حکومت بھی گوگل کے ساتھ تعاون کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔ یہ اقدام کسانوں کو موسم کی حقیقی معلومات فراہم کرے گا تاکہ وہ بہتر فیصلے کر سکیں، اس سکیم کے تحت کچھ کسانوں کے موبائل فون پر بھیجا جائے گا اور یہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ صلاحیت بڑھے گی۔ اس کے علاوہ چیف سکریٹری نے کہا کہ 10 دسمبر کو واشنگٹن میں ورلڈ بینک کے ساتھ یوپی ایگریس کے نام سے 4000 کروڑ روپے کا پروجیکٹ پاس کیا گیا ہے۔

اس پروجیکٹ کا بنیادی مقصد یوپی کے 28 کم زرعی پیداوار والے اضلاع کی زرعی پیداواری صلاحیت کو قومی اوسط سے اوپر لانا ہے۔ اس کے علاوہ، اتر پردیش حکومت زراعت کے لیے ایک خصوصی اقتصادی زون (SEZ) بنانے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے تاکہ وہاں سے زرعی مصنوعات کو برآمد کیا جا سکے۔ اتر پردیش حکومت جیور ہوائی اڈے پر کارگو جہازوں کے ذریعے یوپی کے کسانوں کی زرعی پیداوار کو براہ راست بیرونی ممالک کو برآمد کرنے کے منصوبے پر بھی کام کر رہی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر شعبہ زراعت کی سربراہ پروفیسر صبا صدیقی نے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد نہ صرف کسانوں کو تعلیم فراہم کرنا ہے بلکہ ان کی مجموعی ترقی کے لیے مختلف پہلوؤں کو یقینی بنانا ہے۔ اس سمت میں مسلسل کام کر رہے ہیں۔ یہ تقریب زراعت کے شعبے میں جدت، ترقی اور کسانوں کی خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے یونیورسٹی کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر چمکے فوسٹر اکیڈمی لکھنؤ کے ستارے: افضال احمد صدیقی

لکھنؤ ابرار نگر فوسٹر اکیڈمی، لکھنؤ نے سی ایم ایس کے زیر اہتمام کھیلوں، آرٹس اور موسیقی کے لئے تیسرے سام بین الاقوامی اسکول مقابلہ میں حصہ لیا، جہاں 50 سے زیادہ قومی اور بین الاقوامی اسکولوں کے بچوں نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ سی ایم ایس ورلڈ یونٹی کونشن سینٹر کانپور روڈ کیمپس میں 19 سے 23 دسمبر 2024 تک منعقد ہونے والی اس تقریب میں فوسٹر اکیڈمی لکھنؤ کے بچوں نے دس مقابلوں میں حصہ لیا اور چار مقابلوں میں انعامات جیتے۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں اسکول کی پرنسپل شاہندا ارشاد کی نمائندگی کرتے ہوئے اسکول ڈائریکٹر انجینیر احمد صدیقی نے شمع روشن کی، فوسٹر اکیڈمی لکھنؤ کی کامیابی پر ٹرافیاں اور میڈل وصول کیے اور دیگر فاتح ٹیموں کو ٹرافیاں اور میڈلز پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

مقابلوں میں حصہ لینے والے بچوں کی حوصلہ افزائی پرندا کوثر، شاہ نور فاطمہ، زویا، علینہ، سرشتی، نیہا، پیہو، گنجن، گریما، فیض، محمد عمر، فہد اعظم، چاند بابو اور اسما بیگ کو اسکول میں اعزازات سے نوازا گیا۔ ٹیم لیڈر انوراگ کشواہا، پریا دکشت، بھومیکا شریواستو، سمن گور اور ایشا حسین کو ان کی انتھک کوششوں اور جیت کے لئے اعزاز سے نوازا گیا۔ اسکول کے بانی و منیجر افضل احمد صدیقی نے کامیابی پر طلباء اور عملے کو مبارکباد دی۔

اسٹیمپ اور رجسٹریشن کے وزیر نے منی پور کے گورنر کو مہا کمبھ 2025 کے لیے مدعو کیا

لکھنؤ۔ ریاستی ڈاک ٹکٹ اور رجسٹریشن کے وزیر رویندر جیسوال نے گوہاٹی میں ایک عظیم الشان روڈ شو اور پریس کانفرنس کا اہتمام کیا اور شرکاء کو مہا کمبھ- 2025 میں شرکت کی دعوت دی۔ قبل ازیں، وہ پیر کی شام گوہاٹی راج بھون پہنچے اور اتر پردیش حکومت کی جانب سے منی پور کے گورنر شری لکشمن پرساد اچاریہ کو مہا کمبھ- 2025 میں شرکت کی دعوت دی۔ پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے بتایا کہ یہ تاریخی تقریب 13 جنوری سے 26 فروری 2025 تک گنگا، جمنا اور سرسوتی کے سنگم کے کنارے پریاگ راج میں ہوگی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی ترغیب اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اس کو دیوی، عظیم الشان اور ماحول دوست بنانے کے لیے خصوصی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ مہا کمبھ 2025 میں شرکت کریں تاکہ نہ صرف روحانی تجربہ حاصل کیا جا سکے بلکہ ہندوستانی ثقافت اور روایات کو قریب سے جاننے کا موقع بھی ملے۔ انہوں نے بتایا کہ مہا کمبھ 2025 کو صاف اور سرسبز بنانے کے لیے میلے کے علاقے میں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ بیت الخلا بنائے گئے ہیں، ایک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک پر پابندی لگا دی گئی ہے، اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے تین لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ عقیدت مندوں کی حفاظت کے لیے سات درجے کا حفاظتی دائرہ، 2,750 سی سی ٹی وی کیمرے اور جدید ترین اے آئی پر مبنی نگرانی کا نظام استعمال کیا جائے گا۔

مہا کمبھ میلے کے علاقے میں برقی حفاظت پر خصوصی توجہ دی جائے گی

محکمہ توانائی نے میلے کے علاقے اور شہر میں بلا تعطل بجلی کی فراہمی کے لیے وسیع پیمانے پر تیاریاں کیں

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے پریاگ راج میں 13 جنوری 2025 سے شروع ہونے والے ایمان اور ثقافت کی علامت مہا کمبھ-2025 کے دوران میلے کے علاقے اور شہر میں بلا تعطل اور معیاری بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ توانائی کی طرف سے وسیع پیمانے پر تیاریاں کی گئی ہیں۔ مہا کمبھ میلے کے کامیاب انعقاد کے لیے میلے کے 182 کلومیٹر کے علاقے کا احاطہ کیا گیا۔ توانائی کے وزیر اے کے شرما نے کہا کہ اس بار مہا کمبھ کے دوران میلے کا پورا علاقہ عقیدت مندوں اور سیاحوں کے لیے دودھ کی روشنی سے منور ہوگا۔ معیاری اور بلا تعطل بجلی کی فراہمی کے لیے تمام جگہوں پر متبادل ذرائع کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔ مختلف علاقوں میں قائم 07 ٹرانسمیشن سب سٹیشنز اور 14 نمبر 33/11 کے وی سب سٹیشنوں کے ذریعے بجلی کی فراہمی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ اہم ذرائع پر خودکار RMUs نصب کیے گئے ہیں، تاکہ بجلی میں رکاوٹ کی صورت میں صرف 30 سیکنڈ میں بجلی کی فراہمی کو معمول پر لایا جا سکے۔ اس کے علاوہ اسٹریٹ لائٹنگ کے متبادل ذریعہ کے طور پر اہم 11/0.4 KV کنورٹرز پر ڈی جی سیٹ نصب کیے گئے ہیں۔ وزیر توانائی نے کہا کہ مہا کمبھ میں کروڑوں عقیدت مندوں اور زائرین کی حفاظت کے پیش نظر میلے کے علاقے میں تمام ایچ ٹی اور ایل ٹی لائنوں کی حفاظت اور ایچ ٹی اور ایل ٹی پولز کی ارتھنگ کی گئی ہے۔ مناسب صلاحیت کے MCV کے ساتھ تمام قسم کے امتزاج جاری کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کیمپ میں صرف کنڈکٹ پائپ کے ذریعے وائرنگ کی جا رہی ہے، تاکہ کسی بھی قسم کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگنے کے واقعات کو روکا جا سکے۔ اس کے علاوہ برقی حفاظتی احتیاطی تدابیر کے حوالے سے رہنما خطوط فراہم کرنے کے لیے اشارے لگائے گئے ہیں اور پمفلٹ بھی تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بار مہا کمبھ میں ایک نئے تجربے کے طور پر ہائبرڈ سولر اسٹریٹ لائٹس کا استعمال کیا جا رہا ہے، تاکہ توانائی کی کھپت کو کم کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ انفراسٹرکچر سے متعلق کاموں کی بروقت تکمیل کے لیے ڈی جی سیٹس سے انرجی کی جانے والی ہائی ماسٹ لائٹس ان جگہوں پر استعمال کی جا رہی ہیں جہاں بجلی کا نظام دستیاب نہیں ہے۔ مہا کمبھ کے دوران، پریاگ راج کے شہری علاقے کے ساتھ ساتھ میلے علاقے کو بلا تعطل بجلی کی فراہمی کے مستقل کاموں کے تحت، 1067.87 روپے کی لاگت سے 2x10 MVA کی صلاحیت کا 33/11 KV نیو بجلی سب سٹیشن تعمیر کیا گیا تھا۔ جس سے میوہال اور بیلی کے علاقے کی تقریباً 15 ہزار آبادی کو بلا تعطل بجلی فراہم کی جائے گی۔ شہر کے سب سے اہم ذیلی مراکز کے لیے کل 4 نمبر لنک 33 KV لائنوں کی تعمیر، اوور لوڈڈ ٹرانسفارمرز کی جگہ 98 نمبر 11/0.4 KV ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمرز نصب کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ چبوترے سے اکھاڑہ کے پیشوائی کے راستے میں آنے والی لائنوں اور 36 نمبر ٹرانسفارمرز کو ہٹانے، 250 کے وی اے کے 75 نمبر ٹرانسفارمرز کی تنصیب اور پیشوائی و میلے کے اہم راستوں پر کھمبوں کی پینٹنگ، اے بی کیبلنگ وغیرہ جیسے کام جاری ہیں۔ مکمل ہو چکے ہیں۔

عیسیٰ مسیح کا یوم پیدائش امن اور محبت کا پیغام دیتا ہے: جیویر سنگھ

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کرسمس کے موقع پر ریاست کے لوگوں بالخصوص عیسائی بھائیوں اور بہنوں کو دل کی گہرائیوں سے نیک خواہشات اور مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ عیسیٰ مسیح 25 دسمبر کو پیدا ہوئے تھے۔ اس موقع پر دنیا بھر میں مسیحی برادری کے لوگ کرسمس کا دن مناتے ہیں۔ اپنے تہنیتی پیغام میں وزیر سیاحت نے کہا ہے کہ مقدس بائبل کے مطابق یہ مانا جاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح انسانیت کو گناہوں سے نجات دلانے اور رحمت، محبت اور امن کا پیغام دینے کے لیے پیدا ہوئے تھے۔ کرسمس کے دن کرسمس ٹری کو سجانے کی روایت ہے جو اسے خاص بناتی ہے۔ یہ روایت انسانی زندگی میں امید اور مسرت پیدا کرتی ہے۔ کرسمس کا تہوار امن کا پیغام لے کر آتا ہے۔ انہوں نے اس تہوار کو پوری پہچان اور تقدس کے ساتھ منانے کی اپیل کی ہے۔

محمد رفیع کی 100 ویں سالگرہ پر ایک عظیم الشان جلسہ

لکھنؤ۔ محمد رفیع کی آواز میں ایک ایسا جادو تھا جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ یہ باتیں سابق رکن اسمبلی داؤد نے بطور مہمان خصوصی کہیں۔ انہوں نے کہا کہ رفیع جیسا نہ کوئی تھا اور نہ ہی کوئی ہوگا۔ محمد رفیع کا نام ہندوستانی موسیقی میں ہمیشہ امر رہے گا۔ ان کے گائے ہوئے گانے آنے والی کئی نسلوں تک موسیقی کے شائقین کے دلوں کو چھوتے رہیں گے۔ پروگرام کا اہتمام محمد علی ساحل، خورشید خان راجو اور بلال سہارنپوری نے کیا۔ پروگرام کی صدارت بین الاقوامی شاعر واصف فاروقی نے کی۔ اس موقع پر اطہر نبی نے رفیع صاحب کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے کہا کہ انہیں فخر ہے کہ انہوں نے رفیع صاحب کو لکھنؤ مدعو کیا تھا اور وہ اپنی عاجزی کا ذکر کرتے ہوئے بہت جذباتی ہو گئے۔ واصف فاروقی نے کہا کہ انہوں نے رفیع صاحب کو روبرو سنا ہے اور ان کی عاجزی ایسی تھی کہ وہ اس وقت کی محفل میں اپنے گانوں سے پہلے مہندر کپور کے گانے گاتے تھے۔

اس موقع پر میڈیا فوٹوگرافرز کلب کی انچارج منجو سریواستو بھی موجود تھیں۔ محمد رفیع صاحب کی 100 ویں سالگرہ کے موقع پر مشہور گلوکار پردیپ علی اور عمراؤ جان ریسٹورنٹ اور کیفے، قیصر باغ لکھنؤ کے آکانکشا نے رفیع صاحب کے سدا بہار گانے جیسے بہت سے گانے پیش کیے۔ مجھکو میرے بعد زمانہ ڈھونڈیگا، یاد نہ آئے بیتے دن کی، یاد نہ آئے۔ انہوں نے تلاوت کر کے محفل کو مسحور کر دیا جسے حاضرین نے خوب سراہا۔ شاعر اور سابق پولیس افسر محمد علی ساحل نے کہا کہ انہیں اس بات پر فخر ہے کہ آج جہاں پوری دنیا میں گلوکار محمد رفیع صاحب کی 100 ویں سالگرہ منائی جا رہی ہے وہیں لکھنؤ کو بھی ان کی سالگرہ منانے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ممبئی سے آئے اسلم خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک وقت تھا جب کشور کمار کا خراج 50 ہزار روپے تھا۔ ممبئی سے آئے اسلم خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ جس وقت کشور کمار کی تنخواہ 50 ہزار روپے تھی، رفیع صاحب انہیں صرف 5 ہزار روپے میں لکھنؤ لے آئے، اس سے رفیع صاحب کی شخصیت اور انکساری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پروگرام میں شاعر ملک زادہ جاوید، احمد جمال، عامر مختار، اطہر نبی، قمر علی، ارشد اعظمی، وسیم حیدر، پرویز ملک زادہ، عارف ہاشمی، اناالپ چندر، ایڈ سنگھ، کلیم احمد، ارشاد احمد، عزیز صدیقی، عبدل لکھنؤ کی کئی بڑی شخصیات جیسے وحید، زبیر احمد، مرتضیٰ صدیقی، نور عالم، احسن رئیس، شکیل صدیقی، زبیر خان، ماریہ عالم وغیرہ موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت آر جے انوار الحسن نے کی۔ پروگرام کا اہتمام مشہور شاعر اور سابق پولیس افسر محمد علی ساحل، شاعر بلال سہارنپوری اور خورشید خان راجو نے کیا تھا۔